حضرت سیّدنا
محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سیّدنا
ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا
عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا
عثمان غنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا
علی المرتضیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا
امام حسن
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا
امام حسین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدہ
فاطمۃ الزہرا
رضی اللہ عنہا

تذکرہ
سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
و
اہلِ بیتِ اطہار

از قلم: صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پاکستان کا مطلب کیا؟ پاکستان کا مقصد کیا؟

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

درودِ خواجگیہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدَ الۡاَنۡبِیَاءِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیۡنَ
وَعَلٰی سَائِرِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَاٰلِکَ وَاَصۡحَابِکَ وَالۡاَوۡلِیَاءِ وَالصَّالِحِیۡنَ

اے تمام حضرات انبیاء کرام کے سردار اور تمام حضرات انبیاء کرام پر مہر (یعنی آخری نبی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام ہو اور تمام حضرات انبیاء کرام پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام آلِ پاک پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام حضرات صحابہ کرام پر اور تمام حضرات اولیاء کرام پر اور تمام نیک لوگوں پر درود اور سلام ہو۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد محترم حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں جن کا وصال مبارک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت مبارکہ سے چھ ماہ قبل ہو گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا کے وصال مبارک کے وقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک چھ سال تھی۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین صاحبزادے حضرت سیّدنا قاسم رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ تھے اور تینوں صاحبزادے بالکل کم عمر میں ہی اس دنیا سے پردہ فرما گئے تھے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیاں

1 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا ہیں جن کا نکاح حضرت سیّدنا ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے ہوا اور آپ رضی اللہ عنہا کا ایک صاحبزادہ حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور ایک صاحبزادی حضرت سیّدہ امامہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ 2 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری صاحبزادی حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا ہیں جن کا نکاح حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا اور آپ رضی اللہ عنہا کا ایک صاحبزادہ حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ تھا۔ 3 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیسری صاحبزادی حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہیں جن کا نکاح بھی حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا اور آپ رضی اللہ عنہا کی کوئی اولاد نہ تھی۔ 4 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوتھی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوا اور آپ رضی اللہ عنہا کے تین صاحبزادے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا امام محسن رضی اللہ عنہ تھے اور آپ رضی اللہ عنہا کی تین صاحبزادیاں حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

اے اللہ سبحانہ تقدس

میری سوچ میں، میرے علم میں، میرے اعمال میں، میری کیفیات مسیں، میری تمناؤں اور ارادوں میں اور میری خواہشات اور محبت میں جو کچھ بھی اچھا ہے، بہتر ہے اور تجھے پسند ہے اور جسے تو نے اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمایا ہے، تیری عزت کی قسم! وہ سب کچھ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتوں، شفقتوں، محبتوں اور دعاؤں کے صدقے اور میرے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کی نسبت، محبت، دعاؤں، توجہ و فیوض و برکات کے صدقے صرف اور صرف تیرے فضل و کرم، بخششوں اور بے پناہ رحمتوں کی بدولت ہے۔

اور میری سوچ میں، میرے علم میں، میرے اعمال میں، میری کیفیات میں، میری تمناؤں اور ارادوں میں اور میری خواہشات اور محبت میں جو کچھ بھی برا ہے، غلط ہے اور تجھے ناپسند ہے اور جسے تو نے اپنی پاک بارگاہ میں قبول نہیں فرمایا، تیری عزت کی قسم! وہ سب کچھ صرف اور صرف میرے نفس کی خرابی، شیطان کے وسواس، میرے گناہوں کی خباثت، میری بداعمالیوں، میری گستاخیوں اور میری لاپرواہیوں کے سبب ہی ہے۔

اے اللہ سبحانہ تقدس! مجھے ہر اس بات کے لیے معاف فرما دیا کر جو تجھے پسند نہیں ہے اور مجھے تکبر، ظلم کرنے، ریاکاری، بے حیائیوں، گناہوں، نافرمانیوں، بے ادبیوں اور گستاخیوں سے ہمیشہ کے لیے محفوظ فرما اور خاتمہ بالخیر فرما۔ آمین! ثم آمین!

حق اللہ جل جلالہ — القہار — حق اللہ جل جلالہ

اللہ جل جلالہ — الجبار — اللہ جل جلالہ

احکم الحاکمین — اللہ جل جلالہ — ارحم الراحمین

اللہ جل جلالہ — الجبار — اللہ جل جلالہ

حق اللہ جل جلالہ — القہار — حق اللہ جل جلالہ

المدد جل جلالہ یا حق اللہ — اے میرے اللہ — المدد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا رسول اللہ

تمام کائنات سے ہر طرح کے کفر و باطل، فتنوں، برائیوں، آفات و بلیات اور شیطانی شرور کو دور فرما اور تمام انسانوں اور جنّات کو دینِ حق اور ہدایت کے نور سے منور فرما۔ آمین

حق خواجہ — المدد یا پیر جن و بشر خواجہ جی حق ولی سرکار — سچ خواجہ

منجانب تنظیم حرمتِ اولیاء حق ولی دربار لاہور

www.HaqWaliSarkar.com

یا سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ
المدد یا مشکل کُشا خواجہ جی سرکار

دعا

اے اللہ! جو بھی شخص اس کتاب کو محبت و شوق سے پڑھے اس کو ہدایت کا نور عطا فرما اور اس کے ایمان اور علم و عمل میں اضافہ فرما اور اسے میرے مُرشدِ اکمل، پیر جن و بشر، غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فیض عطا فرما۔

آمین!

www.HaqWaliSarkar.com

کتاب

تذکرہ حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اور حضرات اہلِ بیتِ اطہار

ازقلم :۔ صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

باراول تا بار پنجم :۔ مارچ 2016ء تا فروری 2019ء

تعداد :۔ پندرہ ہزار (25,000)

بارششم :۔ جنوری 2022ء تعداد :۔ پانچ ہزار (5000)

ہدیہ :۔ 300 روپے

ناشر : تنظیم حُرمتِ اولیاء

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ

مزارِ پُرانوار خواجہ جی سرکار

حق ولی دربار موہلنوال ملتان روڈ لاہور

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
حروفِ آغاز	14
فضائلِ صحابہ کرام	24
آیاتِ مبارکہ	25
احادیثِ مبارکہ	26
تذکرہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	28
آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں آیاتِ مبارکہ	29
آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں احادیثِ مبارکہ	30
آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں اقوال مبارکہ	44
مختصر تعارف	61
قبولِ اسلام	61
حلیہ مبارک	62
سب سے افضل	63
آپ رضی اللہ عنہ کی حیاتِ مبارکہ کے چند واقعات	65
بت کو توڑنا	65

مضامین	صفحہ نمبر
عیسائی راہب سے ملاقات	66
اسلام کے خطیبِ اول	67
ایمان کی کیفیت	70
واقعہ معراج کی تصدیق	71
ہجرتِ مدینہ اور غارِ ثور	72
منقبت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	82
انگوٹھی پر نام	83
امامتِ صحابہ	84
خلافت کا اشارہ	86
رضائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	87
سب سے بہادر	88
اللہ سبحانہ تقدس اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	89
تین خواہشات	90
آپ رضی اللہ عنہ کی استقامت	91
لوگوں کی خدمت	93
وصال مبارک	94

مضامین	صفحہ نمبر
چند خصائص مبارکہ	97
فرمودات عالیہ	101
سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور محبت اہل بیت اطہار	105
دونوں حضرات کے مابین مکالمہ	107
عقیدت ومحبت	112
حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی زیارت	113
اہل فضل	113
پل صراط سے گزرنے کا اجازت نامہ	114
شہزادی کونین رضی اللہ عنہا کا نماز جنازہ	115
حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا مشورہ	115
اہل بیت اطہار سے رشتہ داری	116
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں پیارے پیارے (منقبت شریف)	119
محفل میں آتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (منقبت شریف)	120
حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان میں احادیث مبارکہ	122
حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شان میں احادیث مبارکہ	126
حضرات امہات المؤمنین کی شان میں احادیث مبارکہ	128

www.HaqWaliSarkar.com

مضامین	صفحہ نمبر
حضرات ازواجِ مطہرات کے نام	144
فضائل حضرات اہلِ بیتِ اطہار	145
احادیثِ مبارکہ	146
تذکرہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	166
مختصر تعارف	167
آپ رضی اللہ عنہ کی حیاتِ مبارکہ کے چند واقعات	170
واقعہ ہجرت	170
بتوں کو گرانا	171
ادبِ نام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	172
خوش طبعی اور حاضر جوابی	174
اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور نماز	175
اعرابی سے مکالمہ	176
پل صراط کا اجازت نامہ	179
اللہ سبحانہ تقدس اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا محبت کرنا	180
اللہ سبحانہ تقدس کا سرگوشی کرنا	181
عبادت میں خشوع وخضوع	181

مضامین	صفحہ نمبر
آپ رضی اللہ عنہ کی قناعت	182
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصی ہونا	183
موت عطا نہ فرما	184
دریا کی طغیانی ختم ہوگئی	184
گرتی دیوار تھم گئی	185
درندوں کی اطاعت کرنا	185
آپ رضی اللہ عنہ کا مقام رضا	186
ازواج واولاد	187
وصال مبارک	189
فرموداتِ عالیہ	190
مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سرکار (منقبت شریف)	205
تذکرہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا	206
مختصر تعارف	207
آپ رضی اللہ عنہا کی حیاتِ مبارکہ کے چند واقعات	211
آپ رضی اللہ عنہا کی سادگی	211
شادی میں شرکت	212

www.HaqWaliSarkar.com

مضامین	صفحہ نمبر
حالتِ زار پر رونا	214
حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح	215
دوری گوارہ نہیں	221
انار کا واقعہ	223
تین دن کا فاقہ	225
تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت	226
آپ رضی اللہ عنہا کا وعدہ	226
دعا کی برکت	227
چکی خود بخود چلتی رہی	228
گھر کا کام خود کرنا	229
دنیا سے بے رغبتی	230
فرائض کی ادائیگی	232
فاقہ کشی کا عالم	233
گھر والوں کی خدمت کرنا	234
آپ رضی اللہ عنہا کا مقامِ فقر	235
جنتی لباس	237

www.HaqWaliSarkar.com

مضامین	صفحہ نمبر
میدانِ احد میں خدمت	237
غیب سے کھانا	238
سرگوشی کرنا	239
مہمان نوازی	239
روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گریہ وزاری	242
شاہی دعوت	243
سخاوت وتقویٰ	246
آپ رضی اللہ عنہا کا پردہ	247
وصال مبارک	250
تذکرہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ	254
مختصر تعارف	255
آپ رضی اللہ عنہ کی حیاتِ مبارکہ کے چند واقعات	257
اللہ سبحانہ تقدس کا خوف	257
دو گروہوں میں صلح کرانا	258
تکلیف سے بچانا	258
میرے ماں باپ تم پر قربان	259

www.HaqWaliSarkar.com

مضامین	صفحہ نمبر
شرمندگی سے بچانا	260
جود و سخاوت	260
آپ رضی اللہ عنہ کا تحمل	261
اللہ سبحانہ تقدس سے حیا	262
رضائے الٰہی	262
بہترین اجر	263
وصال مبارک	263
ازواج واولاد	264
فرموداتِ عالیہ	266
تذکرہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ	268
مختصر تعارف	269
آپ رضی اللہ عنہ کی حیاتِ مبارکہ کے چند واقعات	270
ناراضگی پسند نہیں	270
محبت کا انوکھا انداز	271
میزان کے پلڑے	272
جبرائیل امین کی مدد کرنا	272

www.HaqWaliSarkar.com

مضامین	صفحہ نمبر
دونوں سوار اچھے ہیں	273
اولاد آزمائش ہے	273
آپ رضی اللہ عنہ کا رونا پسند نہیں	274
جنتی سیب کا فیصلہ	274
سخاوت وفیاضی	275
اپنے بیٹے کو قربان کرنا	276
شہادت کی خبر	277
واقعہ کربلا	280
ازواج واولاد	281
فرموداتِ عالیہ	281
حق حسین رضی اللہ عنہ سچ حسین رضی اللہ عنہ (منقبت شریف)	283
شانِ اولیاء کرام	284
آیاتِ مبارکہ	284
احادیثِ مبارکہ	286

www.HaqWaliSarkar.com

انتساب

میرے پیارے پیارے

مرشدِ اکمل، پیرِ جن و بشر

خواجۂ خواجگان، غوثِ زماں

خواجہ جی حق ولی سرکار

کے نام

جن کی دعاؤں اور توجہ سے اس گناہ گار کو یہ

کتاب پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی

حروفِ آغاز

اللہ سبحانہ تقدس کا ہر لمحہ کروڑ ہا شکر و احسان کہ جس کی ہم پر ہر لمحہ نعمتیں، رحمتیں اور فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں ایک مسلمان گھرانے میں پیدا فرمایا اور پیدائشی طور پر اسلام کی دولت سے نوازا اور الحمد للہ ہم مسلمان ہیں اور پھر اس نے ہمیں اپنے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا لہٰذا دنیا اور آخرت کی سب سے بڑی دولت اور نعمت دینِ اسلام کی دولت و نعمت ہے اور اس کے بعد سب سے بڑی نعمت و دولت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امتی ہونا ہے اور جس شخص نے ان دونوں نعمتوں کی قدر و اہمیت جان لی اور اس کا مکمل کیفیت کے ساتھ شکر ادا کرتا رہا تو اس نے دنیا و آخرت کی سعادتیں اور کامیابیاں حاصل کر لیں اور پھر لاکھ ہا شکر کہ اللہ سبحانہ تقدس نے مجھ گناہ گار کو مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار سے نسبت اور تعلق عطا فرمایا کہ جن کی صحبت و محبت اور توجہ و فیض اور تبلیغ و ارشاد سے دینِ اسلام کی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت کی اور حضرات اولیاء کرام کی قدر و منزلت ہزاروں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوئی۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام حضرات صحابہ کرام سے محبت رکھنا اور ان کے جنتی ہونے پر یقین رکھنا ایمان کا حصہ ہے اور جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کسی بھی صحابی سے بغض رکھتا ہے تو اس کا دل ایمان سے خالی ہے کیونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے واضح طور پر ارشاد فرمایا کہ جو میرے صحابہ سے محبت رکھتا ہے وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور جو ان کو برا بھلا کہتا ہے وہ

www.HaqWaliSarkar.com

مجھ کو برا بھلا کہتا ہے بلکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام تو اعلیٰ وارفع ہیں جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کے کسی محبوب یعنی ولی کامل سے بغض یا دشمنی رکھتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس کے خلاف اعلانِ جنگ فرمادیتا ہے کہ حدیث قدسی میں ہے کہ

جو میرے کسی ولی سے عداوت (یا بغض) رکھے گا تو اس کے خلاف میرا اعلانِ جنگ ہے (بخاری)۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ حضرات اولیاء کرام، حضرات صحابہ کرام اور حضرات انبیاء کرام سے محبت اور ادب واحترام رکھے اور پھر بالخصوص حضرات صحابہ کرام میں سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام حضرات اہلِ بیتِ اطہار سے محبت وادب رکھے اور خلفاءِ راشدین اور پھر ان میں سے بالخصوص شہنشاہِ صداقت، یارِ مزار، خلیفہ اول، امامِ صحابہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت وادب رکھے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنا اور ان کا شکریہ ادا کرنا یہ ایمان کا حصہ ہے اور ہر مسلمان پر واجب ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام حضرات انبیاء کرام کے بعد تمام کائنات میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں اور میری تمام امت پر واجب ہے کہ ان سے محبت رکھے اور ان کا شکریہ ادا کرے۔ آپ رضی اللہ عنہ تمام حضرات صحابہ کرام کے امام اور خلیفہ اول وبلافصل ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ قریب ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی رفاقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ صرف اس دنیا میں تھی بلکہ قبر شریف میں بھی سب سے زیادہ قربت آپ رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوئی ہے اور روزِ حشر اور جنت میں بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے زیادہ قرب آپ رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوگا۔

www.HaqWaliSarkar.com

حضرات اہلِ بیتِ اطہار کی محبت بھی ہر مسلمان کے لیے واجب ہے اور یہ ایمان کا حصہ ہے یعنی اگر کوئی مسلمان حضرات اہلِ بیتِ اطہار سے محبت وعقیدت نہیں رکھتا اور ان سے بغض رکھتا ہے تو وہ ایمان سے خالی ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح ارشاد فرمایا کہ حضرات اہلِ بیتِ اطہار سے محبت رکھو اور جو شخص ان سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے، جو شخص ان سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے، جو شخص ان کا دل دکھاتا ہے وہ میرا دل دکھاتا ہے اور جو شخص ان سے لڑائی کرتا ہے وہ مجھ سے لڑائی کرتا ہے لہٰذا حضرات اہلِ بیتِ اطہار کی محبت وادب کے بغیر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ممکن نہیں ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! جو میرے اہلِ بیت سے محبت رکھے تو ان سے بھی محبت فرما۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیتِ اطہار کو جو فضائل ومراتب عطا کیے گئے ہیں وہ کسی اور کو عطا نہیں ہوئے۔

ویسے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیتِ اطہار سے مراد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام حضرات ازواجِ مطہرات اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولاد مبارک ہے لیکن عام طور پر جب اہلِ بیت کا نام لیا جاتا ہے تو خاص طور پر چار شخصیات کا نام ذہن میں آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے چھوٹی شہزادی خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور ان کے خاوند حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور ان کے دو صاحبزادے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کیونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چار کو خاص طور پر ارشاد فرمایا کہ یہ میرے گھر والے ہیں۔ جب قرآنِ مجید میں مباہلہ کی آیتِ مبارکہ نازل ہوئی کہ وہ دشمن اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اپنے گھر والوں کو لے کر میدان میں آئیں اور مباہلہ کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چاروں کو ساتھ لیا اور عرض کیا

www.HaqWaliSarkar.com

کہ یا الٰہی! یہ میرے گھر والے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی دیگر مقامات پر اور کثرت سے ان شخصیات کے نام لے کر ان کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا بلکہ ان چاروں کو اپنی ذات سے منسوب فرمایا کہ یہ حضرات مجھ سے ہیں اور میرے جسم کا حصہ ہیں۔

اس مختصر سی کتاب میں امامِ صحابہ، خلیفہ اول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اور حضرات اہلِ بیتِ اطہار میں سے چاروں شخصیات یعنی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا مختصر تذکرہ مبارک جامع طریقے سے تحریر کیا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان حضرات کے مختصراً حالاتِ زندگی جان سکیں اور ان حضرات کی توجہ مبارک اور فیوض و برکات حاصل کر سکیں۔

اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں دعا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس تمام مسلمانوں کے دلوں میں تمام حضرات صحابہ کرام اور بالخصوص حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور تمام حضرات اہلِ بیتِ اطہار کی اور حضرات اولیاء کرام کی محبت اور ادب عطا فرمائے اور ہم سب کا ان کی محبت پر خاتمہ فرمائے اور آخرت میں ان کا ساتھ عطا فرمائے اور ہم سب کو خواب میں ان حضرات کی بار بار زیارتِ پاک عطا فرمائے اور ان کی توجہ اور فیض سے مستفیض فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

خادمِ مرشد

صاحبزادہ بابا جی محمد نواز غلام خواجگی

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب العزت کا صد شکر کہ اس کی توفیق خاص سے زیر نظر کتاب ''تذکرہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرات اہل بیتِ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین'' کے مطالعہ کا موقع ملا۔ یہ کتاب ''پیر طریقت، محبوب مرشد، حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد نواز غلام بابا جی سرکار مدظلہ العالی'' کے خلوص اور للّٰہیت کا شاہ کار ہے۔ تمام الفاظ انتہائی مختصر، مدلل، جامع اور از حد پر اثر ہیں۔

اس شارٹ کٹ والے دور میں عقیدہ کی اصلاح کیلئے یہ کتاب انتہائی معاون ثابت ہوگی (ان شاء اللہ تعالیٰ)۔ راہِ حق کے درست عقیدے کی ترجمانی کیلئے یہ اک نسخہ اکسیر ہے۔ در حقیقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے کا سلیقہ یہی ہے کہ اپنے پیارے نبی اور آقا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوبوں کا ذکر خیر کرتے ہوئے ان سے شدید محبت کی جائے اور محبت کا انداز بالکل حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کا عکس ہونا چاہیے۔

اس کائنات پر سب سے بڑا احسان حضرت خاتم النبیین حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ ان کے طفیل ہی ہم سب کا وجود ہے اور ان ہی کی تخلیق کی وجہ سے رب العالمین کی ربوبیت کا ظہور ہے۔ ان محسن اعظم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برملا فرمایا کہ مجھ پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے احسان ہیں جن کا بدلہ صرف اللہ سبحانہ تقدس

www.HaqWaliSarkar.com

ہی انہیں دے گا اور حضرات اہلِ بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت کا حکم تو اللہ سبحانہ تقدس نے بزبان حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا ہے اور ان محبوبوں کی محبت کے بغیر ایک مؤمن ناقص ہے۔ جب تک بندہ مؤمن حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و حضرات اہلِ بیتِ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا محب نہ بن جائے تب تک وہ محبتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حلاوت کو نہیں پا سکتا۔ بقول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

زیر مطالعہ اس کتاب سے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرات اہلِ بیتِ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت کے انوار قارئین کے دلوں پر منقش ہوں گے اور ان مقدس ہستیوں کے آپس کے تعلقات اور آپسی محبت کے واقعات دورِ حاضر کی بدعقیدگیوں کو ختم کرنے کیلئے کارآمد ثابت ہوں گے۔

آخر میں یہ دعائیں کرتا ہوں کہ مالکِ کل جہاں اللہ سبحانہ تقدس نبیِ کل جہاں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل صاحبزادہ بابا جی سرکار مدظلہ العالی کے لفظوں کی تاثیر کو عام کرے نیز اس کتاب کو مقبول عام کرے۔ آمین! ثم آمین!

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

دعاگو

(مفتی) حافظ محمد بہرام (قادری)

شیخ الحدیث! جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ مین مارکیٹ لاہور

www.HaqWaliSarkar.com

تقریظ

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد

محترم قارئین! اہل ایمان کے لیے دینی اور دنیاوی تمام معاملات میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضرات اہلِ بیتِ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین رہنما، ہیرو اور ماڈل کا درجہ رکھتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں

تم ان میں سے جس کی پیروی کروگے ہدایت پاجاؤگے (بیہقی)۔

اسی طرح حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں یعنی کتاب اللہ اور میرے اہلِ بیت اور اگر تم ان (دونوں) کو مضبوطی سے پکڑے رکھوگے تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے (ترمذی)۔

اس لیے ہدایت اور رہنمائی کے حصول کے لیے ہمیں ادھر ادھر دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضرات اہلِ بیتِ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلنا ہمارے لیے ہدایت کے حصول میں کامیابی کی ضمانت ہے۔

قارئین کرام! آپ کے زیرِ مطالعہ جو کتاب ہے یہ صاحبزادہ بابا جی محمد نواز

www.HaqWaliSarkar.com

غلام آخواجگی مدظلہ العالی کی لازوال تصانیف میں سے ایک ہے جس میں انہوں نے سیّد الصحابہ، امام العاشقین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، شیرِ خدا حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ، خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے حالاتِ زندگی کے مختلف روشن اور منور پہلو اور ان کی سیرت و کردار کے سبق آموز واقعات بیان فرمائے ہیں۔

دورِ حاضر میں امتِ مسلمہ کے راہِ ہدایت سے دور اور غافل ہو جانے کی وجہ سے اس جیسی کتابوں کی تصنیف اور ان کا مطالعہ اشد ضروری ہے لہٰذا راقم الحروف کی گزارش یہ ہے کہ خود بھی اس کا بغور مطالعہ کریں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی شائع کریں۔

اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں عاجزانہ دعا ہے کہ ہمیں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضرات اہل بیتِ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سچا پیروکار بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین

خاکپائے درِ اولیاء

مفتی الحافظ محمد اعظم شہزاد

جنرل سیکرٹری انجمن اساتذہ پاکستان

ڈویژن بہاول پور

www.HaqWaliSarkar.com

تقریظ

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین ۔ اما بعد

اللہ سبحانہ تقدس نے انسانوں کی ہدایت کے لیے پیغمبر اس دنیا میں بھیجے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت کے دروازے کو بند کر دیا گیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد قیامت تک کے لوگوں کی ہدایت کے لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کو بھی ہدایت کا ذریعہ بنا دیا گیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی تعلیمات کو دو باتوں میں بند فرما دیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت کا اتباع لازم ہے، اس پر عمل کرو اور ان کے طریقہ کو داڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں یعنی کتاب اللہ اور میرے اہلِ بیت اور اگر تم ان (دونوں) کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے (ترمذی)۔

ان دونوں احادیثِ مبارکہ میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضرات اہلِ بیتِ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہی ذکر کیا گیا ہے کیونکہ جس نے ان دونوں ہستیوں کی

تقلید کی در حقیقت وہی قرآن وسنت کے مطابق چلا اور جس نے ان دونوں ہستیوں کے درمیان تفرقہ ڈالا یا ان کے بارے میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس میں اختلاف کیا پس وہ گمراہی کے گڑھے میں گر گیا۔

اگر ہم معاشرے میں دیکھیں تو کچھ لوگ تو وہ ہیں جو حضرات اہلِ بیتِ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بغض رکھتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تو محبت کرتے ہیں اور ان کے طریقے پر چلتے ہیں مگر حضرات اہلِ بیتِ اطہار سے ان کا بغض واضح ہے۔ یہ دونوں طبقے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین کی روشنی میں گمراہی کے گڑھے میں ہیں۔

صاحبزادہ بابا جی محمد نوز غلام خواجگی مدظلہ العالی نے اس کتاب کو تصنیف فرما کر اپنا عقیدہ بھی واضح فرما دیا اور مریدین اور متوسلین کو بھی یہی ہدایت کا راستہ دکھایا۔ کتاب کے پہلے حصے میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان اور دوسرے حصے میں حضرات اہلِ بیتِ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت وشان کا ذکر فرمایا ہے اور کتاب کے اندر بڑے خوبصورت انداز سے ہر بات کو حوالہ اور احسن طریقے سے پرویا گیا ہے اور مزید یہ کہ یقیناً یہ کتاب اس پرفتن دور میں عقائد واعمال کی درستگی کے لیے مشعل راہ سے کم نہیں ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس صاحبزادہ بابا جی محمد نواز غلام خواجگی مدظلہ العالی کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

دعا گو

مفتی محمد صدیق قادری

فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور

www.HaqWaliSarkar.com

فضائل

صحابہ کرام

رضوان اللہ علیہم اجمعین

www.HaqWaliSarkar.com

آیاتِ مبارکہ

1 اور مہاجرین اور انصار میں سے (نیکی میں) سبقت کرنے والے اور سب سے پہلے ایمان لانے والے اور جن مسلمانوں نے نیکی میں ان کی اتباع کی، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے اور اللہ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے سے دریا بہتے ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہی بہت بڑی کامیابی ہے (سورۃ التوبۃ۔ آیت 100)۔ 2 بیشک اللہ نے نبی پر فضل فرمایا اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تنگی کے وقت میں نبی کی اتباع کی (سورۃ التوبۃ۔ آیت 117)۔ 3 محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ سبحانہ تقدس کے رسول ہیں اور جو ان کے اصحاب ہیں کفار پر بہت سخت ہیں اور آپس میں نرم دل ہیں۔ (اے مخاطب!) تُو ان (صحابہ) کو رکوع کرتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے دیکھتا ہے اور وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا طلب کرتے ہیں۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر نشانی ہے اور ان کی یہ صفات تورات میں ہیں اور انجیل میں ان کی صفت یہ ہے جیسے ایک کھتی (کھیتی) ہو جس نے اپنی باریک کونپل نکالی، پھر اس نے طاقت پکڑی، پھر وہ موٹی ہو گئی، پھر وہ اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور کاشت کاروں کو بھلی لگی تا کہ (ان کی یہ صفت) کافروں کے دل جلائے۔ اللہ نے ایمان والوں اور ان میں سے نیک عمل کرنے والوں سے مغفرت کا اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے (سورۃ الفتح۔ آیت 29)۔ 4 پھر اگر وہ (بھی) اسی طرح ایمان لائیں جیسے تم اس پر ایمان لائے ہو تو وہ (واقعی) ہدایت

www.HaqWaliSarkar.com

پا جائیں گے، اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو (سمجھ لیں کہ) وہ محض مخالفت میں ہیں (سورۃ البقرۃ-آیت 137)۔ 5 ان کی جزا ان کے رب کے حضور دائمی رہائش کے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں رواں ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ اُن سے راضی ہو گیا ہے اور وہ لوگ اس سے راضی ہیں (سورۃ البینۃ-آیت 8)۔

احادیثِ مبارکہ

1 تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت کا اتباع لازم ہے، اس پر عمل کرو اور ان کے طریقے کو داڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ 2 میرے صحابہ کے متعلق اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو، اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو کہ میرے بعد انہیں نشانہ نہ بناؤ کہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں ستایا تو اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ سبحانہ تقدس کو تکلیف دی اور جس نے اللہ سبحانہ تقدس کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اسے پکڑے (ترمذی)۔ 3 میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں تو تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے (مشکوٰۃ)۔ 4 جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کو بُرا کہتے ہیں تو کہو کہ تمہارے شر پر اللہ سبحانہ تقدس کی پھٹکار (ترمذی)۔ 5 میرے صحابہ میں سے جو بھی کسی سرزمین میں فوت ہو گا تو وہ ان لوگوں کا قائد بنا کر اُٹھایا جائے گا اور قیامت کے روز ان

www.HaqWaliSarkar.com

کے لئے نور ہوگا (ترمذی)۔ 6 میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو (یا برا بھلا نہ کہو) کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو ان کے صاع بلکہ نصف صاع کے ثواب کو بھی نہیں پہنچے گا (متفق علیہ)۔ 7 اس مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے (ایمان کی حالت میں) دیکھا، یا پھر مجھے دیکھنے والے کو دیکھا (یعنی جس نے بھی حالتِ ایمان میں کسی صحابیِ رسول کی زیارت کی وہ شخص بھی جنتی ہے) (ترمذی)۔ 8 میری اُمت میں میرے صحابہ کی مثال نمک جیسی ہے کیونکہ نمک کے بغیر کھانا درست نہیں ہوتا (مشکوٰۃ)۔ 9 میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے متعلق سوال کیا جو میرے بعد ہوگا تو مجھے وحی فرمائی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! تمہارے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں کہ ان میں بعض بعض سے قوی (طاقتور) ہیں اور سب میں نور ہے تو جس نے ان کے اختلاف میں سے کچھ حصہ لیا جس پر وہ ہیں تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے (مشکوٰۃ)۔ 10 میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم سے بہتر ہیں (نسائی)۔ 11 میرے صحابہ میری امت کے امن وامان کا ذریعہ ہیں کہ جب میرے صحابہ اللہ سبحانہ تقدس کو پیارے ہوجائیں گے تو میری امت پر وہ تمام آفات اور مصائب ٹوٹ پڑیں گے جن کی وعید ان کو دی گئی ہے (مسلم)۔ 12 سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں (متفق علیہ)۔ 13 بے شک اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے چن لیا اور میرے لئے اصحاب کو چن لیا پس ان میں سے بعض کو میرے وزیر اور میرے مددگار اور میرے سسرالی بنا دیا۔ پس جو ان کو برا کہتا ہے ان پر اللہ سبحانہ تقدس کی لعنت اور سارے انسانوں کی لعنت اور قیامت کے دن نہ ان کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ ہی نفل (بیہقی، معجم الکبیر)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نے ارشاد فرمایا کہ

جبرائیلِ امین نے مجھے خبر دی ہے کہ آپ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد

سب سے افضل ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں

(معجم الاوسط)۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.HaqWaliSarkar.com

آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں آیاتِ مبارکہ

1 اگر تم نے محبوب کی مدد نہ کی تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں نے انہیں بے وطن کر دیا تھا حالانکہ وہ دو میں سے دوسرے تھے، جب وہ دونوں (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) غار میں تھے، جب وہ (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے صاحب سے فرما رہے تھے کہ غم نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اُن پر اپنا سکینہ اُتارا اور اُن لشکروں سے اُن کی مدد فرمائی جن کو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات نیچے ڈالی، اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے (سورۃ التوبۃ۔ آیت 40)۔

2 اور جو یہ سچ لے کر تشریف لائے (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور جنہوں نے ان کی تصدیق کی (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) یہی ڈر والے ہیں، اُن کے لیے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس، نیکوں کا یہی صلہ ہے (سورۃ الزمر۔ آیت 33، 34)۔

3 اور اس (جہنم) سے بہت دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اُس (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے اوپر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے کہ صرف اپنے رب کی رِضا چاہتا ہے جو سب سے بُلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہو گا (سورۃ الّیل۔ آیت 17 تا 21)۔

www.HaqWaliSarkar.com

آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں احادیثِ مبارکہ

1 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے تھے کہ اتنے میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے بڑھ کر اُن سے مصافحہ فرمایا، پھر گلے لگا کر آپ کے منہ کو چوم لیا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوالحسن! میرے نزدیک ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا وہی مقام ہے جو اللہ سبحانہ تقدس کے ہاں میرا مقام ہے (الریاض النضرۃ)۔

2 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری گود میں سر مبارک رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور روشن رات تھی، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں جن کی نیکیاں ان ستاروں جتنی ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میرے والد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیکیاں کس درجے میں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی تمام نیکیاں ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی نیکیوں میں سے صرف ایک نیکی کے برابر ہیں (مشکوٰۃ)۔

3 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! میرے نزدیک تمہاری حیثیت بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہے (روح البیان، روح المعانی)۔

4 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو روزِ

www.HaqWaliSarkar.com

قیامت لائیں گے اور انبیاء اور صدیقین کے ساتھ جنت میں جگہ دیں گے (**کنز العمال**)۔

5 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک ایسا شخص داخل ہوگا کہ تمام جنت والے اسے پُکار پُکار کر کہیں گے کہ مرحبا مرحبا یہاں تشریف لائیے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بڑے تعجب سے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم بھی اس شخص کو دیکھ پائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! وہ جنتی شخص تم ہی تو ہو (**صحیح ابن حبان**)۔

6 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے آسمانوں کی سیر کروائی گئی، پس میرا جس آسمان سے گزر ہوا میں نے اپنا نام وہاں لکھا ہوا پایا اور اپنے بعد ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا نام بھی لکھا ہوا پایا (**مجمع الزوائد**)۔

7 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر جس کسی کا احسان تھا میں نے اس کا بدلہ چکا دیا مگر ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے مجھ پر وہ احسانات ہیں کہ ان کا بدلہ اللہ سبحانہ تقدس روزِ قیامت ہی اُن کو عطا فرمائے گا (**ترمذی**)۔

8 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے، اللہ سبحانہ تقدس ان پر رحم فرمائے اور اللہ سبحانہ تقدس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اُنہیں بہتر جزا دے کہ انہوں نے اپنے جان و مال سے میری مدد کی ہے (**الریاض النضرۃ**)۔

9 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی صحبت اور مال نے مجھے سب لوگوں سے زیادہ فائدہ پہنچایا وہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں اور اگر میں دنیا میں کسی کو خلیل

www.HaqWaliSarkar.com

بناتا تو ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو بناتا لیکن اسلامی اخوت قائم ہے (بخاری)۔

10 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں جس نے اپنے جان و مال کے ذریعے سب سے زیادہ میری مدد کی ہو (معجم الاوسط)۔

11 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر کسی نے مجھ پر احسان نہیں کیا، انہوں نے اپنی جان و مال سے میری مدد کی اور اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کیا (معجم الاوسط)۔

12 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں جس نے اپنی دوستی اور اپنے مال کے ذریعے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کیے وہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں، پس ان سے محبت کرنا، ان کا شکریہ ادا کرنا اور ان کی حفاظت کرنا میری اُمت پر واجب ہے (الریاض النضرۃ)۔

13 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس تمہیں رضوانِ اکبر عطا فرمائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس تمام بندوں پر عام تجلی فرمائے گا اور تم پر اپنی خاص تجلی فرمائے گا (الریاض النضرۃ)۔

14 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے مال نے فائدہ پہنچایا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ بات سن کر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میری جان اور میرے مال کے مالک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی تو ہیں (ابن ماجہ)۔

15 صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! لوگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب سے بڑھ کر کون محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا)۔ انہوں نے پھر دوبارہ عرض کیا کہ مردوں میں کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے والد (یعنی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) (متفق علیہ)۔

16 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت کے لیے سب سے زیادہ مہربان ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں (ترمذی)۔

17 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء اور مرسلین کے بعد کسی انسان پر آفتاب نہ طلوع ہوا نہ غروب ہوا جو ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے افضل ہو (حلیۃ الاولیاء)۔

18 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) میرے بعد میری ساری اُمت سے افضل ہیں اور وہ روزِ قیامت حضرات انبیاء کرام کی طرح شفاعت کریں گے (تاریخ مدینہ دمشق)۔

19 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) پر کسی کو فضیلت مت دو کہ وہ دنیا اور آخرت میں تم سب سے بڑھ کر افضل ہیں (الریاض النضرۃ، تاریخ مدینہ دمشق)۔

20 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! میری اُمت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے شخص تم ہی ہوگے (ابوداؤد)۔

21 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بروزِ قیامت میرے پاس سب سے پہلے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) آئیں گے (الریاض النضرۃ)۔

22 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! تم ہجرت کے سفر میں اور غار میں میرے ساتھی تھے لہٰذا حوضِ کوثر پر بھی تم ہی میرے ساتھی ہو گے (ترمذی)۔

23 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں نے غار میں ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو اپنا رفیق بنایا تھا، تو ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو جنت میں بھی میرا رفیق بنادے (لسان المیزان، تاریخ مدینہ دمشق)۔

24 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کا ایک رفیق تھا اور جنت میں میرا رفیق ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہوگا (تاریخ مدینہ دمشق، الریاض النضرۃ)۔

25 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک ترازو دیکھا جو آسمان سے لٹکایا گیا، اس کے ایک پلڑے میں مجھے اور دوسرے پلڑے میں میری اُمت کو رکھا گیا تو میرا پلڑا بھاری ہو گیا۔ پھر ایک پلڑے میں میری اُمت کو اور دوسرے پلڑے میں ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو رکھا گیا تو ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا پلڑا بھاری ہو گیا (احمد)۔

26 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کا، اس کے باپ کا اور اس کی ماں کا نام جانتا ہوں کہ جب وہ جنت میں داخل ہوگا تو جنت کا ہر بالا خانہ اور حجرہ مرحبا مرحبا کہے گا اور وہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں (تاریخ مدینہ دمشق)۔

27 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! بے شک مجھے تم سے ایک خاص ہمدردی ہے جس کے بدلے میں اللہ سبحانہ تقدس تمہیں جزا عطا فرمائے گا اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو تجھے بناتا اور تمہاری مجھ سے ایسی قُربت ہے جیسے جسم سے قمیص کی (الریاض النضرۃ)۔

28 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس قوم میں ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) موجود ہوں ان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ ان کی امامت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کوئی اور شخص کروائے (ترمذی، مشکوٰۃ)۔

29 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! تم آگ سے اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے آزاد کردہ ہو (پس اس دن سے آپ رضی اللہ عنہ کا نام عتیق یعنی آگ سے آزاد کردہ ہوگیا) (صحیح ابن حبان، ترمذی)۔

30 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جس کسی کو اسلام کی دعوت دی اس نے کچھ نہ کچھ ہچکچاہٹ اور سوچ بچار کا اظہار ضرور کیا سوائے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے کہ اس نے بغیر کسی ہچکچاہٹ اور سوچ بچار کے فوراً میری دعوت قبول کرلی (الریاض النضرۃ)۔

31 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اسلام کے بارے میں جس سے بھی گفتگو کی تو اس نے سوال و جواب کیا سوائے ابوقحافہ کے بیٹے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے کیونکہ میں نے اس سے جو بات بھی کہی اس نے فوراً قبول کرلی اور اس پر مضبوطی سے قائم رہا (سیرت حلبیہ)۔

32 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیلِ امین نے مجھے خبر دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد سب سے افضل ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں (معجم الاوسط، طبرانی)۔

33 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت میں سب سے پہلے جس شخص کو اس کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملے گا وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہیں اور اس کی

www.HaqWaliSarkar.com

شعاع سورج کی شعاع کی طرح ہوگی۔ پس عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کہاں ہوں گے؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو تو ملائکہ بہت پہلے جنت کی طرف لے جا چکے ہوں گے (عظمت سیّدنا ابوبکر صدیق)۔

34 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھی خصلتیں تین سو ساٹھ (360) ہیں اور جب اللہ سبحانہ تقدس کسی کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس میں تین سو ساٹھ خصلتوں میں سے ایک خصلت پیدا فرما دیتا ہے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا میرے اندر بھی کوئی خصلت موجود ہے؟ تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! تمہارے اندر تو ساری کی ساری (تین سو ساٹھ) خصلتیں (کامل طور پر) موجود ہیں (روح البیان)۔

35 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں کوئی چیز دو دو کر کے خرچ کی تو اس کو جنت کے دروازوں سے اس طرح آواز آئے گی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس کے بندے! یہ دروازہ تیرے لیے بہتر ہے۔ پس نمازی کو باب الصلوٰۃ سے، اہلِ جہاد کو باب الجہاد سے، صدقات وخیرات کرنے والے کو باب الصدقہ سے اور روزہ دار کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قربان، کسی کو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے اس کی ضرورت تو نہیں (کیونکہ مقصود تو جنت میں داخلہ ہے اور وہ کسی ایک دروازے سے بھی پورا ہو جائے گا) لیکن کیا ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہیں جنت کے تمام دروازوں سے بُلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

www.HaqWaliSarkar.com

اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! ہاں اور یقیناً تم ان ہی لوگوں میں سے ہو (بخاری)۔

36 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! مجھے قسم ہے اس رب کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ تم سے بغض وحسد رکھنے والا جنت میں نہ جائے گا چاہے ستر (70) انبیاء کے اعمالِ صالحہ کا حامل ہو (تاریخ مدینہ دمشق)۔

37 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس آسمانوں پر اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) خطا کریں (یعنی آپ رضی اللہ عنہ محفوظ عن الخطا ہیں) (طبرانی، حلیۃ الاولیاء، تاریخ مدینہ دمشق)۔

38 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! قیامت کے دن ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو جنت میں میرے ساتھ جگہ عطا فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وحی فرمائی گئی کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا قبول فرمالی ہے (حلیۃ الاولیاء)۔

39 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس تجھ پر رحمت نازل کرے کہ جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو تُو نے میری تصدیق کی، جب لوگوں نے مجھے دربدر کرنا چاہا تو تُو نے میری مدد کی، جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو اس وقت تُو مجھ پر ایمان لایا اور پھر غار میں وحشت کے وقت تُو نے مجھ سے اُنس کیا، تو کیا کسی شخص کو تم سا دوست مل سکتا ہے؟۔

40 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حقائق ومعارف میں سے جو کچھ اللہ سبحانہ تقدس نے میرے سینے میں ڈالا ہے وہی میں نے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے سینے

www.HaqWaliSarkar.com

میں ڈال دیا ہے (تاریخ مشائخ نقشبند)۔

41 حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت پر واجب ہے کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا شکر ادا کرتی رہے اور اُن سے محبت کرے (الریاض النضرۃ)۔

42 حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ابھی وہ شخص آئے گا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے میرے (اور حضرات انبیاء کرام کے) بعد اس سے بہتر کوئی پیدا نہیں کیا اور اس کی شفاعت روزِ قیامت میری شفاعت کی طرح ہوگی۔ اتنے میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضرِ خدمت ہوئے تو حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے انہیں گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور دیر تک اُنس حاصل کیا (تاریخ مدینہ دمشق، کنز العمال)۔

43 حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! آدم (علیہ السّلام) سے لیکر قیامت تک اللہ سبحانہ تقدس پر ایمان لانے والوں کا ثواب اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے عطا فرمایا اور میری بعثت سے لیکر قیامت تک ایمان لانے والوں کا ثواب اللہ سبحانہ تقدس نے تمہیں عطا فرما دیا (تاریخ مدینہ دمشق)۔

44 حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! میں نے اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں تین بار سوال کیا کہ تمہیں امام بناؤں مگر وہاں سے انکار ہوا اور ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی ہی امامت کا حکم ہوا (کنز العمال)۔

45 حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے شبِ معراج جبرائیل سے پوچھا کہ کیا میری اُمت کا حساب ہوگا؟ تو جبرائیل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا تمام کا حساب ہوگا اور روزِ قیامت ان سے کہا جائے گا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ کہیں گے کہ جب تک

www.HaqWaliSarkar.com

مجھ سے محبت رکھنے والے جنت میں نہیں چلے جاتے میں جنت میں داخل نہیں ہوں گا (تاریخ بغداد)۔

46 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہلِ محشر جنت کے آٹھوں دروازوں سے یہ آواز سنیں گے کہ صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) جنت کے جس مرضی دروازے سے چاہیں تشریف لائیں (نور الابصار)۔

47 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آسمانوں پر رہنے والے کروبیان، روحانین اور فرشتے ہر روز ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھتے (زیارت کرتے) ہیں (نور الابصار)۔

48 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے ایمان کے ساتھ تمام اہلِ زمین کے ایمان کا وزن کیا جائے تو ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا پلہ ان سے بھاری رہے گا (نور الابصار)۔

49 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو جنت کا خازن رضوان جنت اور دوزخ کی چابیاں لے کر حاضر ہوگا اور کہے گا اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ جنت اور دوزخ کی کنجیاں لے لیں اور جسے چاہیں جنت میں بھیج دیں اور جسے چاہیں دوزخ میں بھیج دیں (نور الابصار)۔

50 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیلِ امین میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے مشورہ لے لیا کریں (حاکم، ابن عساکر)۔

www.HaqWaliSarkar.com

51 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) خیر الناس ہیں سوائے اس کے کہ وہ نبی نہیں ہیں (تفسیر تبیان القرآن، طبرانی)۔

52 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اصحاب میں کسی کو ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) پر فضیلت دی اس نے مہاجرین وانصار پر زیادتی کی (احمد، معجم الاوسط)۔

53 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک بار جبرائیلِ امین میرے پاس آئے تو میں نے کہا کہ اے جبرائیل! عمر (رضی اللہ عنہ) کے فضائل مجھ سے بیان کرو تو انھوں نے کہا کہ میں اگر عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے فضائل عمرِ نوح (علیہ السلام) تک بیان کروں تب بھی پورے نہیں ہو سکتے حالانکہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے فضائل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے مناقب وفضائل کا ایک جزو ہیں (مسند ابو یعلیٰ، تاریخ الخلفاء)۔

54 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزِ قیامت عرشِ اعظم کے سامنے میرے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ایک منبر نصب کیا جائے گا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے ایک کرسی نصب کی جائے گی جس پر یہ بیٹھیں گے اور ایک منادی یوں صدا کرے گا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت کے کیا کہنے کہ وہ خلیل اللہ علیہ السلام اور حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مابین تشریف فرما ہیں (تاریخ مدینہ دمشق)۔

55 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (میرے بعد خلافت کے لیے) اللہ سبحانہ تقدس اور مسلمان ابوبکر کے سوا کسی کو قبول نہ کریں گے (مسلم)۔

56 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) خلیفہ ہوں گے (کنز العمال)۔

57 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ ہر نبی کے لئے اس کی امت میں خاص الخاص رفیق ہوتے ہیں اور میرے صحابہ میں سے خاص الخاص، وفادار ساتھی سیّدنا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہیں (طبرانی، کنزالعمال)۔

58 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تم ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہو (کشف المحجوب)۔

59 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں وہ دن (روزِ اَلَسْتُ) یاد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہاں یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ اس دن سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بَلٰی (کیوں نہیں) فرمایا تھا۔ (روزِ الست سے مراد وہ دن ہے جس میں اللہ سبحانہ تقدس نے تمام روحوں سے سوال کیا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں؟ اور روحوں نے کہا تھا کہ کیوں نہیں) (لیواقیت الجواھر، ملفوظات اعلیٰ حضرت، فیضان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ)۔

60 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی نے چلتا پھرتا مردہ (صاحبِ فنائے کامل) دیکھنا ہو تو ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو دیکھ لے (تاریخ مشائخ نقشبندیہ)۔

61 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام لوگوں سے حساب لیا جائے گا البتہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے نہیں لیا جائے گا (تاریخ الخلفاء)۔

62 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر

www.HaqWaliSarkar.com

فاروق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اگر تم دونوں کسی مشورے پر متفق ہو جاؤ تو میں تمہاری مخالفت نہیں کروں گا (احمد)۔

63 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) اولین و آخرین میں سوائے انبیاء اور مرسلین کے تمام جنتیوں کے سردار ہیں (ترمذی، معجم الاوسط)۔

64 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ کیا تم ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! ان سے محبت قائم رکھو جنت میں داخل ہو جاؤ گے (کنز العمال)۔

65 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کے دو وزیر ہیں، دو آسمان میں اور دو زمین میں اور آسمان میں میرے دو وزیر جبرائیل اور میکائیل ہیں اور زمین پر میرے دو وزیر ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہیں (ترمذی)۔

66 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتا ہے آسمانِ دنیا میں اس کے لیے اسّی (80) ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور جو شخص ان دونوں سے بُغض رکھتا ہے تو دوسرے آسمان پر موجود اسّی (80) ہزار فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں (تاریخ مدینہ دمشق)۔

67 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)، عمر فاروق (رضی اللہ عنہ)، عثمان غنی (رضی اللہ عنہ)، علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کہ ان چاروں کی محبت صرف قلبِ مومن میں ہی اکٹھی ہو سکتی ہے (کنز العمال)۔

www.HaqWaliSarkar.com

68 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی اور پھر عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کی اطاعت کرو ہدایت پا جاؤ گے اور ان دونوں کی پیروی کرو ہدایت پا جاؤ گے (تاریخ مدینہ دمشق)۔

69 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دائیں ہاتھ سے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ پکڑا اور بائیں ہاتھ سے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا کہ ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے (ترمذی)۔

70 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اس کی بنیاد، عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) اس کی دیوار، عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) اس کی چھت، اور علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) اس کا دروازہ ہیں (تاریخ مدینہ دمشق)۔

71 اللہ سبحانہ تقدس ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے کہ انہوں نے اپنی بیٹی میری زوجیت میں دی اور مجھے اونٹنی پر سوار کر کے مدینہ طیبہ لے گئے اور بلال (رضی اللہ عنہ) کو اپنے مال سے آزاد کیا۔ اللہ سبحانہ تقدس عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے کہ وہ حق بولتے ہیں اگرچہ کڑوا ہو۔ اللہ سبحانہ تقدس عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے کہ ملائکہ بھی ان سے حیا کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے۔ اے اللہ سبحانہ تقدس! علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) جہاں چلے حق کو ان کے ساتھ چلا دے (ترمذی)۔

72 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے دن اس طرح آؤں گا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) میرے دائیں جانب ہوں گے اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) میرے بائیں جانب اور عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) پچھلی جانب اور علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) میرے سامنے ہوں گے اور علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کے پاس لواء الحمد ہو گا (شرف المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم)۔

آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں اقوال مبارکہ

1. جبرائیلِ امین نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اُس رب کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زمین کی نسبت آسمانوں میں زیادہ مشہور ہیں اور آسمانوں میں ان کا نام ''حلیم'' ہے۔

2. حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور ہم میں سب سے بہتر اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔

3. حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس اُمت میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں اور اگر کسی شخص نے اس بات کے خلاف کہا تو وہ مفتری یعنی بہتان لگانے والا ہے اور اس کو وہی سزا (80 کوڑے) دی جائے گی جو مفتری کے لئے شریعت نے رکھی ہے۔

4. حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

5. حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں کچھ لوگوں کے متعلق عرض کیا گیا کہ وہ آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی

www.HaqWaliSarkar.com

قسم حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک رات اور ایک دن کی نیکی میری زندگی کے جملہ اعمال سے کہیں بہتر ہے۔ رات کی نیکی وہ ہے کہ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ہجرت کی سعادت ملی اور دن کی نیکی وہ ہے کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا تو کئی قبائل مرتد اور منکرینِ زکوٰۃ ہوئے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرے منع کرنے کے باوجود ان سے جہاد کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

6 حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان کو سارے اہلِ زمین کے ایمان کے ساتھ وزن کیا جائے تو آپ رضی اللہ عنہ کا ایمان سب سے وزنی ہوگا۔

7 حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے کاش! میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینہ مبارک کا ایک بال ہوتا۔

8 حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جسم کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

9 حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو علم ہوا کہ کچھ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضلیت دی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے بڑے جلال میں فرمایا کہ تم لوگ مجھے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر کیوں افضلیت دیتے ہو، قسم ہے اس رب کی جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے کہ میری تو یہ خواہش ہے کہ جنت میں ایسی جگہ رہوں کہ جہاں سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دیدار کرتا رہوں۔

10 حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتقال فرمانے

www.HaqWaliSarkar.com

کے بعد ارشاد فرماتے تھے کہ اے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ! آپ رضی اللہ عنہ نے دنیا سے رخصت ہو کر قوم کو سخت محنت و مشقت میں ڈال دیا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ جیسا ہونا تو درکنار کوئی ایسا بھی نہیں جو آپ رضی اللہ عنہ کی گرد کو پہنچ سکے۔

11 حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تمام لوگوں میں سے خلافت کے حق دار حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ہیں اور بے شک وہ صدیق اور ثانی اثنین ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی ہیں۔

12 حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تمام نیکیوں میں سے صرف ایک نیکی ہوں۔

13 حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخصیات حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ کسی مومن کے دل میں میری محبت اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بغض جمع نہیں ہوسکتا اور نہ ہی میری دشمنی اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی محبت جمع ہوسکتی ہے۔

14 حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دے گا تو میں اس کو مفتری یعنی بہتان لگانے والے کی سزا دوں گا اور ایک اور جگہ فرمایا کہ میں اسے زانی کی حد لگاؤں گا۔

15 حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لقب ''صدیق'' اللہ سبحانہ تقدس نے آسمان سے نازل فرمایا۔

www.HaqWaliSarkar.com

16 حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور اُن کے بعد سب سے افضل حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

17 حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے جس کام میں بھی سبقت کا ارادہ کیا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ سے سبقت لے گئے۔

18 حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کے حوالے سے سب سے زیادہ اجر پانے والے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ انہوں نے ہی سب سے پہلے قرآن کو دوگتوں یعنی مجلد شکل میں جمع کیا۔

19 حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیا سے اس وقت تک رخصت نہ ہوئے جب تک انہوں نے مجھ سے عہد نہ لے لیا کہ میری وفات کے بعد ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) خلیفہ ہوں گے اور ان کے بعد عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) اور ان کے بعد عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) اور ان کے بعد تم خلیفہ ہو گے۔

20 حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات پر ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ! اللہ سبحانہ تقدس آپ رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بہترین رفیق، اچھے محب، بااعتماد رفیق اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے راز دان تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ رضی اللہ عنہ سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے پہلے مومن، ایمان میں سب سے زیادہ مخلص، پختہ یقین رکھنے والے اور متقی و پرہیز گار تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ دین کے معاملات میں بہت زیادہ

www.HaqWaliSarkar.com

سخی اور اللہ سبحانہ تقدس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ قریبی دوست تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی صحبت سب سے اچھی تھی، آپ رضی اللہ عنہ کا مرتبہ سب سے بلند تھا، آپ رضی اللہ عنہ ہمارے لیے بہترین واسطہ تھے، آپ رضی اللہ عنہ کا اندازِ خیر خواہی، اسلام کی دعوت دینے کا طریقہ، شفقتیں اور عطائیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح تھیں، آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت زیادہ خدمت گزار تھے اور اللہ سبحانہ تقدس آپ رضی اللہ عنہ کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ جس وقت لوگوں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق فرمائی، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر فرمان کو حق و سچ جانا اور ہر معاملے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق فرمائی، اللہ سبحانہ تقدس نے قرآنِ پاک میں آپ رضی اللہ عنہ کو "صدیق" کا لقب عطا فرمایا۔

اے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ! جس وقت لوگوں نے بخل کیا آپ رضی اللہ عنہ نے سخاوت کی، لوگوں نے مصائب و آلام میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبتِ بابرکت سے بہت زیادہ فیض یاب ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شان تو یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو ثانی اثنین کا لقب ملا ہے، آپ رضی اللہ عنہ یارِ غار ہیں، اللہ سبحانہ تقدس نے آپ رضی اللہ عنہ پر سکینہ نازل فرمایا، آپ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت فرمائی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق اور امین اور خلیفہ فی الدین تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے خلافت کا حق ادا کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے مرتدین سے جہاد کیا، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد لوگوں کے لیے سہارا بنے، جب لوگوں میں اداسی اور مایوسی پھیلنے لگی تو اس وقت بھی آپ رضی اللہ عنہ کے حوصلے بُلند رہے۔ لوگوں نے اپنے اسلام کو چھپایا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایمان کا

www.HaqWaliSarkar.com

اظہار کیا، جب لوگوں میں کمزوری آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو تقویت بخشی، ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور انہیں سنبھالا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتوں کی اتباع کی، آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلیفہ برحق تھے، منافقین و کفار آپ رضی اللہ عنہ کے حوصلوں کو پست نہ کر سکے، آپ رضی اللہ عنہ نے کفار کو ذلیل کیا، باغیوں پر خوب شدّت کی، آپ رضی اللہ عنہ کفار و منافقین کے لیے غیظ و غضب کا پہاڑ تھے۔ لوگوں نے دینی امور میں سستی کی لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے بخوشی دین پر عمل کیا۔ لوگوں نے حق بات سے خاموشی اختیار کی مگر آپ رضی اللہ عنہ نے علی الاعلان کلمہ حق کہا، جب لوگ اندھیروں میں بھٹکنے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ کی ذات ان کے لئے نور کا مینارہ ثابت ہوئی اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی طرف رُخ کیا اور کامیاب ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ ذہین، اعلیٰ کردار کے مالک، سچے، خاموش طبیعت، دور اندیش، اچھی رائے کے مالک، بہادر اور سب سے زیادہ پاکیزہ خصلت والے تھے۔ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم جب لوگوں نے دوری اختیار کی تو سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ ہی نے اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے سردار تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے شفیق باپ کی طرح شفقتیں فرمائیں، جس بوجھ سے وہ لوگ تھک کر نڈھال ہو گئے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں سہارا دے کر وہ بوجھ بھی اپنے کندھوں پر ڈال لیا۔ جب لوگوں نے بے پروائی کا مظاہرہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے قوم کی باگ ڈور سنبھالی، جس چیز سے لوگ بے خبر تھے آپ رضی اللہ عنہ اسے جانتے تھے اور جب لوگوں نے بے صبری کا مظاہرہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے صبر سے کام لیا۔ جو چیز لوگ طلب کرتے آپ رضی اللہ عنہ عطا فرما دیتے۔ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی پیروی کر کے کامیابی کی طرف بڑھتے رہے اور آپ رضی اللہ عنہ کے مشوروں اور حکمتِ

عملی کی وجہ سے انہیں ایسی ایسی کامیابیاں عطا ہوئیں جو اُن لوگوں کے وہم وگمان میں بھی نہ تھیں۔آپ رضی اللہ عنہ کافروں کے لئے دردناک عذاب اور مومنوں کے لیے رحمت، شفقت اور محفوظ قلعہ تھے۔

اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ اپنی منزلِ مقصود کی طرف پرواز کر گئے اور اپنے مقصود کو پالیا، آپ رضی اللہ عنہ کی رائے کبھی غلط نہ ہوئی، آپ رضی اللہ عنہ نے کبھی بزدلی کا مظاہرہ نہ کیا، آپ رضی اللہ عنہ بہت نڈر رہتے تھے، کبھی بھی نہ گھبراتے گویا آپ رضی اللہ عنہ جذبوں اور ہمتوں کا ایسا پہاڑ تھے جسے نہ تو آندھیاں ڈگمگا سکیں نہ ہی سخت گرج والی بجلیاں متزلزل کرسکیں۔آپ رضی اللہ عنہ بالکل ایسے ہی تھے جیسے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا۔آپ رضی اللہ عنہ بدن کے اعتبار سے اگرچہ کمزور تھے لیکن اللہ سبحانہ تقدس کے دین کے معاملے میں بہت زیادہ قوی اور مضبوط تھے۔آپ رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو بہت عاجز سمجھتے لیکن اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں آپ رضی اللہ عنہ کا رتبہ بہت بلند تھا اور آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کی نظروں میں بہت باعزت وباوقار تھے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہوئے پھر مزید ارشاد فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کبھی کسی پر عیب نہ لگایا، نہ کسی کی غیبت کی اور نہ کبھی لالچ کیا بلکہ آپ رضی اللہ عنہ لوگوں پر بہت زیادہ شفیق ومہربان تھے، کمزور اور ناتواں لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے نزدیک محبوب اور عزت والے ہوتے اور اگر کسی مالدار اور طاقتور شخص پر اُن کا حق ہوتا تو انہیں ضرور ان کا حق دلواتے۔طاقت اور شان وشوکت والوں سے جب تک لوگوں کا حق نہ لے لیتے وہ آپ رضی اللہ عنہ کے نزدیک کمزور ہوتے۔آپ رضی اللہ عنہ کے نزدیک امیر وغریب سب برابر تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ مقرب

ومحبوب وہ تھا جو سب سے زیادہ متقی و پرہیز گار تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ صدق اور سچائی کے پیکر تھے ،آپ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ اٹل ہوتا، آپ رضی اللہ عنہ بہت مضبوط رائے کے مالک اور حلیم اور برُدبار تھے۔ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ ہم سب سے سبقت لے گئے، آپ رضی اللہ عنہ کے بعد والے آپ رضی اللہ عنہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان سب کو پیچھے چھوڑ دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی منزلِ مقصود کو پہنچ گئے، آپ رضی اللہ عنہ کو بہت عظیم کامیابی حاصل ہوئی۔ اے یارِ غار رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ نے اس شان سے اپنے اصلی وطن کی طرف کوچ کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی عظمت کے ڈنکے آسمانوں میں بج رہے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کی جدائی کا غم دنیا کو رُلا رہا ہے۔

ہم ہر حال میں اپنے رب کے ہر فیصلے پر راضی ہیں، ہر معاملے میں اس کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ اے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کی جدائی کا غم مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا غم ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ذات اہلِ اسلام کے لئے عزت کا باعث بنی، آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے لئے بہت بڑا سہارا اور جائے پناہ تھے۔ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ رضی اللہ عنہ کی آخری آرام گاہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قرب میں بنائی۔ اللہ سبحانہ تقدس ہمیں آپ رضی اللہ عنہ کی طرف سے اچھا اجر عطا فرمائے اور ہمیں آپ رضی اللہ عنہ کے بعد صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھے اور گمراہی سے بچائے۔ آمین!

تمام لوگ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کلام خاموشی سے سنتے رہے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے خاموشی اختیار کی تو لوگوں نے زاروقطار رونا شروع کر دیا اور سب نے بیک زبان ہو کر کہا کہ اے حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ نے بالکل سچ فرمایا، آپ رضی اللہ عنہ نے

www.HaqWaliSarkar.com

بالکل سچ فرمایا۔

21 حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم اپنے معتمد بھائی کا غم یاد کرو تو اپنے بھائی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کارنامے یاد کرو جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد مخلوق میں سب سے بہتر، سب سے زیادہ متقی، عادل اور اپنے فرائض انجام دینے والے ہیں۔

22 حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں وزیر کی حیثیت رکھتے تھے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے تمام اُمور میں اُن سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اسلام لانے میں، غارِ ثور میں، غزوہِ بدر میں اور قبر میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ثانی یعنی دوسرے ہیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان پر کسی کو بھی مقدم نہیں سمجھتے تھے۔

23 حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں یہ کہا کرتے تھے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت میں سب سے افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ بات حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی سماعت فرمایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی اس بات سے انکار نہیں فرمایا۔

24 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں صحابہ کرام بتقاضائے ادب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ مبارک کی جانب نظریں اٹھا کر نہ دیکھتے تھے سوائے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے۔ پس یہ دونوں حضرات حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب دیکھتے اور مسکراتے اور

www.HaqWaliSarkar.com

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان دونوں کی جانب دیکھتے اور مسکراتے۔

25 حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتا ہے تو اس پر اللہ سبحانہ تقدس، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

26 حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر کسی کو فضیلت دی پس اس نے مہاجرین وانصار کو عیب لگایا اور صحابہ کرام پر طعن کیا۔

27 حضرت سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی فضیلت سے ناواقف ہے وہ سنت سے ناواقف ہے اور میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور ان دونوں کے لئے استغفار کرتا ہوں اور میں نے اہلِ بیت میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو ان سے محبت نہ رکھتا ہو۔

28 حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ بس میں تو خود روزِ قیامت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شفاعت کا طلب گار ہوں۔

29 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی محبت اور ان کی فضیلت کی پہچان سنت میں سے ہے۔

30 حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے پانچ سو حضرات صحابہ کرام سے ملاقات کی اور تمام حضرات صحابہ کرام یہی فرماتے تھے کہ سب سے افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

www.HaqWaliSarkar.com

31 حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دی تو تحقیق اس نے مہاجرین وانصار پر عیب جوئی کی۔

32 حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر کسی کو فضیلت دی تو تحقیق اس نے ان دونوں حضرات پر عیب لگایا۔

33 حضرت امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرات انبیاء کرام کے بعد سب پر فضیلت نہ دے تو وہ اس بات کا اہل ہے کہ اس سے جفا کی جائے اور اس سے کنارہ کشی اختیار کی جائے۔

34 امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام کے بعد تمام لوگوں سے افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

35 امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تمام حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تمام اُمت میں افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

36 محدث عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! مجھے کبھی اس مسئلہ پر شرح صدر نہ ہوا کہ میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق

www.HaqWaliSarkar.com

رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دوں۔ اللہ سبحانہ تقدس حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے اور جو شخص ان سے محبت نہیں کرتا وہ مومن نہیں ہے اور میرے سب اعمال میں سب سے زیادہ وزنی عمل ان حضرات کی محبت ہی ہے۔

37 امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ میرے نزدیک حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔

38 حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تمام امت میں افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

39 امام یوسف بن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تمام امت میں سب سے افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ میری اور اہل سنت علمائے کرام جن سے میں ملا سب کی یہی رائے ہے۔

40 امام علی بن مدینی بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد اس امت کے بہترین لوگ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں اور ہم ان تینوں کو اسی طرح مقدم سمجھتے ہیں جیسے حضرات صحابہ کرام مقدم فرماتے اور حضرات صحابہ کرام کے درمیان اس تقدیم میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔

www.HaqWaliSarkar.com

41 حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ خلفاءِ راشدین میں پہلے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اور پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اور پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اور پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فضیلت دینا سنت ہے۔

42 امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فضیلت دینا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تمام امت پر مقدم رکھنا اہل سنت کے عقائد میں سے ہے۔

43 امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرات صحابہ کرام میں افضلیت ان کی ترتیب پر ہے کہ بے شک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد افضل الناس حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

44 امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرات صحابہ کرام کی فضیلت اور ترتیب یہ ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

45 امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تمام اہل سنت والجماعت نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ سب سے افضل صحابی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

46 امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تمام امت میں سب سے افضل اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلیفہ اور غار میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غم خوار اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سب سے بڑھ

www.HaqWaliSarkar.com

کر تصدیق کرنے والے حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

47 حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں منبر پر ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! اس امت میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد سب سے افضل حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

48 حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تمام اہل سنت والجماعت کے درمیان اس بات پر اجماع ہے کہ خلفاءِ راشدین میں فضیلت اسی ترتیب سے ہے جس ترتیب سے خلافت ہے۔

49 امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

50 امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ بات یقینی ہے کہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں اور پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

51 امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت باقی تین خلفا پر اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی فضیلت باقی دو خلفا پر اجماع اہل سنت سے ثابت ہے اور اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے۔

52 حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ عشرہ مبشرہ میں افضل ترین چاروں

www.HaqWaliSarkar.com

خلفاءِ راشدین ہیں، ان میں سب سے افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں اور چاروں کے لئے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خلافت ثابت ہے۔

53 حضرت مجددالفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل کہے وہ اہل سنت والجماعت کے گروہ سے نکل جاتا ہے۔

54 حضرت مجددالفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرات انبیاء کرام کے بعد تحقیقی طور پر تمام بنی آدم سے افضل ہیں۔

55 حضرت مجددالفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں اس اُمت کا داخل ہونا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے اور تجویز سے ہوگا کہ گویا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں اور لوگوں کے داخل ہونے کی تجویز فرماتے ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہاتھ پکڑ کر اندر لے جاتے ہیں اور ایسا مشہود ہوتا ہے کہ گویا تمام جنت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نور سے بھری ہوئی ہے۔

56 حضرت مجددالفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت کیا بیان کیا جائے کہ جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تمام نیکیاں ان کی ایک نیکی کے برابر ہیں جیسا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نسبت خبر دی ہے اور وہ انحطاط یعنی کمی جو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہے اس قدر

زیادہ ہے تو پھر قیاس کرنا چاہیے کہ دوسروں کا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انحطاط کس قدر ہوگا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ موت کے بعد بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جدا نہ ہوئے اور ان کا حشر بھی یکجا ہوگا جیسا کہ فرمایا گیا ہے۔ پس ان کی فضیلت قربیت یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قرب کے باعث ہوگی۔

57 حضرت مجددِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر اہلِ سنت کا اجماع ہے۔ ایسا کوئی نہیں جو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سبقت لے گیا ہو۔ اس اُمت کے سابقین کے پیشتر وہ ہیں اور اس اُمت کے پہلوں کے پہلے بھی آپ رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے توسل کی بدولت افضلیت سے مشرف ہوئے ہیں اور آپ کے توسط سے دوسروں سے فوقیت لے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہءِ صدیق کہتے ہیں اور خطبہ میں آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلیفہ کا خلیفہ کہتے ہیں۔ اس معاملے کے شاہ سوار حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے ردیف ہیں۔ کیا اچھا ردیف ہے جو اپنے شاہ سوار سے موافقت کرتا اور ان کے خصوصی اوصاف میں شرکت فرماتا ہے۔

58 امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرات خلفاءِ راشدین تمام مخلوق سے افضل ہیں اور پھر ان کی باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت سیّدنا

www.HaqWaliSarkar.com

عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

59 امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ فضیلت کے مسئلہ کو سب سے زیادہ بیان فرمانے والے اور مخالفین کو سخت سزا کا خوف دلانے والے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کا اپنے ایامِ خلافت میں اور حیاتِ مبارکہ میں حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تمام امت پر اور خود پر فضیلت دینا تواتر سے ثابت ہے۔

60 مرشدِ اکمل حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کے فضائل اللہ سبحانہ تقدس نے قرآنِ پاک میں بیان فرمائے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بات کی تصدیق فرمائی کہ تمام خلائق میں حضرات انبیاء کرام کے بعد ہر لحاظ سے سب سے افضل اور سب سے اعلیٰ شخصیت حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے اور آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں بھی اُن کے سب سے قریبی ساتھی تھے، قبر شریف میں بھی سب سے قریب ہیں اور آخرت میں بھی سب سے قریبی ساتھی ہوں گے۔

www.HaqWaliSarkar.com

مختصر تعارف

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسمِ گرامی عبداللہ اور کنیت ابو بکر ہے۔ ''صدیق'' اور ''عتیق'' آپ رضی اللہ عنہ کے لقب مبارک ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے والد بزرگوار کا نام عثمان رضی اللہ عنہ اور کنیت ابو قحافہ ہے۔ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیدائش مبارکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت سے دو سال اور کچھ مہینے بعد تین ذوالحجہ بروز بدھ مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ چھ ماہ والدہ کے بطن میں رہے اور دو سال تک اپنی والدہ کا دودھ پیا۔ آپ رضی اللہ عنہ قریشی ہیں اور ساتویں پشت میں شجرہ نسب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شجرہ نسب سے مل جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی بہت بااخلاق، بامروت اور صاحبِ عزت وفہم وفراست تھے اور ہر طرح کی برائیوں اور جہالت سے پاک تھے لہٰذا کبھی بھی بت پرستی، شراب نوشی، بے حیائی، بدکلامی اور بد اخلاقی کے قریب بھی نہ ہوئے اور بچپن ہی سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت گہرے دوست بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ تجارت کا پیشہ فرماتے تھے اور بہت مالدار تھے اور صرف تجارت کی غرض سے ہی مکہ سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

قبولِ اسلام

جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو سب سے پہلے حضرت

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی ہچکچاہٹ اور سوچ بچار کے فوراً اسلام قبول کرلیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کہ اب میری کیا ذمہ داری ہے؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو میرا کام ہے وہی تمہارا کام ہے یعنی دینِ حق کی دعوت دینا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسی دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم پر دینِ حق کی دعوت دینے کا کام شروع کردیا اور جس دن اسلام لائے اسی دن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان کو الگ الگ دینِ حق کی دعوت اور تبلیغ فرمائی جس کے نتیجے میں ان سب نے اسلام قبول کرلیا۔ پھر دوسرے دن حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ، حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ کو دینِ حق کی الگ الگ دعوت اور تبلیغ فرمائی جس کے نتیجے میں اُن سب نے بھی آپ کی تبلیغ سے قلبی طور پر مطمئن ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ یہ سب حضرات زمانہ جاہلیت میں بھی تجارت و مراسم کے حوالے سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دوست تھے اسی لیے آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے ان پر کوشش فرمائی اور اس میں کامیابی بھی ہوئی۔ یوں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کا کام کیا۔

حلیہ مبارک

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا رنگ مبارک سفید تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کا جسم

مبارک کمزور اور کم گوشت والا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے رخسار مبارک بھی کم گوشت والے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک اور ہتھیلیوں کی پچھلے حصے کی رگیں صاف نظر آتی تھیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک کے بال مبارک سفید ہونا شروع ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ مہندی اور کَتم کا خضاب استعمال فرماتے تھے۔

سب سے افضل

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام انبیاء و مرسلین کے بعد سب اولین و آخرین یعنی قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام صحابہ کرام سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ یہ ایسی بات ہے کہ اس میں کسی بھی قسم کا تھوڑا سا بھی اختلاف نہیں ہے۔ تمام علماءِ دین، ائمہ کرام اور چاروں ائمہ کا اتفاق آپ رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر ہے اور یہ عقائد اہلسنت والجماعت میں سے ہے۔ حضرت مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دے گا تو وہ اہلِ سنت والجماعت سے نکل گیا۔ تمام کے تمام حضرات صحابہ کرام کا بھی اس بات پر اتفاق تھا بلکہ حضرات صحابہ کرام کا یہ عقیدہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دور مبارک میں بھی تھا کہ حضرات صحابہ کرام حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات مبارکہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد سب سے افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سمجھتے اور کہتے تھے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی ان کو منع نہیں فرمایا کیونکہ ان کا یہ عقیدہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاداتِ گرامی کے مطابق تھا۔ خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

www.HaqWaliSarkar.com

کئی بار حضرات صحابہ کرام کو واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ تمام حضرات انبیاء کرام کے بعد سب سے افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور کسی بھی شخص یا صحابی کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت مت دو۔ اسی لیے جب کوئی شخص حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ یا حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتا تو یہ دونوں حضرات بڑے جلال اور سختی کے ساتھ یہ بات واضح فرماتے کہ جو مجھے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دے گا اس کو مفتری یعنی بہتان لگانے والے کی سزا ملے گی اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے تو یہاں تک ارشاد فرمایا کہ میں اس پر زانی کی حد (100 کوڑے یا سنگسار کرنا) لگاؤں گا۔

بس یہ بات بالکل صاف اور واضح ہے کہ تمام انبیاء و مرسلین کے بعد سب سے افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر ان کے بعد حضرت سیّدنا عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ اور پھر ان کے بعد حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور پھر ان کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔

www.HaqWaliSarkar.com

آپ رضی اللہ عنہ کی حیاتِ مبارکہ کے چند واقعات

بت کو توڑنا

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی کبھی بت کو سجدہ نہ کیا۔ چند برس کی عمر میں آپ رضی اللہ عنہ کے والد آپ رضی اللہ عنہ کو بُت خانے میں لے گئے اور کہا کہ یہ ہیں تمہارے بلند و بالا خدا، انہیں سجدہ کرو اور پھر انہیں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ بُت کے سامنے تشریف لے گئے تو فرمایا کہ میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے، میں ننگا ہوں مجھے کپڑا دے، میں پتھر مارتا ہوں اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچا، وہ بُت تھا بھلا کیا جواب دیتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک پتھر اس کو مارا جس کے لگتے ہی وہ گر پڑا اور قوتِ خداداد کی تاب نہ لاتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

باپ نے یہ حالت دیکھی تو انہیں غصہ آیا اور وہاں سے آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کے پاس لائے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ والدہ نے کہا کہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو کیونکہ جب یہ پیدا ہوا تھا تو غیب سے آواز آئی تھی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس کی سچی بندی! تجھے خوشخبری ہو کہ یہ بچہ عتیق ہے، آسمانوں میں اس کا نام صدیق ہے، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صاحب اور رفیق ہے۔ یہ روایت حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیان کی۔ جب حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ بیان کر چکے تو جبرائیلِ امین

www.HaqWaliSarkar.com

حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سچ کہا اور وہ صدیق ہیں اور تین بار یہی الفاظ دہرائے۔

عیسائی راہب سے ملاقات

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اعلانِ نبوت سے پہلے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ملکِ شام تجارت کے لئے تشریف لے کر گئے تو راستے میں آپ رضی اللہ عنہ کا قافلہ ایک کلیسا یعنی عیسائیوں کے عبادت خانہ کے سامنے رُکا۔ یہ کلیسا عیسائی مذہب کے بہت بڑے راہب کی عبادت گاہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کلیسا کے راہب سے وہاں ٹھہرنے کے لئے پوچھا تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کہاں سے آئے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مکہ سے آیا ہوں۔ اس نے پھر پوچھا کہ کون سے قبیلے سے تعلق رکھتے ہو اور تمہارا نام کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا تعلق قریش سے ہے اور میرا نام ابوبکر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا نام سن کر وہ راہب آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی خلوتِ خاص میں لے گیا اور وہاں ایک مقفل صندوق سے کچھ بوسیدہ کاغذات نکال کر دیکھنے لگا، پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی کلائی دیکھنا چاہتا ہوں۔ کلائی کو دیکھتے ہی اس کے جذبات قابو سے باہر ہو گئے اور کانپتے ہونٹوں سے آپ رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اور عرض کیا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام سے پکار لوں؟ تو اس بات پر آپ رضی اللہ عنہ بہت حیران ہوئے۔ راہب نے آپ رضی اللہ عنہ کی حیرانگی دیکھتے ہوئے کہا کہ میں روئے زمین کی ایک محترم ہستی سے مذاق نہیں کر سکتا کیونکہ آسمانی

www.HaqWaliSarkar.com

صحائف میں جہاں آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری کی نشانیاں بتائی گئی ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کی واضح نشانیاں بھی بتائی گئیں ہیں جن میں سے آپ رضی اللہ عنہ کے دائیں ہاتھ کے ایک تل کی نشاندہی بھی ہماری کتاب میں موجود ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے وہ رات راہب کی گفتگو پر غور کرتے ہوئے گزاری۔ صبح کو کلیسا سے جاتے ہوئے راہب نے آپ رضی اللہ عنہ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ اس آخری پیغمبر نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وزیر ہوں گے اور اُن کے ظاہری وصال کے بعد اُن کے جانشین ہوں گے۔ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو دین اسلام کی دعوت دی تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بات سنتے ہی آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً زبان سے اقرار کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی اللہ سبحانہ تقدس کے سچے رسول ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

اسلام کے خطیبِ اول

جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام کی تعداد اڑتیس (38) ہوگئی تو ایک دن حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! دین اسلام کے اعلان کرنے اور اس کا اظہار کرنے کی اجازت عطا فرمائیں کیونکہ ابھی تک دین اسلام کی تبلیغ لوگوں سے چھپ چھپا کر کی جاتی تھی اور اسلام میں داخل ہونے والا اپنے دین کا اظہار نہ کرتا تھا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

www.HaqWaliSarkar.com

نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! ابھی ہم تعداد میں بہت کم ہیں لیکن حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بار بار عرض کرنے پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دین اسلام کا اظہار کرنے کی اجازت عطا فرمادی۔ چنانچہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسجدِ حرام میں لوگوں کو اکٹھا کیا اور خطاب کے لیے کھڑے ہوئے اور یہ شرف آپ رضی اللہ عنہ ہی کو نصیب ہے کہ دین اسلام کی اعلانیہ طور پر دعوت سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے دی لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ پہلے خطیبِ اسلام ہیں۔

جب آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف بُلایا اور دین حق کی تبلیغ کی تو تمام مشرکین سخت ناراض ہوئے اور غصہ میں آ گئے، یہاں تک کہ انہوں نے مسلمانوں کو مارنا شروع کر دیا اور سب سے زیادہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مارا پیٹا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کا سارا جسم اور چہرہ مبارک اتنا شدید زخمی ہوگیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو پہچاننا مشکل ہوگیا۔ ایک بدبخت شخص آپ رضی اللہ عنہ کے پیٹ پر چڑھ کر آپ رضی اللہ عنہ کے پیٹ کو روندنے لگا اور مشرکین آپ رضی اللہ عنہ کو بے جان یعنی مرا ہوا سمجھ کر چھوڑ کر چلے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے قبیلے والوں کو علم ہوا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور بڑی مشکل سے انگلیوں کے پوروں سے آپ رضی اللہ عنہ کو پہچانا کیونکہ زخموں کی کثرت کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کا جسم اور چہرہ پہچاننا بھی مشکل ہوگیا تھا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ کو ایک چادر میں ڈال کر اُٹھا کر آپ رضی اللہ عنہ کے گھر لے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی نیم مردہ حالت دیکھ کر ان کو یقین تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ زندہ نہیں رہیں گے اس لئے انہوں نے بیت اللہ میں جا کر اعلان کیا کہ اگر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زندہ نہ رہے تو ان کا بدلہ لیں گے۔

کافی دیر کے بعد جب آپ رضی اللہ عنہ کو ذرا سا ہوش آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے

www.HaqWaliSarkar.com

پہلے یہ سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس حال میں ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر تمام قبیلے والے ناراض ہو کر چلے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ آپ رضی اللہ عنہ کو کچھ کھانے پینے کے لئے کہتیں تو آپ رضی اللہ عنہ ان سے صرف ایک ہی بات پوچھتے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس حال میں ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کہنے لگی کہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! میں نہیں جانتی کہ وہ کس حال میں ہیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ امِ جمیل بنتِ خطاب رضی اللہ عنہا کے پاس چلی جائیں اور ان سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال دریافت کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ان کے پاس تشریف لے گئیں اور پوچھا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہا سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ حضرت امِ جمیل بنتِ خطاب رضی اللہ عنہا خود آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور بتایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفوظ ہیں اور خیریت سے ہیں اور دارِ ارقم میں تشریف فرما ہیں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر فرمایا کہ میں اس وقت تک کچھ نہ کھاؤں پیوں گا جب تک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ مبارکہ نہ کر لوں لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ کے بے حد اصرار پر یہ دونوں خواتین آپ رضی اللہ عنہ کو سہارا دے کر بڑی مشکل سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں لے گئیں اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا تو بڑی محبت سے خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے بڑھ کر آپ رضی اللہ عنہ کو تھاما اور سینے سے لگا کر آپ رضی اللہ عنہ کے بوسے لینے لگے اور آپ رضی اللہ عنہ کی اس تکلیف اور محبت والی کیفیت دیکھ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رقت کی کیفیت طاری ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیفیت مبارکہ دیکھ کر باقی حضرات صحابہ کرام بھی رونے لگے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

www.HaqWaliSarkar.com

عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خیریت سے ہیں تو میں بھی ٹھیک اور سلامت ہوں۔

ایمان کی کیفیت

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے قبولِ اسلام سے پہلے ایک بار حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں کچھ نازیبا الفاظ کہہ دیئے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ برداشت نہ ہوا اور غصہ میں اپنے والد کو اتنی زور سے دھکا دیا کہ وہ دور جا گرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں سارا واقعہ عرض کیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آئندہ ایسا مت کرنا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! اگر اس وقت میرے پاس تلوار ہوتی تو میں ان کا سر قلم کر دیتا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے مسلمانوں کے خلاف تھے اور غزوہ بدر میں مشرکین کی جانب سے لڑ رہے تھے۔ جب وہ مسلمان ہوئے تو ایک دن اپنے والد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ اے ابا جان! میدانِ بدر میں آپ رضی اللہ عنہ کئی بار میری تلوار کی زد میں آئے لیکن میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے قطع نظر کی اور والد ہونے کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ یہ بات سن کر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بڑے جوش میں فرمایا کہ اے بیٹے! اگر تو میری تلوار کی زد میں آتا تو میں تجھ کو کبھی نہ چھوڑتا اور تجھے قتل کر دیتا۔

www.HaqWaliSarkar.com

واقعہ معراج کی تصدیق

جب اللہ سبحانہ تقدس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسمانی معراج عطا فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیلِ امین سے فرمایا کہ میرے اس معراج کے واقعہ کی تصدیق میری اُمت کیونکر کرے گی کہ یہ واقعہ عقل سے بالاتر ہے تو جبرائیلِ امین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس واقعہ کی تصدیق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار اور محبوب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کریں گے اور اُن کے پیچھے پوری اُمت تصدیق کرے گی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے معراج کا واقعہ بیان فرمایا تو مشرکین کو بھی اس بات کی خبر ہوئی لیکن ابھی تک حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس بات سے بے خبر تھے۔

مشرکین فوراً حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہنے لگے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے دوست اب یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ وہ راتوں رات بیت المقدس اور آسمانوں کی سیر کر کے آئے ہیں تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے تو بے شک یہ بالکل سچ ہے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز صبح وشام اس سے بھی زیادہ بڑی باتوں کی خبریں دیتے رہیں تو میں اس کی بھی تصدیق کروں گا۔ اسی تصدیق کی وجہ سے اللہ سبحانہ تقدس نے آپ رضی اللہ عنہ کو ''صدیق'' کا لقب عطا فرمایا کہ جیسے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہستی وہ محترم ہستی ہے کہ جن کا نام اللہ سبحانہ تقدس نے

www.HaqWaliSarkar.com

جبرائیلِ امین اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے ''صدیق'' رکھا اور آپ رضی اللہ عنہ کا یہ لقب آسمان سے نازل ہوا۔

ہجرتِ مدینہ اور غارِ ثور

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حیاتِ مبارکہ کے اہم ترین واقعات میں ہجرتِ مدینہ کا واقعہ بہت خاص ہے اور اسی ہجرت کے سفر کے دوران غارِ ثور میں تین دن کے قیام کا واقعہ بھی بہت خاص ہے اور اسی واقعہ کی نسبت سے آپ رضی اللہ عنہ کو یارِ غار بھی کہا جاتا ہے۔قرآن مجید میں بھی اس واقعہ کا ذکر فرمایا گیا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اگر تم نے محبوب کی مدد نہ کی تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں نے انہیں بے وطن کر دیا تھا حالانکہ وہ دو میں سے دوسرے تھے، جب وہ دونوں (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) غار میں تھے، جب وہ (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے صاحب سے فرما رہے تھے کہ غم نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اُن پر اپنا سکینہ اُتارا اور اُن لشکروں سے اُن کی مدد فرمائی جن کو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات نیچے ڈالی، اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے (سورۃ التوبۃ-آیت 40)۔

جب مکہ والوں کے ظلم بڑھتے گئے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم ہوا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

www.HaqWaliSarkar.com

حضرات صحابہ کرام کو مدینہ شریف ہجرت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ حضرات صحابہ کرام حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم سے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کر گئے لیکن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو روکے رکھا۔ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہجرت کا حکم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مکہ میں ٹھہرنے کا حکم ارشاد فرمایا کہ لوگوں کی امانتیں واپس کر کے بعد میں مدینہ آ جانا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ ہجرت میں بھی تم ہی میرے رفیقِ سفر بنو گے تو یہ بات سن کر آپ رضی اللہ عنہ خوشی کے مارے رو پڑے۔

ہجرت کی رات سے قبل دن میں دوپہر کے وقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی کہ مجھے ہجرت کا حکم آ گیا ہے اور آج رات میرے ساتھ تم بھی ہجرت کرو گے۔ ہجرت کے سفر کے لیے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کھانے پینے کا سامان باندھ دیا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے لیے دو اونٹنیوں کا انتظام فرما رکھا تھا اور ان کو کھلا پلا کر خوب فربہ کیا تھا تاکہ ہجرت کے سفر میں کام آئیں۔ اس کے علاوہ قبیلہ بنی وائل کے ایک آدمی کو جو قبیلہ بنی عبد بن عدی سے تعلق رکھتا تھا جس کا نام عبداللہ بن اریقط لیثی تھا اس کو اپنے ساتھ بطور مزدور رکھ لیا جو کہ راستوں کا بہت بہترین شناسا اور رہبر تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے دونوں اونٹنیاں بطور امانت دیں اور اس سے تین دن کے بعد وقتِ صبح غارِ ثور کے باہر دونوں سواریاں لانے کا وعدہ لے لیا۔

یہ سارے انتظامات فرما کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واپس اپنے دولت کدہ تشریف لے آئے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔

www.HaqWaliSarkar.com

جب رات ہوئی تو کفار نے اپنے بنائے ہوئے پروگرام کے مطابق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قتل کرنے کی نیت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر کا مکمل محاصرہ کرلیا اور انتظار کرنے لگے کہ رات کا کچھ حصہ گزر جائے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سو جائیں تو حملہ کریں گے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لیٹنے کا حکم ارشاد فرمایا اور خود گھر سے نکلے اور مٹھی میں مٹی لے کر کفار کی طرف پھینکی اور بڑے آرام سے ان کے پاس سے گزر گئے اور کفار کو خبر تک نہ ہوئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہاں سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے جہاں وہ مکمل تیاری کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ یہ دونوں حضرات یکم ربیع الاول جمعرات کی رات مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کے سفر کے لیے نکلے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ شریف سے نکلے اور جب حزورہ ٹیلے پر پہنچے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سرزمین مکہ سے ارشاد فرمایا کہ اے مکہ کی زمین! اللہ سبحانہ تقدس کی قسم تو اللہ سبحانہ تقدس کی ساری زمینوں سے زیادہ پیاری اور محبوب جگہ ہے اور اگر مجھے کفار یہاں سے تکلیف دے کر نہ نکالتے تو میں ہرگز تجھ سے نہ نکلتا۔ کافروں نے اس خوف سے کہ مسلمان مدینہ میں جا کر ہمارے خلاف فوج بنا کر جنگ وغیرہ نہ کریں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شہید کرنے والے کے لئے سو اونٹ انعام دینے کا اعلان کردیا۔ سفر کے دوران حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آگے، کبھی پیچھے، کبھی دائیں اور کبھی بائیں چلنے لگتے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا کہ کیا بات ہے کبھی تم میرے آگے، کبھی پیچھے، کبھی دائیں اور کبھی

www.HaqWaliSarkar.com

بائیں چلتے ہو کہ پہلے کبھی تمہیں ایسا کرتے نہیں دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مجھے جب خوف آتا ہے کہ کوئی دشمن آگے گھات لگائے نہ بیٹھا ہو تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آگے چلنے لگتا ہوں اور جب یہ خیال آتا ہے کہ کوئی پیچھا کرنے والا پیچھے سے حملہ آور نہ ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے چلنے لگتا ہوں تاکہ اگر کوئی تکلیف پہنچے تو مجھے پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محفوظ رہیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سفر کے دوران رات بھر اپنے پیروں کی انگلیوں پر چلتے رہے تاکہ قدموں کے نشان ثابت نہ ہوں جس کے سبب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاؤں مبارک زخمی ہو گئے، جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اجازت لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے کاندھوں پر اٹھا لیا اور غارِ ثور تک کاندھوں پر اٹھا کر لائے حالانکہ رات کا وقت تھا اور بہت دشوار گزار سفر تھا اور پھر اسی حالت میں پہاڑ پر چڑھے اور غار تک پہنچے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے کاندھوں پر اٹھانے کا یہ شرف بھی ایک انوکھا شرف تھا جو کہ صرف اور صرف حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عطا ہوا۔

فتح مکہ کے دن خانہ کعبہ میں موجود تمام بتوں کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گرا دیا مگر چند بت جو بلند جگہ پر تھے وہ رہ گئے، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے قدم مبارک میرے کندھوں پر رکھیے اور ان بتوں کو گرا دیجیے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم میں نبوت کا بوجھ اُٹھانے کی طاقت نہیں لہٰذا تم میرے کندھوں پر آؤ اور بتوں کو گراؤ چنانچہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کندھوں پر آئے اور بتوں کو گرا دیا مگر ہجرت کے موقع پر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اجازت عطا فرمائی

www.HaqWaliSarkar.com

کہ مجھے اپنے کندھوں پر اُٹھالو چنانچہ یہ بات بھی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت کو ظاہر کرتی ہے۔

غارِ ثور پہنچنے پر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پہلے میں اندر جاتا ہوں تاکہ اگر کوئی نقصان دینے والی چیز ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے مجھے نقصان دے گی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اندر گئے اور غار کو اچھی طرح صاف کیا اور غار میں موجود تمام سوراخوں کو اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر کپڑوں سے بند کر دیا اور صرف ایک سوراخ باقی رہ گیا۔ اچھی طرح تسلی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اُٹھا کر غار میں لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کی گود میں سر رکھ کر آرام فرمانے لگے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس ایک کھلے ہوئے سوراخ کو اپنی ایڑی سے بند کر دیا۔ اس غار کے اندر ایک سانپ موجود تھا اور وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عاشق تھا جو کہ سالہا سال سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارتِ مبارکہ کے لیے بے قرار تھا۔

روایت میں ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں ایک سانپ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس کے رسول! مکہ کو کون سا راستہ جاتا ہے؟ آپ علیہ السلام بڑے حیران ہوئے اور پوچھا کہ تجھے مکہ سے کیا کام ہے؟ اس سانپ نے عرض کیا کہ میں چھ سو سال سے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق میں تڑپ رہا ہوں اور ان کی زیارتِ مبارکہ کا طالب ہوں اور میں نے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ اور مدینہ میں قیام فرمائیں گے لیکن وہاں لوگوں کی موجودگی کی وجہ سے نہیں جا سکتا اس لئے میں غارِ ثور میں ٹھہروں گا کیونکہ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہجرت کے دوران وہاں پر قیام فرمائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ابھی تو اُن کے تشریف

www.HaqWaliSarkar.com

لانے میں چھ سو سال کا عرصہ ہے اور اس کو مکہ جانے کا راستہ سمجھایا۔ چنانچہ وہ سانپ آپ علیہ السّلام سے مکہ کا راستہ جان کر غارِ ثور میں پہنچ گیا اور اس نے اس غار میں ستر (70) سوراخ کیئے تا کہ اگر کوئی سوراخ بند بھی کرتا ہے تو کسی نہ کسی سوراخ سے باہر آنے کا راستہ رہ جائے۔

جب سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس سوراخ پر اپنی ایڑی رکھ کر بیٹھ گئے اور اس سانپ کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی آمد کا احساس ہوا تو وہ سانپ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارتِ مبارکہ کے لئے باہر آنے کے لئے تڑپنے لگا اور اس نے ہر سوراخ کو دیکھا مگر وہ کپڑے سے بند تھا لہٰذا مجبوراً وہ اس سوراخ پر آیا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایڑی مبارک سے سر رگڑنے لگا تا کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنا پاؤں مبارک ہٹا لیں مگر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا پاؤں نہ ہٹایا تو اس سانپ نے بے قرار ہو کر آپ رضی اللہ عنہ کی ایڑی پر کاٹا اور پاؤں نہ ہٹانے پر بار بار کاٹتا رہا مگر پھر بھی آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا پاؤں نہ ہٹایا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باوجود سخت تکلیف کے صرف اس لئے پاؤں نہ ہٹا رہے تھے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آپ رضی اللہ عنہ کی گود میں سو رہے تھے کہ اگر پاؤں ہٹاتے تو ہلنے کی وجہ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نیند سے بیدار ہو جاتے لہٰذا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے آرام فرمانے پر اپنی جان قربان کر رہے تھے۔ جب شدتِ تکلیف کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بے اختیار چھلک پڑے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے چہرہ مبارک پر پڑے، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بیدار ہوئے اور فرمایا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) رو کیوں رہے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ سانپ بار بار ڈس رہا ہے جس سے شدتِ تکلیف کی وجہ سے آنسو نکل پڑے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے آپ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ

اسے باہر آنے دو، آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کہیں وہ سانپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف نہ دے مگر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے باہر آنے دو وہ تکلیف نہیں دے گا چنانچہ وہ سانپ باہر آیا اور بارگاہِ رسالت میں بڑے ادب سے سلام عرض کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کیا اور کافی دیر تک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کرتا رہا۔ کافی دیر زیارت کر لینے کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سانپ کو اجازت عطا فرمائی اور وہ واپس سوراخ میں چلا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سانپ کا سارا قصہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بتایا اور جس جگہ پاؤں پر سانپ نے کاٹا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن اس جگہ پر لگایا جس سے آپ رضی اللہ عنہ کو فوراً آرام آ گیا۔

غارِ ثور میں تین راتیں یعنی جمعہ، ہفتہ اور اتوار کی راتیں قیام فرمایا اور غارِ ثور سے پانچ ربیع الاول بروز پیر کو مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ان تین دن اور راتوں میں غارِ ثور میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص تنہائی اور خاص قرب کا موقع ملا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے ایسے ایسے فیوض و برکات عطا ہوئے جن کا احاطہ الفاظ میں ناممکن ہے۔ اگر غور کیا جائے تو غارِ ثور میں قیام کی کوئی خاص وجہ نہ تھی اور نہ ہی دشمنوں کے خوف کی وجہ سے تھی کہ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ جو اس وقت تک ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے جب پیچھا کرتے ہوئے راستہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا تو ان کا گھوڑا پتھر کے اندر دھنس گیا تو انہوں نے لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نہ بتانے کا عہد کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا تو ان کا گھوڑا پتھر سے باہر آ گیا۔ حقیقت میں غارِ ثور میں ٹھہرنے کی ایک خاص وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضورِ اقدس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے خاص قرب ومعرفت سے نوازا جانا تھا جس کے لیے بالکل تنہائی ضروری تھی جو کہ نہ مکہ شریف میں اور نہ مدینہ شریف میں میسر آسکتی تھی بلکہ صرف غارِ ثور میں ہی میسر ہوسکتی تھی۔

ان تین دنوں کے دوران حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رات کے اندھیرے میں آتے اور مکہ کے حالات سے آگاہ کرتے اور صبح سے پہلے ہی رات کے اندھیرے میں واپس لوٹ جاتے جس کی وجہ سے اہلِ مکہ کو ان کی غیر موجودگی کا احساس نہ ہوتا۔ اس کے علاوہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ غارِ ثور والے پہاڑ کے آس پاس دن بھر بکریاں چراتے رہتے اور رات کے اندھیرے میں دودھ لے کر غار میں حاضر خدمت ہوتے۔

اس دوران کفارِ مکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈتے ہوئے غار تک بھی آپہنچے حتیٰ کہ کافروں کی گفتگو صاف سنائی دیتی تھی۔ اللہ سبحانہ تقدس نے غار کے قریب پاؤں کے نشان اپنی قدرت سے مٹا ڈالے تا کہ کسی کو یہ احساس نہ ہو کہ کوئی غار کے اندر گیا ہے اور مزید یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے ایک مکڑی نے غار کے منہ پر بہت گہرا اور مضبوط جالا بنا دیا اور دو کبوتریوں نے غار کے منہ پر گھونسلہ بنایا اور اس میں بیٹھ گئیں۔ کافروں نے جب یہ صورتحال دیکھی تو آپس میں کہنے لگے کہ اگر کوئی غار کے اندر گیا ہوتا تو یہ جالا اور گھونسلہ کیسے قائم رہتا اور وہاں سے واپس لوٹ گئے۔ جب کفار غار کے قریب آئے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہایت پریشان ہوئے اور گھبرائے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اگر یہ کافر اپنے

www.HaqWaliSarkar.com

پاؤں کی طرف دیکھیں تو ہمیں دیکھ لیں گے مگر آپ رضی اللہ عنہ کی یہ گھبراہٹ اپنے لیے نہ تھی بلکہ اس لیے تھی کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ پہنچادیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ غم نہ کر کہ اللہ سبحانہ تقدس ہمارے ساتھ ہے اور تمہارا ان دو کے متعلق کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ سبحانہ تقدس ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ کلام مبارک سن کر آپ رضی اللہ عنہ کے دل کو اطمینان آ گیا اور اللہ سبحانہ تقدس نے آپ رضی اللہ عنہ کے دل پر سکینہ نازل فرمائی۔

غارِ ثور میں ایک اور معجزہ ہوا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سخت پیاس لگی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غار میں تک جاؤ اور پانی پی آؤ۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اندر گیا اور وہاں دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار پانی پی کر آیا اور میرے پوچھنے پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے جنت کی نہروں کے نگران فرشتے سے فرمایا ہے کہ جنت الفردوس سے لے کر غارِ ثور تک نہر بنادو تاکہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سیراب ہوجائے۔

تین دن کے بعد صبح کے وقت وہ شخص عبداللہ بن اریقط لیثی جس کو اونٹنیاں دیں تھیں وہ حاضر ہوا اور پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور وہ شخص غارِ ثور سے مدینہ شریف کی طرف چلے۔ راستے میں حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے گفتگو فرمائی جس سے وہ بہت متاثر ہوئے اور اسی وقت مسلمان ہوگئے اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے باقی تمام افراد بھی مشرف

www.HaqWaliSarkar.com

بااسلام ہوئے اور پھر وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ہو گئے۔ جب یہ قافلہ مدینہ شریف کے قریب پہنچا تو حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جھنڈا بھی ہونا چاہیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی تو انہوں نے اپنا عمامہ سر سے اتارا اور اس کو اپنے نیزے پر باندھ کر اس کا جھنڈا بنا دیا اور اس جھنڈے کو لہراتے ہوئے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے آگے چلنے لگے۔

یہ قافلہ بارہ ربیع الاول کو پیر کے روز مدینہ شریف پہنچا اور اہلِ مدینہ نے بڑے ہی عشق و محبت اور جوش و خروش سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کیا۔ روایت میں یہ بھی ذکر آتا ہے کہ جب اہلِ مدینہ استقبال کے لیے آئے تو اکثر لوگ پہچان نہ پائے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ جس کی وجہ سے لوگوں کی ایک کثیر تعداد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھتی رہی حتیٰ کہ لوگوں میں اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے آپ رضی اللہ عنہ اپنی چادر سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سایہ کرنے لگے تب سب کو واضح ہوا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں۔

اس کی ایک خاص وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص قرب اور فنا حاصل تھی جس کی وجہ سے ان میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار کی جھلک نظر آتی تھی اور پھر غارِ ثور میں تین دن اور تین راتوں میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص الخاص قربت و فنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ و فیض کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کی ظاہری صورتِ مبارکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ نظر آنے لگی جس کی وجہ سے

www.HaqWaliSarkar.com

اہلِ مدینہ یہ نہ پہچان پائے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کون ہیں۔

مدینہ شریف پہنچنے پر حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں سفید جوڑے ہدیہ کیے اور اجازت لے کر واپس چلے گئے۔

منقبت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے جو کہ شاعر تھے ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے کبھی ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں بھی کچھ کہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے حسان (رضی اللہ عنہ)! مجھے بھی وہ کلام سناؤ میں سنوں گا۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ یوں گویا ہوئے کہ (ترجمہ) وہ غار میں دو میں سے دوسرے تھے جب وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر پہاڑ پر چڑھے تو دشمن نے ان کے اردگرد چکر لگائے اور تمام صحابہ کو معلوم ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شخص کو ان کے برابر شمار نہیں فرماتے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ کلام سن کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے حسان (رضی اللہ عنہ)! تم نے سچ کہا بے شک ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) بالکل ایسے

ہی ہیں جیسے تم نے کہا۔

انگوٹھی پر نام

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک انگوٹھی عطا فرمائی اور حکم ارشاد فرمایا کہ اس پر لا الہ الا اللہ لکھوا کر لے آؤ۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عشق نے یہ بات پسند نہ کی کہ اللہ سبحانہ تقدس کا نام لکھا جائے اور اللہ سبحانہ تقدس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام نہ لکھا جائے لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ نے لکھنے والے کو کہا کہ اس انگوٹھی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انگوٹھی تیار کروا کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں پیش کی۔ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انگوٹھی کو دیکھا تو اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق لکھا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! میں نے تو کہا تھا کہ اس پر لا الہ الا اللہ لکھواؤ لیکن تم نے اتنا زیادہ کیوں لکھوایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں نے پسند نہ کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس کے نام کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک نہ لکھا جائے لہٰذا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک بھی ساتھ لکھوا دیا تھا لیکن اپنا نام میں نے نہیں لکھوایا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ابھی اسی پریشانی میں تھے کہ یہ کیسے ہوا کہ اسی دوران جبرائیلِ امین بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا نام اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے میں نے لکھا ہے کیونکہ

www.HaqWaliSarkar.com

جس طرح حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ پسند نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک اللہ سبحانہ تقدس کے نام مبارک سے جدا ہو اسی طرح اللہ سبحانہ تقدس کو بھی یہ بات پسند نہیں کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا نام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک سے جدا کیا جائے۔

امامتِ صحابہ

ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی طرف تشریف لے گئے تا کہ ان کے کسی جھگڑے کی صلح کرا دیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہاں کچھ دیر ہو گئی۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے تو میں اقامت کہہ دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ٹھیک ہے، پس حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے تو اسی دوران حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لے آئے اور صفوں میں داخل ہوتے ہوئے پہلی صف میں تشریف لے گئے۔ حضرات صحابہ کرام نے تالی کی آواز سے آپ رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنا چاہا لیکن آپ رضی اللہ عنہ بہت ہی توجہ اور شوق سے نماز ادا فرماتے تھے اس لیے متوجہ نہ ہوئے لیکن جب حضرات صحابہ کرام نے بہت زور زور سے تالیاں بجائیں تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دھیان کیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا علم ہوا۔ لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ فرمایا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے اپنی جگہ کھڑے رہنے کا اشارہ فرمایا مگر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور اللہ سبحانہ تقدس کی حمد و ثنا اور شکر ادا

www.HaqWaliSarkar.com

کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں نماز پڑھاتے رہنے کا حکم ارشاد فرمایا اور پھر پیچھے ہٹے اور صف میں شامل ہو گئے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے تشریف لائے اور نماز پڑھائی، پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! جب میں نے تمہیں کھڑے رہنے کا حکم فرمایا تھا تو کس بات نے تمہیں اپنی جگہ پر قائم رہنے سے منع کیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ابوقحافہ کے بیٹے کو کیا مجال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔

اسی طرح ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کے ایک قبیلے میں صلح کے لیے تشریف لے گئے تو جب نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ نماز کا وقت ہو چکا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود نہیں ہیں۔ میں اذان و اقامت کہتا ہوں کیا آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے اور دریافت کیا کہ کیا آپ لوگ نماز ادا کر چکے ہیں؟ عرض کیا کہ جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کس نے پڑھائی؟ عرض کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے بہت اچھا کیا کیونکہ جس قوم میں ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہوں ان میں ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے سوا کسی اور کو امام بنانا جائز نہیں ہے۔

خلافت کا اشارہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے سے قبل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز میں حضرات صحابہ کرام کی امامت کرنے کا حکم فرمایا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ کے آخری ایام میں کہ جب مرض نے شدت اختیار کرلی اور اس کے باعث تین بار غشی طاری ہوئی جس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمازِ عشاء کے لیے تشریف نہ لا سکے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! وہ رقیق القلب یعنی نرم دل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جگہ کھڑے ہوتے ہی ان پر رقت طاری ہوجائے گی اور رونے کی وجہ سے نماز میں لوگوں کو کچھ سنائی نہ دے گا لہٰذا بہتر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمادیں کہ وہ نماز پڑھادیں، مگر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ چنانچہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم مبارک پر آپ رضی اللہ عنہ نے نمازِ عشاء کی امامت فرمائی اور پھر اس کے بعد مزید تین دنوں کی نمازِ پنجگانہ کی امامت بھی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمائی۔ پھر اگلے دن بروز پیر نمازِ فجر کی امامت بھی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمائی اور اس نماز میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی موجود تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی آخری نماز لوگوں کے ساتھ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

www.HaqWaliSarkar.com

کے پیچھے ادا فرمائی اور اس کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس دنیا سے ظاہری پردہ فرما گئے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضرات صحابہ کرام کی امامت کے لیے مقرر کرنا آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر کیے جانے کا اشارہ تھا۔

رضائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ایک دفعہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ سارا مال حتیٰ کہ گھر کا سامان تک اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رِضا کے لیے خرچ کر دیا تھا اور جسم پر پہننے کے لیے کوئی خاص لباس تک بھی نہ رہا اور جسم پر ایک عبا پہنے ہوئے تھے جس کو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا تھا اور سامنے سے کھلا تھا اور اس کو سامنے سے بند کرنے کے لیے بٹن یا تسمے نہ ہونے کی وجہ سے کانٹوں سے جوڑا ہوا تھا۔ اس وقت جبرائیلِ امین تشریف لائے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ اتنا مالدار ہونے کے باوجود حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عبا پہن کر اسے کانٹوں سے اپنے سینے پر ٹانکا ہوا ہے؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے جبرائیل! انھوں نے اپنا سارے کا سارا مال اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر خرچ کر ڈالا ہے۔

جبرائیلِ امین نے عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سلام فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے راضی ہوں مگر ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے پوچھیں کہ کیا وہ اپنے اس فقر میں بھی مجھ سے راضی ہے یا

www.HaqWaliSarkar.com

ناخوش ہے؟ اس پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس تم پر سلام فرماتے ہیں اور تمہیں ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا تو اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہے یا ناخوش ہے؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو وجد ورقت کی کیفیت طاری ہوگئی اور عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا میں اپنے کریم رب سے ناراض ہوسکتا ہوں؟ میں تو اپنے رب سے مکمل راضی ہوں، میں تو اپنے رب سے مکمل راضی ہوں، میں تو اپنے رب سے مکمل راضی ہوں۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ ایک دن جبرائیلِ امین ایک ایسا جبہ پہنے جس میں کانٹے لگے ہوئے تھے بارگاہِ رسالت میں حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ بھی ایسا ہی لباس پہنیں جیسا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) پہنے ہوئے ہیں۔

سب سے بہادر

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ لوگوں سے پوچھا کہ بتاؤ سب سے بہادر کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضور آپ رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو اپنے برابر والے سے لڑتا ہوں اس طرح میں صرف بہادر ہوا نہ کہ سب سے بہادر۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضور آپ رضی اللہ عنہ ہی ارشاد فرمائیے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ بدر کے دن ہم نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

www.HaqWaliSarkar.com

کیلئے سائبان بنایا اور آپس میں مشورہ کیا کہ کون آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اور نگہداشت کیلئے فرائض سرانجام دے گا تاکہ کوئی کافر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ نہ کردے۔ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم ہم میں سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھا صرف حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ننگی تلوار لے کر تشریف لائے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھڑے ہوگئے اور پھر ہم نے دیکھا کہ کسی کافر کو جرأت نہ ہوئی کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب بھی جائے اور اگر کوئی کافر اتنی جرأت کرتا تو وہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منہ کی کھاتا۔ اس لیے ہم سب سے زیادہ بہادر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔

اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک دفعہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام کو مال صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اتفاق سے اس وقت میرے پاس کافی مال تھا لہٰذا میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کسی دن کسی عمل میں سبقت لے جاسکتا ہوں تو وہ آج لے جاؤں گا اور پھر وہ اپنے مال میں سے آدھا مال لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضرِ خدمت ہوئے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آدھا مال گھر والوں کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔

اتنے میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضرِ خدمت ہوئے اور اپنا سارے کا سارا مال واسباب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں

پیش کر دیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں، میں گھر والوں کے لیے اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر آیا ہوں اور میرے لیے اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کافی ہیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کسی بھی بات میں کبھی بھی سبقت نہیں لے سکتا۔

تین خواہشات

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے دنیا میں تین چیزیں محبوب ہیں۔ پہلی خوشبو، دوسری نیک عورت جو نیکی پر مدد کرنے والی ہو اور تیسری نماز جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری بھی تین خواہشیں ہیں۔ پہلی یہ کہ ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ پُرنور کی زیارت کرتا رہوں، دوسری یہ کہ ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مال و دولت نثار کرتا رہوں اور تیسری یہ کہ میری بیٹی عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو اپنی زوجیت میں قبول فرمالیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی ان تینوں خواہشات کو پورا فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اپنی زوجیت میں قبول فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے بے انتہا محبت فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کا مال اپنی

www.HaqWaliSarkar.com

بارگاہ میں قبول فرمایا اور اس کو اس طرح استعمال فرماتے تھے جیسے اپنا مال ہو اور سب سے زیادہ فائدہ اور نفع آپ رضی اللہ عنہ کے مال سے پہنچا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی ایسی قربت سے نوازا کہ ساری زندگی سفر و حضر اور ہجرت و غار میں آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ رہے حتیٰ کہ قبر شریف میں بھی سب سے زیادہ قریب آپ رضی اللہ عنہ ہیں اور روزِ حشر اور جنت میں بھی سب سے زیادہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قرب اور ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوگا۔

آپ رضی اللہ عنہ کی استقامت

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب اس دنیا سے ظاہری وصال فرمایا تو سارے کے سارے حضرات صحابہ کرام کی کیفیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جدائی کے صدمے کی وجہ سے بہت غمزدہ تھی اور وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ پا رہے تھے اور سب کی عجیب کیفیات تھیں حتیٰ کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے صحابی بھی اپنے آپ کو نہ سنبھال پائے اور ننگی تلوار لے کر پھرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وصال فرما گئے ہیں تو میں اس تلوار سے اس کا سر قلم کردوں گا۔ چونکہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سب سے زیادہ عشق و محبت اور قربِ خاص حاصل تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہری وصال مبارک کا درد اور غم تمام حضرات صحابہ کرام میں سب سے زیادہ آپ رضی اللہ عنہ ہی کو تھا لیکن زندگی کے اس سب سے زیادہ نازک ترین اور مشکل ترین موقع پر صرف اور صرف حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی

www.HaqWaliSarkar.com

شخصیت تھی جنہوں نے اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص توجہ اور عطا سے اپنے آپ کو سنبھالے رکھا اور حضرات صحابہ کرام کو بھی سنبھالا۔ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری وصال مبارک کی خبر آپ رضی اللہ عنہ کو ملی تو آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ مبارکہ کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار مبارک کو بوسہ دیا اور پھر حجرہ مبارک سے باہر آ کر مسجدِ نبوی کے منبر پر کھڑے ہوئے اور حضرات صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ

''اے لوگو! جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوجتا تھا اسے معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو انتقال کر گئے ہیں لیکن جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کی عبادت کرتا ہے تو یقیناً اللہ سبحانہ تقدس زندہ ہے اور اس کو کبھی موت وارد نہ ہوگی۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی، ترجمہ ''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے۔ اگر دوسرے رسولوں کی طرح محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی وفات پا جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو اپنی ایڑیوں کے بل پھرے گا تو وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور عنقریب اللہ شکر گزار بندوں کو جزائے خیر دے گا (سورۃ اٰل عمران۔ آیت 244)''۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گفتگو کے ذریعے اللہ سبحانہ تقدس نے حضرات صحابہ کرام کے دلوں میں اس صدمے کو برداشت کرنے کی قوت عطا فرمائی اور وہ سب حضرات صحابہ کرام جو اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھے تھے ان میں اپنے آپ کو سنبھالنے کی قوت پیدا ہوئی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کانوں نے بھی جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ سنے تو وہ بھی اپنے ہوش وحواس میں آئے

www.HaqWaliSarkar.com

اور انہیں یقین ہوا کہ واقعی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہری وصال فرما چکے ہیں مگر ان کی ٹانگیں بے جان ہو گئیں اور وہ بے سدھ ہو کر زمین پر گر پڑے۔

لٰہذا یہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صبر و استقامت کی انتہا تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس نازک موقع پر خود کو اور تمام حضرات صحابہ کرام کو سنبھالا اور یہ شرف بھی آپ رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا۔

لوگوں کی خدمت

مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد بھی حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اخلاقِ حسنہ میں کوئی فرق نہیں آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ خلافت سے پہلے کئی بے سہارا لوگوں کے گھروں کا کام بھی کر دیا کرتے تھے اور ان کی بکریوں کا دودھ بھی دوھ (نکال) دیا کرتے تھے اور جب آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو قبیلے کی ایک لڑکی نے کہا کہ اب حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امیر المومنین بن گئے ہیں لٰہذا ہماری بکریوں کا دودھ نہیں دوہیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں تمہاری بکریوں کا دودھ ضرور دوہا کروں گا کیونکہ خلافت میرے سابقہ اخلاقِ حسنہ میں کچھ تبدیلی نہیں لا سکتی اور آپ رضی اللہ عنہ خلافت کے بعد بھی اپنے قبیلے کی بکریوں کا دودھ دوہتے رہے۔

اسی طرح حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت سے قبل حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اطراف مدینہ میں ایک نابینا بڑھیا کے ہاں پانی لانے اور دیگر

www.HaqWaliSarkar.com

کاموں کے لئے روزانہ آتے تھے۔ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منصبِ خلافت سنبھالا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آنے سے قبل ہی اس بوڑھی عورت کے سب کام ہو چکے ہوتے تھے جس سے ان کو بہت حیرانگی اور پریشانی ہوئی کہ آخر مجھ سے پہلے یہ کام کون کر جاتا ہے؟ لہٰذا انہوں نے معلوم کرنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جو مجھ سے پہلے اس نابینا عورت کے گھر کے تمام کام کر جاتے ہیں۔

وصالِ مبارک

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پردہ فرمانے سے قبل جب بیمار ہوئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آج کون سا دن ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ پیر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کس دن پردہ فرمایا تھا؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ پیر کے دن۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آج اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میرے جسم پر جو کپڑا ہے اس کو دھو دینا اور دو کپڑے مزید ساتھ ملا کر کفن تیار کر دینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یہ تو پرانے کپڑے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نئے کپڑے میت کے مقابلے میں زندہ کے لئے زیادہ مناسب ہیں۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حیاتِ طیبہ کے آخری لمحات میں حاضر تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! جب میرا انتقال ہوجائے تو مجھے بھی اسی مبارک برتن سے غسل دینا جس برتن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو غسل دیا گیا تھا اور غسل وکفن اور جنازے کے معاملات سے فارغ ہوکر مجھے بارگاہِ رسالت میں لے جانا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ اقدس کے دروازے کے باہر رکھنا اور یوں اجازت طلب کرنا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام ہو، ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہیں۔ اگر روضہ اقدس کا دروازہ خودبخود کھل جائے تو مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پہلو میں دفن کردینا اور اگر دروازہ نہ کھلے تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان جنت البقیع میں دفن کردینا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتقال سے قبل یہ وصیت فرمائی تھی کہ مجھے میری زوجہ حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا غسل دیں۔

چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تریسٹھ (63) برس کی عمر میں پیر اور منگل کی درمیانی رات مغرب اور عشاء کے درمیان اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ وصیت کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو غسل دیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو وصیت کے مطابق ہی کفن پہنایا گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کو اس مبارک چارپائی پر لٹایا گیا جس پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آرام فرمایا کرتے تھے جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تھی۔

آپ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبرِ انور اور منبر شریف کے درمیان حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

پھر وصیت کے مطابق حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

www.HaqWaliSarkar.com

درِ اقدس پر حاضر ہوئے اور اجازت طلب کی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جیسے ہی میرے الفاظ مکمل ہوئے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہِ اقدس کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور اندر سے آواز آئی کہ محبوب کو محبوب سے ملا دو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پہلو مبارک میں رات ہی میں دفن کیا گیا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لحد مبارک میں اتارا۔

www.HaqWaliSarkar.com

چند خصائص مبارکہ

1 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی صاحبِ عزت وشرافت تھے اور ہر طرح کے عیب اور گناہوں سے دور تھے لہٰذا جاہلیت کے زمانہ میں بھی کبھی بت پرستی، بے حیائی، شراب نوشی، بدکلامی، لڑائی جھگڑے اور بداخلاقی میں مبتلا نہ ہوئے۔ اس کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں ابتدائے جوانی سے ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہت گہری دوستی اور تعلقات تھے۔

2 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے ہیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصدیق فرمانے والے اور سچا جاننے والے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی ہچکچاہٹ اور سوچ بچار کے فوراً اسلام قبول کرلیا۔

3 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دینِ حق کی انفرادی خفیہ تبلیغ فرمائی اور جس دن اسلام قبول کیا اسی دن سے تبلیغِ دین کا کام شروع فرمادیا لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ پہلے مبلغِ اسلام بھی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے سب سے پہلے اپنے اسلام کا اظہار کیا اور اس کو اعلانیہ طور پر سب کے سامنے بیان کیا اور اس موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا، یوں آپ رضی اللہ عنہ اسلام کے سب سے پہلے خطیب بھی ہوئے۔

www.HaqWaliSarkar.com

4 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں مسجد (نماز پڑھنے کی جگہ) بنائی۔

5 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے رب نے آپ رضی اللہ عنہ کا لقب مبارک ''صدیق'' آسمان سے نازل فرمایا اور اس کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو ''عتیق'' کا لقب مبارک عطا ہوا۔ یہ دونوں القابات کسی اور صحابی کو عطا نہیں ہوئے۔

6 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو حضرات انبیاء کرام کے بعد تمام انسانوں اور تمام حضرات صحابہ کرام سے سب سے افضل ارشاد فرمایا لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ تمام انبیاء و مرسلین کے بعد افضل البشر ہیں۔

7 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قربت حاصل تھی اور اسلام قبول کرنے کے بعد اللہ سبحانہ تقدس نے آپ رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ظاہری قرب اور ساتھ بھی عطا فرما دیا لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ ہر موقع پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ رہے اور اب قبر شریف میں بھی سب سے قریب ہیں اور روزِ حشر اور جنت میں بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوں گے۔ اسی لیے آپ رضی اللہ عنہ کو ''رفیقِ محمد'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

8 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی اور آپ رضی اللہ عنہ ہی حضورِ اقدس

www.HaqWaliSarkar.com

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے رفیقِ ہجرت ہیں۔ اس کے علاوہ اسی ہجرت کے سفر میں غارِ ثور میں قیام فرمایا جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کو یارِ غار ہونے کی فضیلت اور لقب ملا۔ اس کے علاوہ غارِ ثور کے سفر میں آپ رضی اللہ عنہ کو یہ خاص شرف بھی حاصل ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اپنے کندھوں پر اُٹھایا اور غارِ ثور تک گئے اور یہ فضیلت کسی اور کو نصیب نہ ہوئی۔

9 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے وزیرِ خاص ہیں اور حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تمام اُمور میں آپ رضی اللہ عنہ سے مشاورت فرمایا کرتے تھے۔

10 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اسلام کی معاونت کرنے والے ہیں کیونکہ اسلام لاتے ہی آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال چالیس ہزار درہم اسلام کی معاونت پر خرچ کر دیا۔

11 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جبرائیلِ امین کی حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ ہونے والی گفتگو اور سرگوشی سنا کرتے تھے لیکن جبرائیلِ امین کو دیکھا نہیں کرتے تھے۔

12 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ جتنی تعریف وتوصیف حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور دیگر حضرات صحابہ کرام نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیان کی کسی اور صحابی کی نہیں کی۔

13 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے آپ رضی اللہ عنہ کو حج کا امیر بنا کر بھیجا اور آپ ہی سب سے پہلے امیر الحج بنے۔

www.HaqWaliSarkar.com

14 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام حضرات صحابہ کرام کی موجودگی میں آپ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور صحابی کو یہ شرف حاصل نہیں لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ تمام حضرات صحابہ کرام کے امام ہیں۔

15 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ خلیفۂ اول ہیں یعنی سب سے پہلے خلیفہ اور امیر المؤمنین ہیں اور سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خلیفہ کہہ کر پکارا گیا۔

16 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے قرآنِ پاک کو مجلد شکل میں جمع فرمایا اور اس کو مصحف کا نام دیا۔

www.HaqWaliSarkar.com

فرموداتِ عالیہ

1 جب حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! میں تمہارا حاکم بنایا گیا ہوں حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں نیک کام کروں تو تم لوگ میری مدد کرو اور اگر میں غلط کام کروں تو مجھے سیدھا کردو۔ سچائی امانت ہے اور جھوٹ خیانت ہے۔ تم میں جو ضعیف ہے وہ میرے نزدیک طاقتور ہے اور میں اس کا حق دلوا کر چھوڑوں گا اور تم میں جو طاقتور ہے وہ میرے نزدیک ضعیف ہے میں اس سے حق لیکر چھوڑوں گا، ان شاء اللہ تعالیٰ! جو قوم جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ دیتی ہے اللہ سبحانہ تقدس اس پر ذلت و رسوائی نازل کرتا ہے اور جس قوم میں کوئی برائی شائع ہو جاتی ہے اللہ سبحانہ تقدس اس قوم پر مصائب و آلام بھیجتا ہے۔ تم میری اطاعت کرو جب تک میں اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کروں اور اگر میں اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی کروں تو میری اطاعت تم پر واجب نہیں۔

2 حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک پرندے کو درخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اے پرندے! خوش رہو۔ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! کاش میں تیری مانند ہوتا کہ تو درخت پر بیٹھتا ہے، پھل کھاتا ہے پھر اُڑ جاتا ہے اور تجھ پر کوئی حساب کتاب نہیں۔ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! کاش میں انسان ہونے کی بجائے راستے کا ایک طرف کا درخت ہوتا اور کوئی اونٹ میرے پاس سے گزرتا، مجھے پکڑ کر اپنے منہ میں ٹھونس لیتا، پھر چبا کر

www.HaqWaliSarkar.com

نگل لیتا اور بعد میں مینگنیوں کی شکل میں نکال دیتا۔

3 جب لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے تو آپ رضی اللہ عنہ یوں فرماتے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! تو میرا حال میری نسبت بہتر جانتا ہے اور میں اپنا حال ان لوگوں کی نسبت بہتر جانتا ہوں، اے اللہ سبحانہ تقدس! تو مجھے بہتر بنادے اس سے جو وہ گمان کرتے ہیں اور میرے وہ گناہ بخش دے جو اُن کو معلوم نہیں اور جو وہ کہتے ہیں اس پر مجھے گرفت نہ کر۔

4 جب کسی شخص کو دنیا کی زینت پر ناز اور غرور آجاتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو دشمن رکھتا ہے یہاں تک کہ اس زینت کو چھوڑ دے۔

5 اے انسانوں کے گروہ! اللہ سبحانہ تقدس سے حیا کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب میں قضائے حاجت کے لیے جنگل میں جاتا ہوں تو اللہ سبحانہ تقدس سے حیا کی وجہ سے میں اپنا سر ڈھانپ لیتا ہوں۔

6 آپ رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو ہاتھ سے پکڑ کر فرمایا کرتے تھے کہ اسی زبان نے مجھے ہلاکت کی جگہوں میں ڈال دیا ہے۔

7 اپنے ہمسایہ سے جھگڑا نہ کرو کیونکہ نیکی رہ جائے گی اور لوگ چلے جائیں گے۔

8 موت کا حریص بن کہ تجھے حیات نصیب ہوگی اور صبر کے ساتھ کوئی مصیبت نہیں اور بے صبری سے کوئی فائدہ نہیں۔ موت اپنے مابعد سے آسان اور ماقبل سے سخت ہے۔

9 وہ لوگ ذلیل ہو گئے جنہوں نے اپنی حکومت ایک عورت کے ہاتھ میں دے دی۔

10 اس قول میں کوئی خوبی نہیں ہے جس سے رضائے الٰہی مراد نہ ہو اور اس مال میں کوئی خوبی نہیں جو راہِ الٰہی میں خرچ نہ کیا جائے اور اس شخص میں کوئی خوبی نہیں جس کی

www.HaqWaliSarkar.com

جہالت اس کے علم پر غالب ہو اور اس شخص میں کوئی خوبی نہیں جو ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈرتا ہو اور اللہ سبحانہ تقدس تیرے باطن کا حال دیکھ رہا ہے جیسا کہ ظاہر کا حال دیکھ رہا ہے۔

11 اللہ سبحانہ تقدس رحم کرے اس مرد پر جس نے اپنی جان سے اپنے بھائی کی مدد کی۔

12 جب تجھ سے کوئی نیکی فوت ہو جائے تو اس کا تدارک کر اور اگر کوئی بدی تجھے آ گھیرے تو اس سے بچ جا اور لوگوں میں اللہ سبحانہ تقدس کا سب سے زیادہ فرمانبردار بندہ وہ ہے جو گناہ کا سب سے زیادہ دشمن ہو۔

13 ہم ایک حرام میں پڑنے کے خوف سے ستّر (70) حلال چھوڑ دیا کرتے تھے۔

14 جو شخص بغیر توشہ کے قبر میں جائے اس نے گویا بغیر کشتی کے سمندر میں سفر کیا۔

15 شہوت کے سبب سے بادشاہ غلام بن جاتے ہیں اور صبر سے غلام بادشاہ بن جاتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا کے قصے پر غور کرو۔

16 جس شخص نے گناہوں کو ترک کیا اس کا دل نرم ہو گیا اور جس نے حرام ترک کیا اس کا فکر و اندیشہ صاف ہو گیا اور جس نے خالص اللہ سبحانہ تقدس کی محبت کا مزہ چکھ لیا وہ اس کو دنیا کی طلب سے متنفر کر دے گی اور اس میں رہنے والے تمام انسانوں سے متنفر کر دے گی۔

17 جس شخص میں یہ چار خصلتیں ہوں وہ اللہ سبحانہ تقدس کے برگزیدہ بندوں میں سے ہے۔ پہلی یہ کہ توبہ کرنے والے سے خوش ہو، دوسری یہ کہ گنہگار کے لیے مغفرت طلب کرے، تیسری یہ کہ مصیبت زدہ کے لیے دعا کرے اور چوتھی یہ کہ احسان کرنے والے کی مدد کرے۔

www.HaqWaliSarkar.com

18 ابلیس تیرے آگے کھڑا ہے اور نفس تیرے دائیں طرف اور خواہش نفسانی بائیں طرف اور دنیا تیرے پیچھے اور اعضا تیرے گرد اور اللہ سبحانہ تقدس تیرے اوپر ہے۔ ابلیس تجھے ترکِ دین کی طرف بُلا رہا ہے اور نفس معصیت کی طرف اور خواہشِ نفسانی شہوتوں کی طرف اور دنیا آخرت کو چھوڑ کر اسے (دنیا) اختیار کرنے کی طرف اور اعضا گناہوں کی طرف اور اللہ سبحانہ تقدس جنت و مغفرت کی طرف بُلا رہا ہے۔ پس جس نے ابلیس کی بات سنی اس کا دین جاتا رہا، جس نے نفس کی بات سنی اس کی روح جاتی رہی، جس نے ہوائے نفس کی بات سنی اس کی عقل جاتی رہی، جس نے دنیا کی بات سنی اس سے آخرت جاتی رہی، جس نے اعضا کی بات سنی اس سے بہشت جاتی رہی اور جس نے اللہ سبحانہ تقدس کی بات سنی اس سے تمام برائی جاتی رہی اور اس نے تمام نیکی کو حاصل کر لیا۔

19 عبادت گزار تین قسم کے ہیں اور ہر قسم کی علامات ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ ایک قسم کے عبادت گزار وہ ہیں جو اللہ سبحانہ تقدس کے خوف سے عبادت کرتے ہیں اور دوسرے وہ ہیں جو اللہ سبحانہ تقدس کی امید سے عبادت کرتے ہیں اور تیسرے وہ ہیں جو صرف اللہ سبحانہ تقدس کی محبت میں عبادت کرتے ہیں۔

20 جس نے صبح کی نماز پڑھی اللہ سبحانہ تقدس کی ذمہ داری میں آ گیا۔ اللہ سبحانہ تقدس کی ذمہ داری نہ توڑنا ورنہ منہ کے بل جہنم میں ڈال دیئے جاؤ گے۔

21 اگر تم تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو تو کوئی بعید نہیں کہ تم پر آسانیوں کے دروازے کشادہ کر دیے جائیں حتیٰ کہ تم روٹی اور گھی سے سیراب ہو جاؤ اور جب اللہ سبحانہ تقدس تم پر دنیا کے دروازے کھول دے گا تو اس میں سے صرف اس قدر لینا جتنی ضرورت ہو۔

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور محبتِ اہلِ بیتِ اطہار

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت اور نسبت کی وجہ سے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرات اہلِ بیتِ اطہار سے اپنے گھر والوں اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبت فرمایا کرتے تھے اور ان کا بے حد ادب واحترام فرماتے تھے اور حضرات اہلِ بیتِ اطہار بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت اور نسبت کی وجہ سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بہت زیادہ محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ یہ سلسلہ نہ صرف حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دورِ مبارک میں تھا بلکہ بعد میں بھی قائم رہا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پردہ فرمانے کے بعد بھی آپ دونوں حضرات کے خاندانوں میں جاری رہا اور اسی محبت کی وجہ سے دونوں خاندانوں میں کئی رشتہ داریاں بھی قائم ہوتی رہیں۔ حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ یعنی حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا بھی حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ یوں حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ والدہ کی جانب سے حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نسبت رکھتے ہیں اور اس کے علاوہ حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے روحانی نسبت اور باطنی فیض بھی اپنے نانا حضرت قاسم رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔ اس کے علاوہ حضرات اہل بیتِ اطہار کے گھرانوں

میں اکثر اپنے کسی نہ کسی بچے کا نام حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عقیدت ومحبت میں ابوبکر ضرور رکھا کرتے تھے۔ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

میں نے

حضرات اہل بیتِ اطہار میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں دیکھا جو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عقیدت ومحبت نہ کرتا ہو۔

اس کے علاوہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی حضرات اہل بیتِ اطہار سے اور حضرات اہل بیتِ اطہار حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عقیدت ومحبت رکھا کرتے تھے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ عمر (رضی اللہ عنہ) اہل جنت کے چراغ ہیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی اولاد سے بڑھ کر حضرات اہل بیتِ اطہار سے محبت کیا کرتے تھے اور اکثر جب بھی کوئی نذرانہ یا تحائف آتے تو ان میں سے اپنی اولاد سے دوگنا حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں نذرانہ پیش کیا کرتے تھے۔

بعض لوگ جو اس قسم کی باتیں کرتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضراتِ اہلِ بیتِ اطہار سے کوئی خاص محبت نہ تھی یا کسی قسم کی کوئی رنجش وغیرہ تھی تو یہ بات بالکل غلط ہے بلکہ آپ حضرات اور آپ کے خاندان آپس میں ایک دوسرے سے بہت زیادہ محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ ذیل میں چند واقعات بطورِ تبرکاً تحریر کیے جاتے ہیں کہ ان کو پڑھ کر ان لوگوں کی آپس میں محبت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

دونوں حضرات کے مابین مکالمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بیتِ اقدس پر اتفاقاً اکٹھے حاضر ہوئے تو حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ پہلے آپ رضی اللہ عنہ دروازہ کھٹکھٹائیں تو حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ)! آپ آگے بڑھیں۔

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص پر کیسے سبقت کروں جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا میں نے یہ فرمان سنا ہے کہ اس شخص پر سورج نہ طلوع ہوگا اور نہ غروب ہوگا جو میرے بعد ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے افضل ہو۔

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص پر کیسے سبقت کروں جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے مردوں میں سے بہترین مرد (حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ) کو خیر النساء (حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا) عطا فرمائی ہے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس شخص پر کیسے سبقت کروں جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سینہ کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے سینہ کی طرف دیکھ لے۔

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس شخص پر سبقت نہیں

www.HaqWaliSarkar.com

کروں گا جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حضرت آدم (علیہ السلام) کو، حضرت یوسف (علیہ السلام) اوران کے حسن کو، حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اوران کی نماز کو، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اوران کے زہد کو اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اوران کے خلق کو دیکھنا چاہے تو وہ علی (رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھ لے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دنیا حسرت وندامت کے دن عرصہ محشر میں جمع ہو گی تو اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! آپ رضی اللہ عنہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائیں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یومِ حنین اور خیبر کے دن کھجوروں اور دودھ کا تحفہ دے کر ارشاد فرمایا کہ یہ اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کے لیے تحفہ ہے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تو میری آنکھ ہے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کرسکتا جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے دن علی (رضی اللہ عنہ) جنت کی سواری پر سوار ہو کر آئیں گے اور ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ اے محمد

www.HaqWaliSarkar.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اچھا والد اور اچھا بھائی تھا۔ اچھے والد تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اچھے بھائی حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب ہیں۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو رضوان خازنِ جنان جنت ودوزخ کی چابیاں لے کر حاضر ہوگا اور کہے گا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ جنت اور دوزخ کی کنجیاں لے لیں اور جسے چاہیں جنت میں بھیج دیں اور جسے چاہیں دوزخ میں بھیج دیں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جبرائیلِ امین میرے لیے اللہ سبحانہ تقدس کا سلام لائے اور کہا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتا ہوں تو میں نے سجدہ شکر ادا کیا اور پھر اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ میں فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے محبت کرتا ہوں تو میں نے سجدہ شکر ادا کیا اور پھر اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ میں حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتا ہوں تو میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے ایمان کے ساتھ تمام اہلِ زمین کے ایمان کا وزن کیا جائے تو ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)

www.HaqWaliSarkar.com

کا پلہ بھاری رہے گا۔

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے دن علی (رضی اللہ عنہ) اور ان کی اولاد اور ان کی زوجہ (حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا) جنت کی فربہ سواریوں پر تشریف لائیں گے تو اہل قیامت کہیں گے کہ کیا یہ نبی ہیں؟ منادی ندا کرے گا کہ یہ اللہ سبحانہ تقدس کے حبیب ہیں اور یہ علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب ہیں۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کل قیامت کو اہلِ محشر جنت کے آٹھوں دروازوں پر یہ آواز سنیں گے کہ اے ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! جس دروازہ سے چاہیں جنت میں داخل ہو جائیں۔

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنت میں علی (رضی اللہ عنہ) کا محل میرے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے محلات کے درمیان ہوگا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ آسمانوں پر رہنے والے کروبیان، روحانین اور فرشتے ہر روز ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھتے (زیارت کرتے) ہیں۔

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے متعلق اور اس کے اہلِ بیت کے متعلق اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ

www.HaqWaliSarkar.com

''اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین ویتیم اور اسیر کو۔''

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے متعلق اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''اور وہ (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ (حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) جنہوں نے اس کی تصدیق کی، یہی ڈر والے ہیں۔''

امامُ الانبیاء، سرکارِ دوعالم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حجرہ مبارک کے باہر یہ دونوں حضرات صحابہ کرام ایک دوسرے کی شان وعظمت اور تعریف وتوصیف بیان کرنے کا حق ادا کر رہے تھے اور حجرہ مبارک کے اندر جبرائیل امین حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضرِ خدمت ہو کر بیرون خانہ گفتگو سنا کر عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اللہ سبحانہ تقدس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ ان لمحوں میں ساتوں آسمانوں کے فرشتے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کی پاکیزہ گفتگو اور حسن جواب کے مناظر سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے پاس تشریف لے چلیں اور ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں۔

پس حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور ان دونوں حضرات کو کھڑے دیکھا تو دونوں کی پیشانیوں کو چوم لیا اور ارشاد فرمایا کہ ''قسم ہے اس حق کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی جان ہے اگر تمام سمندر سیاہی کی دواتیں بن جائیں اور درخت قلمیں بن جائیں اور ارض وسماوات پر رہنے والے لکھنا شروع کر دیں تو جب بھی تم دونوں کے فضائل اور اوصاف اور اجر کو بیان کرنے سے عاجز رہیں گے۔''

عقیدت ومحبت

ایک دفعہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ جو ایسے شخص کو دیکھنا چاہے کہ جو لوگوں میں سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں معزز تر اور قریب تر تھا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کا زیادہ ناز اٹھاتے تھے اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے زیادہ حفاظت کرتا تھا تو وہ ان کو دیکھ لے یعنی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو۔

جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو ارشاد فرمایا کہ اگر وہ یہ کہتے ہیں تو یاد رکھو کہ بیشک حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ اللہ سبحانہ تقدس کی طرف رجوع کرنے والے ہیں، وہ امت میں سب سے زیادہ رحیم ہیں، وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارِ غار ہیں اور وہ اپنے مال کے ساتھ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے ہیں۔

اسی طرح ایک بار حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی ایسے انسان کو دیکھنا چاہتا ہے کہ جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو، سب سے زیادہ خصائص نبوت سے فیض یاب ہوا ہو اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب ترین ہو تو وہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو ارشاد فرمایا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اگر میرے بارے میں یہ کہا ہے تو یاد رکھو! وہ انسانوں میں

www.HaqWaliSarkar.com

سب سے زیادہ رحم دل، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارِ غار اور اپنے مال سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ نفع پہچانے والے ہیں۔

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زیارت

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک کی طرف بڑے غور سے دیکھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ علی (رضی اللہ عنہ) کے چہرہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔

اہلِ فضل

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد جمع تھے کہ اتنے میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ تلاش کرنے لگے، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حضرات صحابہ کرام کے چہرے ملاحظہ فرمائے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کون جگہ دیتا ہے؟ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیدھی جانب تشریف فرما تھے اس لیے انہوں نے ایک طرف ہو کر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے جگہ بنائی

www.HaqWaliSarkar.com

اور ان سے کہا کہ اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! یہاں تشریف رکھیے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان بیٹھ گئے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ عمل دیکھ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ خوشی سے دمکنے لگا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! اہلِ فضل کی فضیلت کو اہلِ فضل ہی جانتے ہیں۔“

پل صراط سے گزرنے کا اجازت نامہ

ایک بار حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر مسکرانے لگے تو حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ”میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پل صراط سے وہی گزرے گا جس کو علی (رضی اللہ عنہ) تحریری اجازت نامہ دیں گے۔ یہ سن کر حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ بھی مسکرا دیئے اور عرض کرنے لگے کہ کیا میں آپ رضی اللہ عنہ کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے بیان کردہ خوشخبری نہ سناؤں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! پل صراط سے گزرنے کا تحریری اجازت نامہ صرف اسی کو دینا جو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے والا ہوگا یعنی پل صراط سے وہی شخص کامیابی سے گزر سکے گا جس کے دل میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ اور

www.HaqWaliSarkar.com

حضرات صحابہ کرام کا ادب اور محبت ہوگی اور جو ان حضرات سے محبت نہیں رکھتا ہوگا وہ پل صراط پار نہیں کر سکے گا اور جہنم میں گر جائے گا۔

شہزادی کونین رضی اللہ عنہا کا نمازِ جنازہ

حضرت سیدنا جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی شہزادی کونین خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ میں تشریف لائے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کے لیے فرمایا تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین ! آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ ہیں، میں آپ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں نماز نہیں پڑھاؤں گا۔ پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مشورہ

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ سے باخوبی آگاہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرتدین کے خلاف جنگ کرنے کے لیے تلوار

www.HaqWaliSarkar.com

لے کر گھوڑے پر سوار ہوئے تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی لگام تھام لی اور عرض کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ! میں بھی آپ رضی اللہ عنہ سے وہی بات کہوں گا جو بات حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنی تلوار نیام میں کرلیں اور ہمیں اپنی جان کے خطرے سے نہ ڈرائیں اور مدینہ واپس لوٹ جائیں کیونکہ اگر آپ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو ہمارا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ یہ سن کر آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے۔

اہلِ بیتِ اطہار سے رشتہ داری

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کی وجہ سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حضرات اہلِ بیتِ اطہار سے اور حضرات اہلِ بیتِ اطہار کی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جو محبت تھی، اس محبت کی وجہ سے ان دونوں گھرانوں میں کئی رشتہ داریاں بھی قائم ہوئیں جن میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں۔

1. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا کو نو سال اور پانچ ماہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت نصیب رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے بے حد محبت فرمایا کرتے تھے بلکہ صحابہ کرام نے جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ محبت کس سے فرماتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے۔ پھر صحابہ کرام نے عرض کیا کہ مردوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے فرماتے ہیں تو آپ

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے والد سے (یعنی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے)۔

2 حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا یہ دونوں والدہ کی طرف سے بہنیں تھیں۔ان کی والدہ محترمہ کا نام ہند بنت عوف ہے اور انہیں خولہ بنت عوف بھی کہا جاتا ہے۔یوں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ہم زلف بھی ہیں۔

3 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جن کا نکاح حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ہوا، اُن کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حضرت ام الحسن رضی اللہ عنہا کا نکاح فرمایا۔یوں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے داماد ہیں۔

4 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں جن کی والدہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہیں۔حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پردہ فرمانے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نکاح فرمایا۔یوں حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سگے بیٹے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سوتیلے بیٹے ہیں۔

5 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت شہر بانو رضی اللہ عنہا دونوں سگی بہنیں تھیں اور یوں یہ دونوں حضرات سوتیلے بھائی ہونے کے علاوہ آپس میں ہم زلف بھی ہوئے

اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بہوئیں آپس میں سگی بہنیں تھیں۔

6 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ تھے جن کی صاحبزادی حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا سے حضرت سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے نکاح فرمایا اور حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں۔ یوں حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نسب کے لحاظ سے والدہ کی جانب سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نسبت رکھتے ہیں اور والد کی جانب سے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نسبت رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی روحانی نسبت بھی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے باطنی فیض اپنے نانا حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا اور ان سے بیعت ہوئے اور اسی لیے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دومرتبہ پیدا ہوا ہوں۔

7 حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پوتی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں اُن سے حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے نکاح فرمایا۔ یوں حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے داماد ہوئے۔

www.HaqWaliSarkar.com

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں پیارے پیارے

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں پیارے پیارے
ہیں جان و دل سے بڑھ کے وہ پیارے

امانت ، دیانت ، شرافت ، شجاعت
صداقت ، رفاقت یہ وصف تمہارے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر وہ محبوب و محرم
نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ آنکھوں کے تارے

سفر میں حضر میں غار و قبر میں
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی قربت میں لمحے گزارے

نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ کر خوش ہوئے تھے
بنے مقتدی جو صحابہ تمہارے

بعد انبیاء کے مقام ان کا اعلیٰ
نہیں کوئی ثانی زمانے میں سارے

کہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنا احسان ان کا
کہ اللہ ہی ان کا تو بدلہ اتارے

یہ دنیا ہمیشہ ہی دھتکارتی ہے
مگر مل گئے ہیں تمہارے سہارے

www.HaqWaliSarkar.com

یہی آرزو ہے بڑا ہی کرم ہو
وہ کہہ دیں ارے او غلامؔ ہمارے

وہ محفل میں آتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

وہ محفل میں آتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
یوں محفل سجاتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

وہ سارے صحابہ کھڑے مقتدی ہیں
امامت کراتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

جہاں پر بھی دیکھیں وہ نقش کف پا
وہیں سر جھکاتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

یہ عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقصد زندگی ہے
سبھی کو بتاتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بنے دو جہاں میں رفیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ اعزاز پاتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

وہ کیسا تھا منظر کہ کاندھوں پہ اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اٹھاتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بعد انبیاء کے ہوئے سب سے افضل
مقام ایسا پاتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

www.HaqWaliSarkar.com

میرے دل میں نور و سرور آ رہا ہے
یہ فیض لٹاتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مستی میں بے خود نگاہیں ہیں ان کی
نظر سے پلاتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

جو خواجہ کا نوکر ہو اس کو قسم سے
وہ اپنا بناتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

میرے سر گناہوں کا ہے بوجھ پھر بھی
کرم ہی لٹاتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

وہ چاہے ہو میری طرح سب سے بدتر
اسے بھی نبھاتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

میرے دل میں آگ ہے جو خواہشوں کی
اسے بھی بجھاتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بجھا نہ سکا اس کو دنیا میں کوئی
دیا جو جلاتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

وہ خواجہ کے منگتوں کو خوابوں میں اکثر
زیارت کراتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

میں ہر دم کہوں ہے کرم مجھ پہ بے حد
غلام بناتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

www.HaqWaliSarkar.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں احادیث

1 اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہوتا (ترمذی)۔ 2 تم سے پہلی امت میں الہام والے لوگ تھے تو اگر میری امت میں کوئی ہے تو وہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہیں (متفق علیہ)۔ 3 اللہ سبحانہ تقدس نے عمر کی زبان پر حق رکھ دیا ہے جسے وہ بولتے ہیں (ابوداؤد)۔ 4 جب میں سو رہا تھا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ مجھ پر پیش کئے جارہے ہیں جن پر قمیصیں ہیں۔ بعض وہ ہیں جو پستان تک پہنچتی ہیں، بعض اس سے بھی کم اور مجھ پر عمر (رضی اللہ عنہ) ابن خطاب پیش کئے گئے اس حال میں کہ ان پر وہ قمیص ہے جسے وہ کھینچ رہے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دین (متفق علیہ)۔ 5 جب میں سو رہا تھا تو میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے پی لیا حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ سیرابی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے اور پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر (رضی اللہ عنہ) ابن خطاب کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے اس سے کیا تعبیر لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علم (متفق علیہ)۔ 6 اے عمر (رضی اللہ عنہ)! جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے (متفق علیہ)۔ 7 اے اللہ سبحانہ تقدس! خصوصاً عمر (رضی اللہ عنہ) ابن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما (ابن ماجہ)۔ 8 بے شک اللہ سبحانہ تقدس نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے دل اور زبان پر حق

www.HaqWaliSarkar.com

کو جاری فرما دیا (ترمذی)۔ 9 پہلی امتوں میں محدث (جن سے رب گفتگو فرماتا ہے) ہوتے تھے اور میری امت میں اگر کوئی محدث (جن سے رب گفتگو فرماتا) ہے تو وہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہے (بخاری)۔ 10 روزِ قیامت سب لوگ جمع ہوں گے، عمر (رضی اللہ عنہ) بن خطاب ایک جگہ کھڑے ہوں گے۔ ان کے پاس کوئی چیز آئے گی جوان کی ہم شکل ہوگی اور کہے گی کہ اے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس آپ کو میری طرف سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ وہ پوچھیں گے تم کون ہو؟ وہ کہے گی کہ میں اسلام ہوں۔ اے عمر (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس آپ کو بہتر جزا عطا فرمائے۔ اس کے بعد ندا آئے گی کہ خبردار! عمر (رضی اللہ عنہ) ابن خطاب سے پہلے کسی کو اعمال نامہ نہ دیا جائے چنانچہ آپ (رضی اللہ عنہ) کو سیدھے ہاتھ میں اعمال نامہ دے کر جنت کی طرف روانہ کر دیا جائے گا (الریاض النضرۃ)۔ 11 کل بروزِ قیامت سب سے پہلے حق عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کو سلام کرے گا اور ان کے ساتھ مصافحہ کرے گا اور سب سے پہلے ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو جنت میں داخل فرمائے گا (ابن ماجہ)۔ 12 روزِ قیامت ندا آئے گی کہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ تو آپ کو پیش کیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ اے ابو حفص! یہ تمہارا اعمال نامہ ہے چاہو تو پڑھو اور چاہو تو رہنے دو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پھر اسلام کہے گا کہ یہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہیں جنہوں نے دنیا میں مجھے معزز کیا لہٰذا اے اللہ سبحانہ تقدس! تو انہیں قیامت کے دن معزز فرما۔ اس کے ساتھ ہی آپ کو ایک نورانی اونٹنی پر بٹھایا جائے گا اور دو ایسے جبے پہنائے جائیں گے کہ اگر ان میں سے ایک بھی دنیا میں کھول دیا جائے تو اس کی مہک سے سارا جہاں معطر ہو جائے۔ آپ کی سواری کے آگے ستر ہزار جھنڈے لہراتے چلے جا رہے ہوں گے اور پھر آواز دی جائے

www.HaqWaliSarkar.com

گی کہ یہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہیں اے قیامت والو! انہیں پہچان لو (الریاض النضرۃ)۔ 13 عمر (رضی اللہ عنہ) ابن خطاب جنتی ہیں (صحیح ابن حبان)۔ 14 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے (ترمذی)۔ 15 عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) جنت کے لیے آفتاب ہیں (تاریخ ابن عساکر)۔ 16 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں سونے اور جواہرات سے بنا ہوا ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ کہا گیا کہ یہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کا محل ہے۔ تو میں نے اس میں داخل ہونا چاہا مگر اے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ)! مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غیرت کھاؤں گا (بخاری)۔ 17 میں نے جنت میں ایک محل دیکھا تو میں نے کہا کہ یہ کس کا ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ ایک قریشی نوجوان کا ہے۔ میں نے پوچھا کہ وہ قریشی نوجوان کون ہے؟ تو کہا گیا کہ وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ابن خطاب ہیں (احمد)۔ 18 جب تک یہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) تمہارے درمیان موجود ہے تمہیں کوئی فتنہ نہیں پہنچے گا (یعنی فتنوں کے دروازے کو تالا لگا رہے گا) (تاریخ ابن عساکر)۔ 19 میرے پاس جبرائیلِ امین آئے تو میں نے انہیں کہا کہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کی فضیلت اور اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں ان کی قدرومنزلت بیان کرو۔ وہ کہنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں حضرت نوح (علیہ السلام) کی عمر جتنا وقت آپ کے پاس بیٹھوں تو بھی حضرت سیّدنا عمر

www.HaqWaliSarkar.com

فاروق (رضی اللہ عنہ) کے فضائل اور اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں ان کا مقام ومرتبہ بیان نہیں کرسکتا اور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اسلام دو مرتبہ روئے گا، ایک تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت پر اور دوسری مرتبہ حضرت سیّدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کی رحلت پر (تاریخ ابن عساکر، مسند ابو یعلیٰ، الریاض النضرۃ)۔ 20 جس نے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے محبت کی اس کا دل ایمان سے معمور کردیا جائے گا (الریاض النضرۃ)۔ 21 عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کے غضب سے بچا کرو کیونکہ ان کی ناراضگی پر اللہ سبحانہ تقدس بھی ناراض ہوجاتا ہے (جمع الجوامع)۔ 22 جس نے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا (الشفاء، معجم الاوسط)۔ 23 وہ شخص عرب کے شہیدوں کا سردار ہے اور جب تک وہ زندہ رہے گا تو عزت سے زندہ رہے گا اور جب وہ رحلت پائے گا تو شہادت سے رحلت پائے گا۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ شخص کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) ابن خطاب (المعجم الاوسط)۔ 24 میں بلاشبہ دیکھ رہا ہوں کہ جِنّات کے شیاطین اور انسان کے شیاطین بھی میرے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کے خوف سے بھاگتے ہیں (مشکوٰۃ)۔ 25 عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے ہوں اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) جس جگہ بھی ہوتے ہیں حق ان کے ساتھ ہوتا ہے (مدارج النبوۃ)۔ 26 جس شخص نے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی رکھی اور جس نے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور اللہ سبحانہ تقدس نے عرفہ والوں پر عموماً اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) پر خصوصاً فخر ومباہات کی ہے اور جتنے حضرات انبیاء کرام دنیا میں

www.HaqWaliSarkar.com

معبوث ہوئے ہیں ہر نبی کی امت میں ایک محدث (جن سے رب گفتگو فرماتا ہے) ضرور ہوتا ہے اور اگر کوئی محدث (جن سے رب گفتگو فرماتا ہے) میری امت میں ہے تو وہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! محدث (جن سے رب گفتگو فرماتا ہے) کون ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کی زبان سے ملائکہ بات کریں وہ محدث ہوتا ہے (**المعجم الاوسط**)۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان میں احادیث

1 حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب لشکرِ عسرت (تنگی کا لشکر) کو سامان دیا تو (اس کے علاوہ) اپنی آستین میں ہزار اشرفیاں لائے اور انہیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گود میں ڈال دیا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی گود میں ان کو اُلٹ پلٹ فرما رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ آج کے بعد سے عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کو کوئی عمل جو وہ کریں گے نقصان نہ دے گا (**احمد**)۔ 2 اللہ سبحانہ تقدس عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے کہ ان سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں (**ترمذی**)۔ 3 عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) بہت زیادہ حیا والے ہیں (**مسلم**)۔ 4 ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد کی خوشی میں) احد کانپنے لگا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پر پاؤں مار کر ارشاد فرمایا کہ احد رک جا! تیرے اوپر (اس وقت) ایک نبی (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

www.HaqWaliSarkar.com

بذاتِ خود)، ایک صدیق (حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور دو شہید (حضور سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ) ہیں (بخاری)۔ 5 ایک دفعہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضرِ خدمت ہوئے اور پاس آنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان (حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ) کے لیے دروازہ کھول دو اور جنت کی خوشخبری دے دو (بخاری)۔

6 ہم عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کو اپنے باپ دادا ابرہیم (علیہ السلام) سے بہت مشابہ پاتے ہیں (ابن عساکر)۔ 7 اے عثمان غنی (رضی اللہ عنہ)! اگر کوئی ہماری تیسری بیٹی ہوتی تو ہم (اس کو بھی) آپ سے بیاہ دیتے (احمد، مجمع الزوائد)۔ 8 میں اس شخص (حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ) سے کیوں حیا نہ کروں جس سے اللہ سبحانہ تقدس کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں (مسلم)۔ 9 یقیناً وہ عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) میرے صحابی ہیں اور اخلاق میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں (مجمع الزوائد)۔ 10 سب سے حقیقی حیا کرنے والا عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) ہے (ترمذی، ابن ماجہ)۔ 11 اے عثمان غنی (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس آپ کو خلافت کی قمیص پہنائے گا اور منافقین تم سے اتروانے کی کوشش کریں گے مگر تم اسے مت اتارنا۔ 12 اللہ سبحانہ تقدس اس (حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ) کا حامی و ناصر ہو، عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) ان لوگوں میں سے سب سے پہلے آدمی تھے جنہوں نے وحی کے بعد اللہ سبحانہ تقدس کی خاطر ہجرت کی۔

13 عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) بہت زیادہ حیا کرنے والے شخص ہیں۔ میں نے اللہ سبحانہ تقدس سے دعا مانگی کہ وہ عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) سے حساب نہ لے تو اللہ سبحانہ تقدس نے میری سفارش قبول فرمائی (کنز العمال)۔

www.HaqWaliSarkar.com

امہات المؤمنین کی شان میں احادیث

1 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں میں سب سے افضل خدیجہ (رضی اللہ عنہا) بنت خویلد، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، مریم (رضی اللہ عنہا) بنتِ عمران (والدہ محترمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اور آسیہ (رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی) ہیں (احمد)۔ 2 ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زمین پر چار خطوط کھینچے اور دریافت فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ جنت کی بہترین عورتیں ہیں جو کہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) بنت خویلد، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، آسیہ (رضی اللہ عنہا) بنت مزاحم جو کہ فرعون کی بیوی ہے اور مریم (رضی اللہ عنہا) بنت عمران ہیں (ابن حبان، احمد، حاکم)۔ 3 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں تقلید کے لیے تمام دنیا کی عورتوں میں خدیجہ (رضی اللہ عنہا) بنت خویلد، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، مریم (رضی اللہ عنہا) بنت عمران، اور فرعون کی بیوی آسیہ (رضی اللہ عنہا) کافی ہیں (ترمذی)۔ 4 امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سے سب سے پہلے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لائیں (حاکم)۔ 5 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنتی انگور کھلائے (المعجم الاوسط)۔ 6 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حضرت جبرائیلِ امین آکر عرض گزار ہوئے کہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! یہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہیں جو ایک برتن لے کر آرہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔ جب یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا اسلام کہیے اور انہیں جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجئے جس میں نہ کوئی شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی (متفق علیہ)۔ 7 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت مریم (رضی اللہ عنہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ) ہیں اور (اسی طرح) اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہیں (متفق علیہ)۔ 8 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس نے حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں فرمائی یہاں تک کہ حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا (مسلم)۔ 9 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر رشک نہیں کیا سوائے حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے (یعنی میں ان پر رشک کیا کرتی تھی) اور میں نے حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب بھی بکری ذبح فرمایا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے کہ اس کا گوشت حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے ہاں بھیج دو۔ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک دن غصہ میں آگئی اور میں نے کہا کہ خدیجہ، خدیجہ ہی ہو رہی ہے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی محبت مجھے عطا کی گئی ہے (مسلم)۔

10 حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جبرائیل امین حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر خدمت ہوئے اور حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بھی اس وقت

www.HaqWaliSarkar.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس موجود تھیں۔ حضرت جبرائیل امین نے عرض کیا کہ بے شک اللہ سبحانہ تقدس حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر سلام بھیجتا ہے۔ اس پر حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بے شک سلام (سلامتی) اللہ سبحانہ تقدس ہی ہے اور جبرائیل امین پر سلامتی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت اور اس کی برکات ہوں (سنن الکبری، حاکم)۔ 11 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب کبھی بھی حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تو ان کی خوب تعریف فرماتے۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں غصہ میں آ گئی اور میں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سرخ رخساروں والی کا تذکرہ بہت زیادہ کرتے ہیں حالانکہ اللہ سبحانہ تقدس نے اس سے بہتر عورتیں اس کے نعم البدل کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا فرمائی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے اس سے بہتر بدل عطا نہیں فرمایا کیونکہ وہ تو ایسی خاتون تھیں جو مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور اپنے مال سے اس وقت میری ڈھارس بندھائی جب لوگ مجھے محروم کر رہے تھے اور اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے اس سے اولاد عطا فرمائی جبکہ دوسری عورتوں سے مجھے اولاد عطا فرمانے سے محروم رکھا (احمد، المعجم الکبیر)۔

12 حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے کہ اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ یہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی سہیلی ہے، اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ یہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) سے محبت رکھتی تھی (الادب المفرد)۔ 13 حضرت سیّدہ

www.HaqWaliSarkar.com

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس جب حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تھے تو ان کی تعریف اور ان کے لئے استغفار و دعائے مغفرت کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔ پس ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ فرمایا تو مجھے غصہ آ گیا یہاں تک کہ میں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ کو اس بڑھیا کے عوض (حسین و جمیل) بیویاں عطا فرمائی ہیں۔ پس حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شدید جلال میں آ گئے (یہ صورتحال دیکھ کر) میں نے اپنے دل میں کہا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! اگر آج تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غصہ کو ٹھنڈا کر دے تو میں کبھی بھی حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا برے لفظوں میں تذکرہ نہیں کروں گی۔ پس جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میری یہ حالت دیکھی تو ارشاد فرمایا کہ تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو؟ حالانکہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور میری اولاد بھی ان کے بطن سے پیدا ہوئی جبکہ تو اس سے محروم ہے **(المعجم الکبیر)**۔

14 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں لیکن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کا (کثرت سے) ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حکم فرمایا کہ حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجیے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کوئی بکری ذبح فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کی سہیلیوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو انہیں کفایت کر جاتا **(متفق علیہ)**۔

15 حضرت امام محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

www.HaqWaliSarkar.com

ہیں کہ کفار کی ایذا رسانیوں (تکلیفوں) سے جب بھی پیارے آقا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم رنجیدہ خاطر ہو جاتے اور اس کے بعد حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے تو ان کے باعث آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی وہ رنج وغم کی کیفیت دور ہو جاتی (سیرت ابن اسحاق)۔ 16 حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نزدیک سب سے پیارا انسان کون ہے؟ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا)۔ عرض کیا گیا کہ مردوں میں؟ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ان کے والد (حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) (بخاری، مسلم، احمد، ترمذی، سنن الکبریٰ، صحیح ابن حبان، بیہقی)۔ 17 حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں پر عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی فضیلت اس طرح ہے جس طرح کھانوں پر ثرید کھانے کی فضیلت ہے (ابن ماجہ)۔ 18 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ازواج میں سے کون کون جنت میں ہوگی؟ تو آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ تم بھی ان ہی میں سے ہو (المعجم الکبیر، صحیح ابن حبان، حاکم)۔ 19 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! یہ جبرائیل امین ہیں جو تم کو سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ان پر سلام ہو اور اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت اور برکات ہوں لیکن آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جس کو میں نہیں دیکھ سکتی (بخاری، مسلم، ترمذی)۔ 20 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت جبرائیل امین سبز ریشمی کپڑے میں (لپٹی ہوئی) ان کی تصویر لے کر حضورِ

www.HaqWaliSarkar.com

اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! یہ دنیا اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زوجہ ہیں (ترمذی، ابن حبان)۔

21 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (مجھ سے) ارشاد فرمایا کہ تم مجھے مسلسل تین راتیں خواب میں دکھائی گئی اور میرے پاس ایک فرشتہ ریشم کے کپڑے میں تمہاری تصویر لے کر آیا اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زوجہ ہیں۔ میں نے تمہارے چہرے کو کھولا تو وہ تم تھیں اور پھر میں نے یہ کہا کہ اگر یہ خواب اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے ہے تو وہ اس کو سچا کرے (بخاری، مسلم، صحیح ابن حبان، احمد)۔

22 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں روایت کرتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! تمہارے والد کو عائشہ (رضی اللہ عنہا) بہت زیادہ محبوب ہیں (ابوداؤد)۔

23 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امت کی تمام عورتوں بشمول ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم کو اگر جمع کرلیا جائے تو عائشہ (رضی اللہ عنہا) کا علم ان سب کے علم سے زیادہ ہوگا (طبرانی)۔

24 حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ہدیے اور تحفے پیش کرنے کے لیے اس دن کے انتظار میں رہتے تھے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ہوں۔ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پس میری سہیلیاں (سوکنیں) حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر جمع ہوئیں اور انہوں نے کہا اے ام سلمہ (رضی اللہ عنہا)! اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! مسلمان اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار کرتے ہیں اور ہم بھی اسی طرح

www.HaqWaliSarkar.com

اچھائی چاہتے ہیں جس طرح حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اچھائی چاہتی ہیں۔ پس تم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ کہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوگوں کو یہ حکم دیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جہاں کہیں بھی ہوں یا جس زوجہ کی باری میں ہوں وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہدیے پیش کریں۔ حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ عرض کیا کہ وہ (ازواج مطہرات) یہ کہتی ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بات سن کر مجھ سے منہ پھیر لیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری طرف مڑے تو میں نے دوبارہ یہی عرض کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھر مجھ سے منہ پھیر لیا اور جب میں نے تیسری بار یہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ام سلمہ (رضی اللہ عنہا)! مجھے عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے متعلق اذیت نہ پہنچاؤ کیونکہ بے شک تم میں سے کسی زوجہ کے بستر پر میری طرف وحی نازل نہیں ہوئی سوائے عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے (بخاری، مسلم، نسائی)۔ 25 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ اے میری بیٹی! کیا تم اس سے محبت نہیں کرتی جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر اس (حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) سے محبت کرو (مسلم، نسائی)۔ 26 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول کو کسی بات میں اشکال ہوتا تو ہم حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں سوال کرتے اور آپ رضی اللہ عنہا سے ہی اس بات کا علم پاتے (ترمذی)۔

27 حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو حلال، حرام، علم شعر اور طب کا جاننے والا نہیں دیکھا (حاکم)۔ 28

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرائض کا

www.HaqWaliSarkar.com

بہت اچھا علم تھا؟ انہوں نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بڑے بڑے اصحاب کو حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرائض (علم وراثت) کے متعلق سوال کرتے ہوئے دیکھا ہے (دارمی، طبقات الکبریٰ، حاکم)۔ (29) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کبھی بھی کوئی مسئلہ مشکل پیش نہیں آیا مگر ہمیں حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان کا علمی حل مل جاتا تھا (ترمذی، حاکم)۔ (30) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے عاریۃً ہار لیا اور وہ گم ہو گیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو تلاش کرنے کے لیے اپنے اصحاب کو روانہ کیا اور پھر نماز کا وقت آ گیا اور (پانی نہ ہونے کی وجہ سے) انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔ جب وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس چیز کی شکایت کی تو اللہ سبحانہ تقدس نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔ تب حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ سبحانہ تقدس آپ (یعنی حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) کو جزائے خیر دے کہ آپ رضی اللہ عنہا پر جب بھی کوئی آفت نازل ہوئی تو اللہ سبحانہ تقدس نے آپ رضی اللہ عنہا کے لیے اس سے نجات کی راہ نکال دی اور مسلمانوں کے لیے اس میں برکت رکھ دی (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، نسائی، سنن الکبریٰ)۔ (31)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مرض الموت میں تھے تو باری باری اپنی ازواج کے پاس جاتے اور ارشاد فرماتے کہ میں کل کس کے ہاں ہوں گا، میں کل کس کے ہاں ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں جانے پر حریص تھے اور حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب میری باری

www.HaqWaliSarkar.com

آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سکون ہو گئے (بخاری)۔ 32 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مرض الموت میں) تجسس سے پوچھتے تھے کہ آج کہاں رہوں گا؟ اور میں کل کہاں رہوں گا؟ اور پھر جس دن میری باری تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر انور میری گود میں تھا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مقدسہ قبض کر لی اور میرے گھر میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدفون ہوئے (متفق علیہ)۔ 33 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وفات سے پہلے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور میں نے کان لگا کر سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے (بخاری، مسلم، ترمذی، سنن الکبریٰ)۔ 34 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس نے مجھ پر جو انعامات فرمائے ہیں ان میں سے یہ ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حجرے میں فوت ہوئے اور میری باری میں فوت ہوئے اور میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے فوت ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شریف کے وقت اللہ سبحانہ تقدس نے میرے لعاب دہن اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لعاب دہن کو جمع کر دیا۔ حضرت عبد الرحمان بن ابو بکر رضی اللہ عنہ مسواک ہاتھ میں لیے ہوئے آئے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پس میں نے جان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کو پسند فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے یہ مسواک لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر کے اشارہ سے ہاں فرمایا۔ میں نے ان سے مسواک لے کر (اور اس کے سر کو کاٹ کر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سخت لگی۔ میں نے عرض

www.HaqWaliSarkar.com

کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! میں اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے لیے نرم کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے سر کے اشارہ سے فرمایا کہ ہاں۔ پھر میں نے اس کو (اپنے منہ میں چبا کر) نرم کردیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پانی کے ڈونگے میں ہاتھ مبارک ڈال کر اپنے چہرے مبارک پر پھیرتے اور ارشاد فرماتے کہ لا الہ الا اللہ بے شک موت کی سختیاں ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنا ہاتھ مبارک کھڑا کر کے فرمایا کہ الرفیق الاعلیٰ میں، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی روح مبارک قبض کر لی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ہاتھ مبارک جھک گیا (بخاری، مسلم، کنز العمال)۔ (35) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والدین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ ام رومان رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ ہماری خواہش ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے لیے دعا فرمائیں جس کو ہم بھی سنیں تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! عائشہ (رضی اللہ عنہا) بنت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرما اور ایسی مغفرت جو ظاہر اور باطن امور میں واجب ہو۔ میرے والدین حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی دعا کے حسن پر متعجب ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ تم اس دعا پر تعجب کر رہے ہو لیکن میری یہ دعا ہر اس شخص کے لیے ہے جو اللہ سبحانہ تقدس کے وحدہ لاشریک ہونے اور میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتا ہو (صحیح ابن حبان، حاکم)۔ (36) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے سامنے ایک چیز پیش کرتا ہوں اور تم اس میں عجلت نہ کرنا حتیٰ کہ اپنے والدین سے مشورہ کر لینا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خوب معلوم تھا کہ میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے علیحدگی

کا مشورہ نہیں دیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ وہ کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ آیات پڑھیں کہ ''اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی زینت کو چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں سامان نفع دے کر اچھائی کے ساتھ رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (الاحزاب۔ 29،28)۔ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کس چیز میں مجھے اپنے والدین سے مشورہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں حالانکہ میں اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہوں اور پھر باقی ازواج مطہرات نے بھی میری طرح جواب دیا (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، احمد، طبقات الکبریٰ)۔ 37 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میرے پاس میری سہیلیاں آتی تھیں۔ (جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے پاس تشریف لاتے تو) میری سہیلیاں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھ کر شرم یا خوف سے چھپ جاتی تھیں اور پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کو میرے پاس بھیج دیتے تھے اور پھر وہ آ کر میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں (بخاری، مسلم، احمد)۔ 38 ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو برا کہا تو انہوں نے اس سے کہا کہ تم دفع ہو جاؤ اس حال میں کہ تمہاری صورت خراب ہو اور تم پر کتے بھوکتے رہے ہوں کہ تم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبوبہ کو اذیت پہنچا رہے ہو (ترمذی، طبقات الکبریٰ، تاریخ دمشق الکبیر)۔

39 حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک فارسی پڑوسی بہت

www.HaqWaliSarkar.com

اچھا سالن بناتا تھا۔ ایک دن اس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے سالن بنایا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دینے کیلئے حاضرِ خدمت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ بھی (یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا) بھی میرے ساتھ مدعو ہے یا نہیں)؟ تو اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں (یعنی میں نہیں جاؤں گا)۔ اس شخص نے دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا یہ بھی (یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا) بھی میرے ساتھ مدعو ہے یا نہیں)؟ تو اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر انکار فرما دیا۔ اس شخص نے ایک بار پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا یہ بھی (یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا) بھی مدعو ہے یا نہیں)؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں یہ بھی (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدعو ہیں)۔ پھر دونوں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) ایک دوسرے کو تھامتے ہوئے اٹھے اور اس شخص کے گھر تشریف لے کر آئے (مسلم، احمد)۔ 40 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑے کی گردن پر اپنا دستِ اقدس رکھا ہوا ہے اور ایک آدمی سے کلام فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی گردن پر اپنا دستِ اقدس رکھا ہوا ہے اور ان سے کلام فرما رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو نے یہ منظر دیکھا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ حضرت جبرائیل امین تھے اور وہ تجھے سلام پیش کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ان پر بھی سلامتی ہو اور اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت اور برکتیں ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس دوست اور مہمان کو جزائے

www.HaqWaliSarkar.com

خیر عطا فرمائے کہ کتنا ہی اچھا دوست (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس) اور کتنا ہی اچھا مہمان (حضرت جبرائیل امین) ہے (احمد)۔ 41 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشگوار حالت میں دیکھا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے حق میں دعا فرمائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے اگلے پچھلے، ظاہری و باطنی، تمام گناہ معاف فرما (ایسا حضورِ اقدس نے از رائے مزاح فرمایا)۔ یہ سن کر حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اتنی ہنسیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کا سر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں آپڑا (یعنی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوگئیں)۔ اس پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا میری دعا تمہیں اچھی لگی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا مجھے اچھی نہ لگے۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! بے شک ہر نماز میں میری یہ دعا میری امت کیلئے خاص ہے (صحیح ابن حبان)۔

42 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سترہ رمضان اٹھاون ہجری منگل کے دن وتر پڑھنے کے بعد وصال فرما گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جتنے مسلمان آپ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ میں تھے اس سے پہلے اتنے مسلمان کسی کی نماز جنازہ میں نہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر چھیاسٹھ سال تھی (طبقات الکبریٰ، تاریخ دمشق الکبیر)۔ 43 حضرت سیّدنا قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ہی مستقل طور پر فتویٰ دینے کا رتبہ حاصل کر چکی تھیں اور دنیا سے پردہ فرمانے تک یہ اہم

www.HaqWaliSarkar.com

دینی خدمت انجام دیتی رہیں (طبقات ابن سعد)۔ 44 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے حفصہ (رضی اللہ عنہا)! ابھی ابھی حضرت جبرائیل امین میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے عرض کیا کہ بے شک وہ (حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا) بہت زیادہ روزے دار اور قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلیہ ہیں (المعجم الاوسط)۔ 45 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سیّدہ زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں خاص مقام حاصل تھا اور میرا خیال ہے کہ میرے بعد یہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھیں (طبقات الکبریٰ)۔ 46 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایسی کوئی عورت نہیں دیکھی جس کے طریقے پر ہونا مجھے سودہ بنتِ زمعہ رضی اللہ عنہا کے طریقے پر ہونے سے زیادہ محبوب ہو (مسلم)۔ 47 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ حضرت سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عزیز تھیں اور میری تمنا تھی کہ کاش ان کے جسم میں میری روح ہوتی۔ حضرت سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے مزاج میں تیزی تھی اور جب وہ بوڑھی ہوگئیں تو انہوں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن کی باری حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے اپنی باری عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو دے دی ہے۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں دو دن رہتے تھے۔ ایک دن حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری کا اور ایک دن حضرت سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی باری کا (مسلم)۔ 48 حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت سیّدہ زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ

www.HaqWaliSarkar.com

میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ کا ان کے ولیمہ جیسا ولیمہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا (**متفق علیہ**)۔ (49) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات سے فخریہ کہا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ سبحانہ تقدس نے سات آسمانوں کے اوپر کیا (**بخاری**)۔ (50) حضرت سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیگر ازواج کی طرح نہیں ہوں کیونکہ ان کے نکاح مہروں کے ساتھ ہوئے اور ان کے گھر والوں نے ان کے نکاح کیے جب کہ میرا نکاح خود اللہ سبحانہ تقدس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کروایا (**طبقات الکبریٰ**)۔ (51) اللہ سبحانہ تقدس نے قرآنِ مجید میں آیت مبارکہ نازل فرمائی کہ ''پھر جب زید (رضی اللہ عنہ) کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ (حضرت سیّدہ زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا) تمہارے نکاح میں دے دی'' (سورۃ الاحزاب۔ آیت 37)۔ اس آیت کے نزول کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک خادمہ حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدہ زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کے پاس دوڑتی ہوئی گئیں اور یہ آیت سنا کر خوشخبری سنائی۔ اس کے بعد اچانک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے مکان میں تشریف لے گئے اور ان کا سر برہنہ تھا۔ اس پر انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ بغیر خطبہ اور گواہ کے نکاح فرمالیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس نکاح فرمانے والا ہے اور جبرائیل امین گواہ ہیں (**المعجم الکبیر**)۔ (52) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ بے شک زینب بنت جحش (رضی اللہ عنہا) اواہہ ہے۔ عرض کیا

گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اواہہ کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خاشعہ (یعنی خشوع وخضوع کرنے والی) (حلیۃ الاولیاء، ذھبی)۔ 53 حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ زینب بنت جحش (رضی اللہ عنہا) کو بہت پسند فرماتے تھے اور کثرت سے آپ کا ذکر فرمایا کرتے تھے (طبقات الکبریٰ)۔ 54 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سیّدہ زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر دین دار، اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرنے والی، حق بات کہنے والی، صلہ رحمی کرنے والی اور صدقہ وخیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی (مسلم)۔ 55 مسکینوں پر شفقت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی وجہ سے دورِ جاہلیت میں ہی حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا کو ام المساکین کہہ کر پکارا جاتا تھا (سیرت حلبیہ)۔ 56 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نہایت شیریں و ملیح حسن والی عورت تھیں کہ جو بھی انہیں دیکھتا گرویدہ ہوئے بغیر نہ رہتا تھا (صحیح ابن حبان)۔ 57 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر اپنی قوم پر خیر و برکت لانے والی کوئی اور عورت ہم نے نہیں دیکھی (ابوداؤد)۔ 58 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو رہا فرمایا اور ان کی رہائی کو ان کا حق مہر بنایا (متفق علیہ)۔ 59 حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھے حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایک بات پہنچی تھی وہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے

www.HaqWaliSarkar.com

بہتر ہو سکتی ہو جبکہ میرے شوہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، میرے باپ حضرت ہارون (علیہ السلام) اور میرے چچا حضرت موسی (علیہ السلام) ہیں (حاکم، ترمذی)۔ (60) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا مال غنیمت کا وہ حصہ ہیں جن کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے لئے منتخب فرمایا (ابوداؤد)۔

ازواج مطہرات کے نام مبارک

1. حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
2. حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا
3. حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
4. حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا
5. حضرت سیّدہ زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا
6. حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا
7. حضرت سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا
8. حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا
9. حضرت سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
10. حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا
11. حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا

www.HaqWaliSarkar.com

فضائل اھلِ بیتِ اطھار

www.HaqWaliSarkar.com

احادیثِ مبارکہ

1 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ کہ تم میں میرے اہلِ بیت کی مثال کشتی نوح (علیہ السلام) جیسی ہے کہ جو شخص اس میں سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا (احمد)۔

2 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمت سے روزی دیتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی محبت کے لئے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے لئے میرے اہلِ بیت سے محبت کرو (ترمذی)۔

3 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک اللہ سبحانہ تقدس کی کتاب (قرآنِ مجید) اور دوسرے میرے گھر والے یعنی اہلِ بیت (ترمذی)۔

4 جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی کہ پھر (اے رسول مکرم!) جو لوگ علم حاصل ہو جانے کے بعد بھی آپ سے عیسیٰ (علیہ السلام) کے متعلق بحث کریں تو آپ کہیں کہ آؤ ہم بلا لیں اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے آپ کو اور تمہیں اور پھر ہم مباہلہ (عاجزی کے ساتھ دعا) کریں اور جھوٹوں پر اللہ سبحانہ تقدس کی لعنت بھیجیں (سورۃ آل عمران۔ آیت 61) تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور عرض کیا کہ یا الٰہی! میرے گھر

www.HaqWaliSarkar.com

والے یہ لوگ ہیں (مسلم)۔

5 ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کالی اون کی مخلوط چادر مبارک اوڑھی ہوئی تھی کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ حاضرِ خدمت ہوئے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں چادر میں داخل فرمالیا، پھر حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ حاضرِ خدمت ہوئے تو وہ بھی ان کے ساتھ داخل ہو گئے، پھر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حاضرِ خدمت ہوئیں تو انہیں بھی چادر میں داخل فرمالیا اور پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حاضرِ خدمت ہوئے تو انہیں بھی چادر میں داخل فرمالیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے نبی کے گھر والو! اللہ سبحانہ تقدس چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کردے اور تم کو خوب پاک وصاف فرما دے (مسلم)۔

6 حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما ہیں اور حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائیں جانب اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بائیں جانب گود میں تشریف فرما ہیں جبکہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے حاضرِ خدمت ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)! حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) دونوں میزان کے پلڑے ہیں جبکہ فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) اس کا ترازو ہے اور ترازو دو پلڑوں پر ہی قائم رہتا ہے جبکہ تم روزِ محشر لوگوں کو اجر تقسیم کرو گے۔

7 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں درخت ہوں اور فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) اس کی ٹہنی ہے اور علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) اس کا شگوفہ ہے اور حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین

www.HaqWaliSarkar.com

(رضی اللہ عنہ) اس کا پھل ہیں اور اہلِ بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں اور یہ سب جنت میں ہوں گے اور یہ حق ہے یہ حق ہے (حاکم)۔

8 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ میرے خاص قریبی لوگ جن سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہلِ بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں (ترمذی)۔

9 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک اللہ سبحانہ تقدس کی کتاب (قرآنِ مجید) جو کہ آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی اہلِ بیت اور یہ کہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک میرے پاس حوضِ کوثر پر نہیں پہنچ جاتے (احمد)۔

10 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم کہ کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک وہ ان (میرے اہلِ بیت) سے اللہ سبحانہ تقدس کے لیے اور میرے قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے (ابن ماجہ)۔

11 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو میرے بعد میری اہل کے لیے بہترین ہے (حاکم)۔

12 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں اور میرے اہلِ بیت اسے اس کے اہلِ خانہ سے محبوب تر نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے

www.HaqWaliSarkar.com

(بیہقی، طبرانی)۔

13 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہلِ بیت کی محبت کو لازم پکڑو، پس وہ شخص جو اس حال میں اللہ سبحانہ تقدس سے ملا کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہو تو وہ ہماری شفاعت کے وسیلہ سے جنت میں داخل ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ کسی بھی شخص کو اس کا عمل ہمارے حق کی معرفت حاصل کیئے بغیر فائدہ نہیں دے گا (طبرانی)۔

14 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے اہلِ بیت کی ایک دن کی محبت پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو شخص اسی محبت پر فوت ہوا وہ جنت میں داخل ہوگیا (دیلمی)۔

15 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی کو نصیب ہوجائیں تو وہ آخرت کے عمل کا تارک نہیں ہوسکتا (اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں) نیک بیوی، نیک اولاد، لوگوں کے ساتھ حسنِ معاشرت اور اپنے ملک میں روزگار اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت (دیلمی)۔

16 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن جن کے لیے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا (اور وہ یہ ہیں) میری اولاد کی عزت وتکریم کرنے والا اور ان کی حاجات کو پورا کرنے والا اور ان کے معاملات کے لئے کوشش کرنے والا جب مجبور ہوکر اس کے پاس آئیں اور دل وجان سے ان سے محبت کرنے والا (کنز العمال)۔

17 عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو آپ

www.HaqWaliSarkar.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہو کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! تو درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریت طاہرہ پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر اور برکت عطا فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت طاہرہ کو جیسا کہ تو نے برکت عطا کی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو، بے شک تو حمید و مجید ہے (متفق علیہ)۔

18 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ خوشی حاصل کرنا ہو کہ اس کے اعمال نامہ کا پورا پورا بدلہ دیا جائے تو جب وہ ہم اہلِ بیت پر درود بھیجے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! تو درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات امہات المؤمنین پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریت اور اہلِ بیت پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔ بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا رب ہے (ابوداؤد)۔

19 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور میرے اہلِ بیت پر درود نہ پڑھا تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی (بیہقی، دار قطنی)۔

20 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ستارے اہلِ آسمان کے لئے امان ہیں، پس جب ستارے چلے گئے تو اہلِ آسمان بھی چلے گئے اور میرے اہلِ بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں پس جب میرے اہلِ بیت چلے گئے تو اہلِ زمین بھی چلے گئے (دیلمی)۔

21 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چھ قسم کے بندوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہے وہ بھی

www.HaqWaliSarkar.com

ان پر لعنت کرتا ہے۔ وہ چھے لوگ یہ ہیں، پہلا وہ شخص جو کتاب اللہ (قرآن مجید) میں زیادتی کرنے والا ہو۔ دوسرا وہ شخص جو اللہ سبحانہ تقدس کی تقدیر کو جھٹلانے والا ہو۔ تیسرا وہ شخص جو ظلم و جبر کے ساتھ تسلط حاصل کرنے والا ہوتا کہ اس کے ذریعے اسے عزت دے سکے جسے اللہ سبحانہ تقدس نے ذلیل کیا ہے اور اسے ذلیل کر سکے جسے اللہ سبحانہ تقدس نے عزت دی ہے۔ چوتھا وہ شخص جو اللہ سبحانہ تقدس کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے والا ہو۔ پانچواں وہ شخص جو میری عترت یعنی اہلِ بیت کی حرمت کو حلال کرنے والا ہو۔ چھٹا وہ شخص جو میری سنت (مطہرہ) کا تارک ہو (ترمذی، ابن حبان، حاکم)۔

22 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ہمارے اہلِ بیت سے کوئی آدمی نفرت نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس اسے دوزخ میں ڈال دیتا ہے (ابن حبان، حاکم)۔

23 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! جو ہمارے اہلِ بیت سے بغض رکھتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اسے روزِ قیامت یہودیوں کے ساتھ جمع کرے گا۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اگرچہ وہ نماز، روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور اپنے آپ کو مسلمان ہی گمان کیوں نہ کرتا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (ہاں) اگرچہ وہ روزہ اور نماز کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو (طبرانی)۔

24 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اہلِ بیت سے کوئی بغض نہیں رکھتا اور کوئی حسد نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن اسے آگ کے چابکوں (کوڑوں) سے حوضِ کوثر سے دھتکار دیا جائے گا (طبرانی)۔

25 اسلام کی بنیاد میری محبت اور میرے اہلِ بیت کی محبت پر ہے (کنز العمال)۔

26 جس نے میرے اہلِ بیت کے متعلق مجھے ایذا دی تو اللہ سبحانہ تقدس اسے ایذا اور دکھ دے گا (سبل الھدیٰ والرشاد)۔

27 آسمان والوں کی امان کے لیے ستارے بنائے گئے اور میرے اہلِ بیت میری امت کے لیے امان ہیں (مجمع الزوائد، المعجم الکبیر، کنز العمال، حاکم)۔

28 میں تم میں وہ دو چیزیں چھوڑتا ہوں کہ اگر تم اسے تھامے رکھو گے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے۔ ان میں سے ایک چیز دوسری سے بڑی ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کی کتاب جو آسمان سے زمین تک دراز رسی ہے اور دوسری میرے اہلِ بیت اور یہ دونوں جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر آجائیں تو غور کرو کہ تم میرے بعد ان دونوں سے کیا معاملہ کرتے ہو (کنز العمال، المعجم الکبیر، ترمذی، احمد، مشکوٰۃ)۔

29 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس میں پائی جائیں گی نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں) علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) سے بغض رکھنا اور میرے اہلِ بیت سے دشمنی رکھنا اور یہ کہنا کہ ایمان (فقط) کلام کا نام ہے (دیلمی)۔

30 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ سے محبت کی اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد (حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے محبت کی اور ان کی والدہ

www.HaqWaliSarkar.com

(حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا) سے محبت کی تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا (ترمذی)۔

31 جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! فرما دیجئے کہ میں تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں تو عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قرابت والے کون حضرات ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ)، فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) اور ان کے دونوں بیٹے (حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ) (طبرانی)۔

32 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ)! تو اور تیرے (چاہنے والے) مددگار (قیامت کے روز) میرے پاس حوضِ کوثر پر پُرنور چہروں کے ساتھ سیراب ہو کر آئیں گے اور ان کے چہرے (نور کی وجہ سے) سفید ہوں گے اور بے شک تیرے دشمن (قیامت کے روز) میرے پاس حوضِ کوثر پر بدنما چہروں کے ساتھ اور سخت پیاس کی حالت میں آئیں گے (طبرانی)۔

33 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (متفق علیہ)۔

34 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ)! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں (بخاری، ترمذی)۔

35 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا میں مولیٰ (مددگار) ہوں علی المرتضیٰ

www.HaqWaliSarkar.com

(رضی اللہ عنہ بھی) اس کے مولیٰ (مددگار) ہیں (ترمذی)۔

36 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے۔ اے اللہ سبحانہ تقدس! حق کو اسی طرف پھیر دے جس طرف علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) ہیں (ترمذی)۔

37 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منافق علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) سے محبت نہیں کرتا اور مسلمان علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) سے بغض نہیں رکھتا (ترمذی، احمد)۔

38 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)! تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو (ترمذی، حاکم)۔

39 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس، اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرائیلِ امین تم سے راضی ہیں (طبرانی)۔

40 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہر ایمان والے کے یار و مددگار ہیں (ترمذی)۔

41 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) اس کا دروازہ ہیں (ترمذی)۔

42 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ سبحانہ تقدس کی نافرمانی کی اور جس نے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی (حاکم)۔

43 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا

www.HaqWaliSarkar.com

کہا اس نے مجھے برا بھلا کہا (حاکم)۔

44 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) عرب کے سردار ہیں (حاکم)۔

45 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے علی (رضی اللہ عنہ) سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا (حاکم)۔

46 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کون شخص بہت پیارا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)۔ پھر عرض کیا گیا کہ مردوں میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کے خاوند (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) (ترمذی)۔

47 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے (حاکم، طبرانی)۔

48 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے شبِ معراج مجھے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کی تین صفات کی خبر دی یہ کہ وہ تمام مومنین کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی چہرے والوں کے قائد ہوں گے (طبرانی)۔

49 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) کا نکاح علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) سے کروں (طبرانی)۔

50 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! گزشتہ لوگوں میں سب سے زیادہ بدبخت آدمی قوم ثمود کا وہ آدمی جس نے ناقۃ اللہ کی کونچیں کاٹی تھیں اور آخرین

میں سب سے بڑا ابد بخت وہ ہوگا جو تجھے ضرب لگائے گا (یعنی قتل کرے گا) (سلسلة الاحادیث الصحیحة)۔

51 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اہلِ جنت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) ہے اور بے شک پل صراط پر ایک گھاٹی ہے جسے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کے اجازت نامے کے بغیر کوئی عبور نہ کرسکے گا (الریاض النضرة)۔

52 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے اور میرا وصی اور وارث علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) ہے (کہ حضرات انبیاء کرام کی وراثت علم ہے) اور میری امت میں میرے بعد بڑا عالم علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) ہے (تاریخ طبری)۔

53 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں شہر علم ہوں۔ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اس کی بنیاد ہیں، عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) اس کی دیواریں ہیں، عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) اس کی چھت ہیں اور علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) اس شہر کا دروازہ ہیں (الفردوس)۔

54 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)! تمہاری حالت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے کہ یہودیوں نے ان سے یہاں تک دشمنی کی کہ ان کی والدہ (حضرت مریم رضی اللہ عنہا) پر تہمت لگائی اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی تو اس قدر حد سے بڑھ گئے کہ ان کو اللہ سبحانہ تقدس یا اللہ سبحانہ تقدس کا بیٹا کہہ دیا (بزار، حاکم)۔

55 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)! کان کھول کر سن لو کہ تمہارے بارے میں بھی دو گروہ ہلاک ہوں گے ایک تمہاری محبت میں حد سے تجاوز کرے گا اور تمہاری ذات سے ان باتوں کو منسوب کرے گا جو تجھ سے نہیں ہیں اور دوسرا

www.HaqWaliSarkar.com

گروہ اس قدر بغض وعداوت رکھے گا کہ تجھ پر بہتان لگائے گا (حاکم)۔

56 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ) کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی (احمد، حاکم، کنزالعمال)۔

57 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ) کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی (احمد، حاکم، صحیح ابن حبان، کنزالعمال، مصنف ابن ابی شیبہ، مجمع الزوائد)۔

58 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ) سے محبت کی اس نے ضرور مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی پس اس نے ضرور اللہ سبحانہ تقدس سے محبت کی اور جس نے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ) سے بغض رکھا پس اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا پس ضرور اس نے اللہ سبحانہ تقدس سے بغض رکھا (حاکم، کنزالعمال)۔

59 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ)! تو دنیا میں بھی سیّد (سردار) ہے آخرت میں بھی سیّد (سردار) ہے۔ تمہارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست اللہ سبحانہ تقدس کا دوست ہے۔ تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ سبحانہ تقدس کا دشمن ہے۔ میرے بعد جو تجھ سے بغض رکھے اس کے لیے ہلاکت ہے (حاکم، ابن عساکر)۔

60 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ) اس کا دروازہ ہیں پس جو علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ اس دروازے کے راستے سے آئے (حاکم، ابن عساکر)۔

www.HaqWaliSarkar.com

61 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ)! جو تجھ سے محبت کرے پس اس کی محبت میری محبت کے سبب ہوگی۔ پس بے شک کوئی بندہ تجھ سے محبت کے بغیر میری ولایت کو حاصل نہیں کرسکتا (کنز العمال، ابن عساکر)۔

62 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ) کی محبت ایمان اور ان سے بغض نفاق ہے اور علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھنا دل کی نرمی اور مہربانی ہے اور علی سے محبت عبادت ہے (کنز العمال، سبل الھدیٰ والرشاد)۔

63 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی (رضی اللہ عنہ) کا ذکر عبادت ہے (سبل الھدیٰ والرشاد، ابن عساکر، کنز العمال)۔

64 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک جنت تین لوگوں کا بہت اشتیاق رکھتی ہے۔ حضرت علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ)، حضرت عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ)، حضرت سلمان فارسی (رضی اللہ عنہ) (ترمذی، کنز العمال، مجمع الزوائد، حاکم)۔

65 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ) حق کے ساتھ ہے اور حق علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ رہے گا اور دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن حوضِ کوثر پر وارد ہوں (ابن عساکر)۔

66 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)! میں نے تیری شادی ایسے شخص سے کی ہے جو سب مومنوں سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں اور ان سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں اور حلم میں ان سب سے افضل ہیں (احمد، ابن عساکر، مجمع الزوائد، کنز العمال)۔

67 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ) کی محبت گناہوں کو

www.HaqWaliSarkar.com

ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑیوں کو (ابن عساکر، کنز العمال)۔

68 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) نیک لوگوں کے امیر ہیں (حاکم، کنز العمال، ابن عساکر)۔

69 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) ہیں میری محبت کی وجہ سے ان سے بھی محبت کرو اور میرے احترام اور عزت کی وجہ سے ان کا بھی احترام اور عزت کرو اور یہ حکم اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے ہے جو جبرائیل نے مجھے پہنچایا ہے (مجمع الزوائد، کنز العمال، معجم الکبیر)۔

70 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قربان ہوں قیامت کے دن آپ کا جھنڈا (لواء الحمد) کس کے پاس ہوگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو دنیا میں میرا جھنڈا اٹھانے والا ہے اور حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کی طرف اشارہ فرمایا (ابن عساکر)۔

71 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے دن اس طرح آؤں گا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) میرے دائیں جانب ہوں گے اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) میرے بائیں جانب اور عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) پچھلی جانب اور علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) میرے سامنے ہوں گے اور علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کے پاس لواء الحمد ہوگا (شرف المصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم)۔

72 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) رکھا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس نے اسے اور اس کے چاہنے والوں کو آگ سے چھڑا (اور بچا) لیا ہے (دیلمی)۔

73 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) میرے جسم کا ٹکڑا ہے لہٰذا جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور ایک اور روایت میں ہے کہ جو چیز انہیں پریشان کرے وہ مجھے پریشان کرتی ہے اور جو چیز انہیں تکلیف دے وہ مجھے ستاتی ہے (متفق علیه)۔

74 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور مجھے ہرگز یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص اسے تکلیف پہنچائے (متفق علیه)۔

75 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے لہٰذا اس کی تکلیف میری تکلیف ہے اور جو چیز اسے اذیت دے وہ چیز میرے لیے بھی اذیت ناک ہے (ترمذی)۔

76 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) جنتی عورتوں کی سردار ہیں (بخاری)۔

77 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی پردے کی اوٹ سے یہ اعلان کرے گا کہ اے اہلِ محشر! اپنی نظریں جھکا لو حتیٰ کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) گزر جائیں (حاکم)۔

78 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) نے اپنی عفت کی حفاظت کی ہے تو اللہ سبحانہ تقدس نے ان کی اولاد پر دوزخ کو حرام کر دیا (حاکم)۔

79 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو، اس امت کی عورتوں کی

www.HaqWaliSarkar.com

سردار ہو اور مؤمنین عورتوں کی سردار ہو (متفق علیہ)۔

80 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)! تمہارے غضب کی وجہ سے اللہ سبحانہ تقدس غضب ناک ہوتا ہے اور تمہارے راضی ہونے کی وجہ سے اللہ سبحانہ تقدس راضی ہوتا ہے (حاکم)۔

81 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام قیامت کے دن سواری کے جانور پر سوار ہو کر اپنی اپنی قوم کے مسلمانوں کے ساتھ میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے اور حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے براق پر لایا جائے گا جس کا قدم اس کے منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے آگے فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) ہوں گی (حاکم)۔

82 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزِ قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا کہ اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پل صراط سے گزر جائیں۔ پس آپ (رضی اللہ عنہا) گزر جائیں گی اور آپ (رضی اللہ عنہا) کے ساتھ حورِ عین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی (کنز العمال)۔

83 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری بیٹی فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) قیامت کے دن اس طرح اٹھے گی کہ اس پر عزت کا جوڑا ہو گا جسے آبِ حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی اور پھر اسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا جس کا ہر حُلّہ ہزار وں حُلّوں پر مشتمل ہو گا۔ ہر ایک پر سبز خط میں لکھا ہو گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی بیٹی (حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا) کو احسن صورت، اکمل ہیبت، تمام

www.HaqWaliSarkar.com

تر کرامت اور بے پناہ عزت واحترام سے جنت میں لے جاؤ۔ پس فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) کو دلہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا (طبری)۔

84 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے ہم اور ہماری بیٹی فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) جنت میں داخل ہوں گے اور میری بیٹی کے سر مبارک کے تمام بالوں سے نور کی شعائیں نکلتی ہوں گی اور تمام اہلِ محشر کی نگاہیں جھکا دی جائیں گی حتیٰ کہ میری بیٹی پل صراط سے گزر جائے گی (خصائص الکبریٰ)۔

85 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں تقلید کے لیے تمام دنیا کی عورتوں میں مریم بنت عمران (رضی اللہ عنہا)، خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ عنہا)، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرعون کی بیوی آسیہ (رضی اللہ عنہا) کافی ہیں (ترمذی)۔

86 حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ)، فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)، حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پیچھے ہوں گے (حاکم)۔

87 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (اور وہ چار یہ ہیں) میں، تم، حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) ہیں (احمد)۔

www.HaqWaliSarkar.com

88 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت نے (اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے حسین وجمیل بنایا ہے تو میرے ستونوں کو بھی حسین بنا۔ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ میں نے تیرے ستونوں کو حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) کے ذریعے حسین وجمیل بنا دیا ہے (عسقلانی)۔

89 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں، علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)، فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)، حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) قیامت کے دن عرش کے گنبد کے نیچے ہوں گے (کنز العمال)۔

90 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کو پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ جو مجھ سے محبت کرے وہ ان دونوں سے محبت کرے اور ان کے والدین (حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا) سے بھی محبت کرے تو وہ شخص قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا (ترمذی، کنز العمال، ابن عساکر، المعجم الکبیر)۔

91 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) سے محبت رکھے گا میں اس سے محبت کروں گا اور جس سے میں نے محبت کی اللہ سبحانہ تقدس اس سے محبت کرے گا اور جس سے اللہ سبحانہ تقدس نے محبت کی اللہ سبحانہ تقدس اس کو جنت میں داخل فرمائے گا (مجمع الزوائد، کنز العمال، المعجم الکبیر)۔

92 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن (رضی اللہ عنہ) میری ہیبت وسرداری کی علامت ہیں اور حسین میری جرأت اور سخاوت کی علامت ہیں (ابن عساکر، کنز العمال، المعجم الکبیر، مجمع الزوائد)۔

www.HaqWaliSarkar.com

93 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق دعا فرمائی ہے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور جو شخص اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما (ابن عساکر، مسلم، مجمع الزوائد)۔

94 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اس کے ذریعے اللہ سبحانہ تقدس مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرا دے گا (بخاری)۔

95 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو کاندھے مبارک پر اٹھایا ہوا تھا اور ارشاد فرما رہے تھے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما (متفق علیہ)۔

96 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں (ترمذی)۔

97 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں (بخاری، ترمذی)۔

98 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ یا الٰہی! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت کر اور جو شخص ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما (ترمذی)۔

99 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ جس سے تم جنگ کرو گے میں اس سے جنگ کروں گا اور جس سے تم صلح

www.HaqWaliSarkar.com

کروگے میں اس سے صلح کروں گا (ترمذی، ابن ماجہ)۔

100 عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اہلِ بیت میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) اور آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ اور پھر آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ان کو سونگھتے تھے اور ان کو اپنے ساتھ لپٹاتے تھے (ترمذی)۔

101 حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا تو ایک شخص نے دیکھ کر کہا کہ اے لڑکے! تم کتنی عمدہ سواری پر سوار ہو۔ تو حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ یہ سوار بھی تو بہت عمدہ ہے (ترمذی)۔

102 حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ان دونوں (حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے (نسائی، احمد)۔

103 حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ حسین (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں حسین (رضی اللہ عنہ) سے ہوں۔ اللہ سبحانہ تقدس اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو حسین (رضی اللہ عنہ) سے محبت رکھے (ترمذی)۔

104 حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو روتے ہوئے سنا تو آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے (طبرانی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
جس کا میں مولیٰ (مددگار) ہوں علی
المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ بھی) اس کے مولیٰ
(مددگار) ہیں۔ (ترمذی)

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.HaqWaliSarkar.com

مختصر تعارف

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا اسمِ گرامی علی اور کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کے القابات میں اسد اللہ، شیرِ خدا، حیدر اور مرتضٰی مشہور ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوتراب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود رکھی۔ آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت تیرہ رجب المرجب کو واقعہ فیل کے تیس سال بعد بروز جمعۃ المبارک کو خانہ کعبہ کے اندر ہوئی۔

جب آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ کے والد نے آپ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر پیار کیا تو پریشان ہوئے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے آنکھیں نہ کھولیں تھیں اور پھر جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر اپنی گود میں لیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے آنکھیں کھول دیں۔ ایک مرتبہ جوانی میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جب تم پیدا ہوئے اور تمہارے والد نے تمہیں اٹھایا تو تم نے آنکھیں کیوں نہ کھولیں اور جب میں نے پکڑا تو فوراً آنکھیں کھول دیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں یہ چاہتا تھا کہ میری پہلی نظر رخِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور آپ رضی اللہ عنہ کا نام ''علی'' خود رکھا۔ اعلانِ نبوت سے پہلے ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی کفالت میں لے لیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سائے اور تربیت میں پرورش پائی اسی لیے آپ رضی اللہ عنہ نے کبھی بھی

شراب نوشی اور بت پرستی نہ کی۔آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کا رنگ مبارک گندمی تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک قدرے فربہ تھا اور کندھے مبارک مضبوط اور چوڑے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے بازو اور پنڈلیاں گوشت سے بھرپور تھیں اور آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بڑی اور چہرہ پرکشش تھا۔آپ رضی اللہ عنہ کا قد مبارک درمیانہ تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک پر بال بے شمار تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کی ریش (داڑھی) مبارک گھنی تھی۔

جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک دس سال تھی۔آپ رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا واقعہ اس طرح ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور جب یہ لوگ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ آپ لوگ کیا کر رہے تھے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ اللہ سبحانہ تقدس کا ایسا دین ہے جس کو اس نے اپنے لیے منتخب کیا ہے اور اس کی تبلیغ و اشاعت کیلئے اپنے رسول کو بھیجا ہے لہٰذا میں تم کو بھی ایسے معبود کی طرف بلاتا ہوں جو اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں تم کو اسی کی عبادت کا حکم دیتا ہوں۔آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں جب تک اپنے باپ ابوطالب سے دریافت نہ کر لوں اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔چونکہ اس وقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس راز کو فاش نہیں فرمانا چاہتے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! اگر تم اسلام نہیں لاتے ہو تو ابھی اس معاملہ کو پوشیدہ رکھو اور کسی پر ظاہر نہ کرنا۔آپ رضی اللہ عنہ اگرچہ اس وقت رات میں

www.HaqWaliSarkar.com

ایمان نہیں لائے مگر اللہ سبحانہ تقدس نے آپ رضی اللہ عنہ کے دل میں ایمان کو واضح کر دیا تھا لہٰذا دوسرے روز صبح ہوتے ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش کی ہوئی ساری باتوں کو قبول کرلیا اور اسلام لے آئے اور آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تینوں خلفا کے مشیر خاص رہے۔

جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوتِ حق دی تو کم سن افراد میں سے سب سے پہلے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے، عورتوں میں سب سے پہلے حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اور مردوں میں سب سے پہلے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

www.HaqWaliSarkar.com

آپ رضی اللہ عنہ کی حیاتِ مبارکہ کے چند واقعات

واقعہ ہجرت

کافروں کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں کی وجہ سے اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کا ارادہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کفار کی امانتیں تھیں جو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امین مان کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رکھوائی ہوئی تھیں۔ کفار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کے ناپاک ارادے سے باہر جمع تھے تو اس وقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ)! تم میرے بستر پر سو جاؤ کیونکہ میں ہجرت کر کے جا رہا ہوں اور تم میرے بعد لوگوں کی امانتیں واپس کر کے میرے پاس مدینے آ جانا۔ ایسے حالات میں کہ جب کفار بیتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محاصرہ کیے ہوئے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ کفار باہر موجود ہیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کے لیے آئے ہوئے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ کا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر لیٹنا موت کو گلے لگانے کے مترادف تھا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے کمال محبت و جانثاری کا ثبوت دیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر آرام فرمانے کے لیے لیٹ گئے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے نکلے اور مٹھی میں مٹی لیکر کفار کی طرف پھینکی اور

www.HaqWaliSarkar.com

دشمنوں کے باہر موجود ہونے کے باوجود ان کے پاس سے ہو کر چلے گئے لیکن اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے ان کافروں کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باہر جاتے ہوئے نظر نہ آئے اور پھر جب کفار گھر میں داخل ہوئے اور بستر دیکھا تو وہاں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بجائے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ آرام فرما رہے تھے۔ انہوں نے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کہاں ہیں اور کہاں گئے ہیں؟ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ تم لوگ تلواریں لے کر باہر پہرہ دے رہے تھے اور مجھے کیا معلوم کہ وہ کہاں تشریف لے گئے ہیں۔ یہ سن کر وہ لاجواب ہو کر چلے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کچھ دنوں میں وہ امانتیں واپس کر کے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

بتوں کو گرانا

کفار نے کعبہ میں بت رکھے ہوئے تھے اور بعض کو کافی اونچا رکھا ہوا تھا جن تک ہاتھ بھی نہ پہنچتا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر کعبہ میں پڑے ہوئے بتوں کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گرا دیا لیکن جو بت اونچے تھے وہ نہ گرے تو حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے کندھوں پر سوار ہو کر ان بتوں کو گرا دیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ)! تم نبوت کے بوجھ کو نہیں اٹھا سکتے لہٰذا تم میرے کاندھوں پر آؤ اور ان بتوں کو گرا دو۔ چنانچہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم پر حضرت سیّدنا

علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاندھوں پر سوار ہوئے اور تمام بتوں کو گرا کر توڑ دیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ) خود کو کیسی جگہ پر پاتے ہو؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا سر عرش کے پاس پہنچ گیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ پردے اٹھ گئے ہیں اور وہ چیز جو آسمان میں ہے اگر اس کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہوں تو اس کو پکڑنا آسان ہے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے بتوں کو گرانے کے بعد خود کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک کاندھوں سے نیچے گرالیا اور مسکرائے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے خود کو اتنی اونچی جگہ سے گرایا ہے لیکن مجھے کوئی بھی تکلیف یا نقصان نہیں پہنچا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں کوئی تکلیف یا چوٹ کیسے پہنچ سکتی تھی کہ تمہیں خود اللہ سبحانہ تقدس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھایا اور جبرائیلِ امین نے نیچے اتارا۔

ادبِ نامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیبیہ کے موقع پر جب معاہدہ کے شرائط طے ہوگئیں تو ان شرائط کو تحریر کرنے کے لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس بن خولی انصاری کو طلب کیا مگر مشرکین کے نمائندہ سہیل بن عمرو نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اس معاہدہ کو آپ خود تحریر کریں یا حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ یا حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ لکھیں چنانچہ مشرکین کے نمائندہ سہیل بن عمرو کی التجا پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی

المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ یہ معاہدہ تم لکھو اور سب سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو۔ سہیل نے اعتراض کیا کہ ہم نہیں جانتے کہ رحمن اور رحیم کون ہے اس لیے آپ اس کی بجائے باسمك اللهم لکھیں۔ حضرات صحابہ کرام نے کہا کہ ہم تو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی لکھیں گے لیکن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)! تم باسمك اللهم لکھ دو۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانِ اقدس پر عمل کرتے ہوئے یہ لکھ دیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے آگے لکھو کہ یہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ نے صلح کی ہے۔ رسول اللہ کا لفظ سن کر سہیل پھر معترض ہوا اور کہنے لگا کہ اگر ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ سبحانہ تقدس کا رسول مانتے تو آپ کی مخالفت کیوں کرتے اس لیے آپ ''محمد رسول اللہ'' کی بجائے ''محمد بن عبد اللہ'' لکھیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم ''محمد رسول اللہ'' کی بجائے ''محمد بن عبد اللہ'' لکھ دو لیکن حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے یہ گوارا نہیں ہے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک کو مٹا نہیں سکتا کیونکہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ معاہدہ پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحریر فرما چکے تھے۔ جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یوں عرض کیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)! مجھے دکھاؤ۔ لہٰذا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود وہ الفاظ مٹائے اور محمد بن عبد اللہ تحریر فرمایا۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا انکار کرنا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور ادب کی وجہ سے ہی تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ کسی بھی حال میں پسند نہ تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں سے اپنے محبوب اور آقا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام

مبارک مٹاتے۔

خوش طبعی اور حاضر جوابی

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حاضرِ خدمت تھے اور کھجوروں کا طباق پڑا ہوا تھا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو اجازت مرحمت فرمائی کہ کھجوریں کھائیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب حضرات کھجوریں کھا رہے تھے کہ سب کو ایک تدبیر سوجھی کہ سب کھجوریں کھا کھا کر خالی گٹھلیاں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس رکھتے جاؤ۔ جب خوب کھجوریں کھائی گئیں تو گٹھلیوں کا ڈھیر بھی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس لگتا گیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ منظر دیکھتے جاتے اور مسکراتے جاتے اور حضرات صحابہ کرام بھی ہنستے۔ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج بہت زیادہ کھجوریں کس نے کھائی ہیں؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ معلوم تو ظاہر میں یہی ہو رہا ہے کہ اس وقت تمام کھجوریں علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) نے ہی کھائی ہیں کیونکہ گٹھلیاں انہی کے پاس جمع ہیں۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تاکہ میں ان کو جواب دے سکوں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)! ہاں ضرور جواب دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

www.HaqWaliSarkar.com

اگر ایسا ہی ہے تو پھر بات یوں ہے کہ میں تو کھجوریں کھاتا رہا لیکن گٹھلیاں رکھتا رہا لیکن یہ سب لوگ گٹھلیوں سمیت ہی کھجوریں کھا گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا یہ جواب سن کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور تمام حضرات صحابہ کرام خوب مسکرائے۔

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور نماز

فتح خیبر کے سفر میں صہبا کے مقام پر ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نمازِ ظہر ادا فرمائی اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کسی کام کے لیے کہیں بھیجا۔ اسی دوران نماز عصر کا وقت بھی آ گیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نمازِ عصر ادا فرمائی۔ اس کے کچھ دیر بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا سر انور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی گود میں رکھا اور آرام فرمانے لگے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حرکت تک نہ کی تاکہ میرے آقا و مولیٰ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آرام میں خلل نہ آئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)! کیا تم نے نمازِ عصر پڑھ لی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! نہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب سورج غروب ہو گیا ہے لیکن تم نماز عصر وقت پر ہی ادا کرو گے۔

پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! اگر علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) تیری اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت میں تھا تو اس پر سورج لوٹا دے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ سورج جو غروب ہو چکا تھا وہ غروب

ہونے کے بعد پھر طلوع ہو گیا یہاں تک کہ پہاڑوں اور زمین پر دھوپ چمکنے لگی۔ پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا اور نمازِ عصر ادا فرمائی اور پھر سورج غروب ہو گیا۔

اعرابی سے مکالمہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال مبارک کے تقریباً دس دن بعد ایک اعرابی مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دروازے پر آیا اور اس اعرابی نے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا۔ اس اعرابی نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال مبارک پر افسوس کرتے ہوئے دریافت کیا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصی کون ہیں؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ کیا۔ اس اعرابی نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جانب توجہ کرتے ہوئے سلام عرض کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اس اعرابی کو اس کے نام سے پکارا۔ اعرابی نے آپ رضی اللہ عنہ کے منہ سے اپنا نام سنا تو وہ حیران ہو گیا اور پوچھنے لگا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو میرے نام کے متعلق کیسے معلوم ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خبر دی تھی اور تمہارے حال سے بھی آگاہ فرمایا تھا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا نام مضر ہے اور تم عرب سے تعلق رکھتے ہو اور تم نے اپنے قبیلے کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کی خبر دیتے ہوئے کہا تھا کہ تہامہ میں ایک آدمی (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کھڑا ہو گا جس کے رخسار چاند سے

www.HaqWaliSarkar.com

زیادہ روشن ہوں گے، اس کی گفتگو شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہوگی، وہ خچر پر سواری کریں گے، اپنے کپڑوں اور جوتوں کو خود پیوند لگائیں گے، زنا، چوری، سود اور ناحق قتل کو حرام قرار دیں گے، وہ خاتم الانبیاء ہوں گے، وہ رمضان المبارک کے روزے رکھنے والے ہوں گے، بیت اللہ شریف کا حج کریں گے اور نمازِ پنجگانہ ادا کریں گے۔ اے لوگو! ان پر ایمان لے آؤ اور ان کی تصدیق کرو لیکن تمہاری قوم نے تمہاری ان باتوں کو سن کر تمہیں قید میں ڈال دیا۔ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو تمہاری قوم سیلاب سے غرق ہوگئی اور تجھے قید خانہ سے رہائی نصیب ہوئی۔ پھر تیرے کانوں میں غیبی آواز آئی کہ اے مضر! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وصال فرما گئے ہیں تو ان کے صحابہ کرام سے ملنے مدینہ منورہ جاؤ اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کرو۔

اس اعرابی نے جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زبانی تمام حال سنا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اس نے آگے بڑھ کر آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور عرض کیا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ سے کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم سوال پوچھو میں انشاء اللہ تعالیٰ تمہیں شافی جواب دوں گا۔

اعرابی: وہ کون سا نر ہے جس کا باپ اور ماں نہیں؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ: حضرت آدم علیہ السلام۔

اعرابی: وہ کون سی مادہ ہے جو بغیر ماں باپ کے وجود میں آئی؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ: حضرت حوا علیہا السلام۔

اعرابی: وہ کون سا نر ہے جو نر کے بغیر پیدا ہوا؟

www.HaqWaliSarkar.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ	حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۔
اعرابی	وہ کون سی قبر ہے جس نے صاحبِ قبر کو اپنے ساتھ سیر کروائی ؟
حضرت علی رضی اللہ عنہ	حضرت یونس علیہ السلام جو مچھلی کے پیٹ میں رہے اور مچھلی انہیں سیر کرواتی رہی ۔
اعرابی	ایسا جسم کون سا ہے جس نے صرف ایک بار کھایا اور پھر کبھی نہیں کھایا ؟
حضرت علی رضی اللہ عنہ	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا مبارک جس نے سانپ بن کر فرعون کے جادوگروں کے جادو کو ایک لقمہ میں ختم کر ڈالا ۔
اعرابی	زمین کا وہ کون سا ٹکڑا ہے جہاں سورج صرف ایک مرتبہ چمکا ہے ؟
حضرت علی رضی اللہ عنہ	دریائے نیل کی وہ زمین جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے پھاڑ دی گئی ۔
اعرابی	وہ کون سا جاندار ہے جس کی پیدائش پتھر سے ہوئی ؟
حضرت علی رضی اللہ عنہ	حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی ۔
اعرابی	وہ کون سی عورت ہے جس نے تین ساعت میں بچہ جنا ؟
حضرت علی رضی اللہ عنہ	حضرت بی بی مریم رضی اللہ عنہا (والدہ محترمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ۔
اعرابی	ایسے دو دوست کون سے ہیں جو کبھی بھی دشمن نہیں ہوتے ؟
حضرت علی رضی اللہ عنہ	جسم اور جان ۔
اعرابی	ایسے دو دشمن کون سے ہیں جو کبھی بھی دوست نہیں ہوتے ؟
حضرت علی رضی اللہ عنہ	موت اور زندگی ۔

www.HaqWaliSarkar.com

اعرابی: شے کیا ہے لا شے کیا ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ: شے مومن ہے اور لا شے کافر ہے۔

اعرابی: حمل میں عورت کے رحم میں سب سے پہلے بچہ کے کس اعضا کی شکل بنتی ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ: شہادت کی انگلی۔

اعرابی: قبر میں سب سے آخر میں بندہ کی کون سی چیز فنا ہوتی ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ: بندہ کے سر کی ہڈی۔

اس اعرابی نے جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے جوابات سنے تو بے اختیار آپ رضی اللہ عنہ کا ماتھا چوم لیا۔

پل صراط سے گزرنے کا اجازت نامہ

ایک بار حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر مسکرانے لگے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پل صراط سے وہی گزرے گا جس کو علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) تحریری اجازت نامہ دیں گے۔ یہ سن کر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی مسکرا دیئے اور کہنے لگے کہ کیا میں آپ رضی اللہ عنہ کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے

www.HaqWaliSarkar.com

بیان کردہ خوشخبری نہ سناؤں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ اے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)! پل صراط سے گزرنے کا تحریری اجازت نامہ صرف اسی کو دینا جو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے والا ہوگا یعنی پل صراط کو وہی عبور کرسکے گا جو حضرات صحابہ کرام، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہوگا اور جو ان حضرات میں سے کسی سے بھی بغض رکھتا ہوگا وہ پل صراط عبور نہ کرسکے گا اور جہنم میں گر جائے گا۔

اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبت کرنا

جنگِ خیبر میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن یہ ارشاد فرمایا کہ کل میں جھنڈا ضرور اس شخص کو دوں گا جس کو اللہ سبحانہ تقدس اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوست رکھتا ہے اور اس کے ہاتھ پر اللہ سبحانہ تقدس ضرور فتح عطا فرمائے گا۔ تمام حضرات صحابہ کرام اس رات اس حسرت میں رہے کہ صبح کس خوش نصیب کو جھنڈا عطا فرمایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی (رضی اللہ عنہ) ابن طالب کہاں ہیں؟ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کو بلا کر لایا جائے۔ جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن لگایا اور ان کے لیے دعا فرمائی تو وہ فوراً اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے انہیں کوئی تکلیف ہی نہ تھی اور پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا اور مسلمانوں کو جنگِ خیبر میں فتح

www.HaqWaliSarkar.com

نصیب ہوئی۔

اللہ کا سرگوشی کرنا

ایک دن غزوہ طائف کے موقع پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی فرمائی اور سرگوشی طویل ہوگئی۔ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سرگوشی فرما کر فارغ ہوئے تو حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے چچازاد بھائی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی فرمائی ہے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ سبحانہ تقدس نے خود ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی ہے۔

عبادت میں خشوع وخضوع

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عبادت میں خشوع وخضوع کی ایسی کیفیتِ مبارکہ حاصل تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے اردگرد کی کچھ بھی خبر نہ رہتی بلکہ نماز میں استغراق کی کیفیت اس قدر شدت سے طاری ہوتی کہ جسم پر ہونے والی کسی واردات کی بھی خبر نہ ہوتی۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کو لڑائی کے دوران تیر لگ گیا جو جسم میں اتنی گہرائی میں چلا گیا کہ اس کا نکالنا مشکل ہوگیا۔ لوگوں نے تیر نکالنے کی کوشش کی مگر تکلیف کی وجہ سے وہ اس کو نہ نکال پائے تو آپ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں اور

www.HaqWaliSarkar.com

لوگوں نے کہا کہ جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے کھڑے ہوں گے تو تم لوگ تیر کو نکال لینا۔ چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک سے اس تیر کو نکال دیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس کا احساس اور تکلیف تک محسوس نہ ہوئی اور جب نماز ختم ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ کو پتا چلا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک سے تیر نکال لیا گیا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی قناعت

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک شخص مالی امداد کے لیے آپ رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر خدمت ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ اس وقت گھر پر موجود نہ تھے بلکہ مسجدِ نبوی میں بیٹھے روٹی کے خشک ٹکڑے پانی میں بھگو کر کھا رہے تھے اور اس شخص نے بھی یہ منظر دیکھا۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی بہت اچھی مہمان نوازی کی اور بہت لذیذ کھانا پیش کیا۔ اس شخص نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو عرض کیا کہ میں نے مسجدِ نبوی میں ایک شخص کو دیکھا ہے جو کہ سوکھی روٹی پانی کے ساتھ کھا رہا تھا، میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ میں تو لذیذ کھانا کھاؤں اور وہ شخص روٹی کے خشک ٹکڑے کھائے لہٰذا میں اس کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اصرار کیا کہ آپ کھانا کھالیں اور انہیں رہنے دیں لیکن جب اس شخص نے اصرار کیا اور کہا کہ میں اس شخص کے بغیر کھانا نہیں کھاؤں گا تو حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس شخص سے ارشاد فرمایا کہ وہی تو امیر

www.HaqWaliSarkar.com

المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ سوکھی روٹی پانی کے ساتھ کھا رہے ہیں۔ یہ سن کر وہ شخص بڑا حیران ہوا کہ یہ عجیب معاملہ ہے کہ گھر میں آنے والوں کو عمدہ اور لذیذ کھانا پیش کیا جا رہا ہے اور امیر المؤمنین خود سوکھی روٹی پانی کے ساتھ کھا کر گزارہ کر رہے ہیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصی ہونا

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مقام صفین پر لشکر سمیت ایسی جگہ پر گزر ہوا جہاں پانی دستیاب نہ تھا۔ لشکر کے لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے پانی کی کمی پر شکوہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک جانب جا کر حکم فرمایا کہ یہاں پر زمین کی کھدائی کرو چنانچہ اس جگہ زمین کی کھدائی کی گئی تو کچھ دیر کے بعد ایک بھاری پتھر آڑے آ گیا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اس پتھر کو ایک ہی جھٹکے میں باہر نکال دیا اور جیسے ہی وہ پتھر باہر نکلا وہاں سے پانی کا ایک چشمہ جاری ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے لشکر کے لوگوں اور جانوروں نے سیر ہو کر وہ پانی پیا اور سب لوگوں نے اپنی تمام مشکیں پانی سے بھر لیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ وہی پتھر اسی جگہ پر رکھ دیا جس کی وجہ سے پانی کا وہ چشمہ دوبارہ بند ہو گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کی اس کرامت کو دیکھ کر قریب واقع گرجے کا ایک پادری آپ رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے بھی دائرہ اسلام میں داخل فرمائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ تم ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے؟ اس پادری

www.HaqWaliSarkar.com

نے عرض کیا کہ میں نے الہامی کتابوں میں پڑھا ہے کہ اس جگہ ایک پوشیدہ چشمہ ہے اور اس چشمے کو وہ جاری کرے گا جو آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصی ہوگا اور آپ رضی اللہ عنہ یقیناً آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصی ہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا کلام سنا تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک تر ہو گئی۔

موت عطا نہ فرمانا

ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجا جس میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ جب لشکر روانہ ہوا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کو واپس بخیر عافیت نہ دیکھ لوں۔

دریا کی طغیانی ختم ہو گئی

ایک مرتبہ دریائے فرات میں سخت طغیانی آ گئی جس سے علاقے میں سیلاب آ گیا اور تمام لوگوں کے کھیت پانی میں ڈوب گئے۔ پریشان حال لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر تمام ماجرا بیان کیا اور اپنی پریشانی اور مصیبت کے حل کے لیے دعا کی درخواست کی۔ آپ رضی اللہ عنہ اٹھے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جبہ مبارک و عمامہ شریف اور چادر مبارک زیبِ تن فرمائی اور گھوڑے پر سوار ہو کر دریائے فرات کی

www.HaqWaliSarkar.com

جانب روانہ ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں پہنچ کر اپنے عصا مبارک سے دریائے فرات کی جانب اشارہ کیا جس سے فوراً ہی دریا کا پانی کم ہونا شروع ہو گیا یہاں تک کہ دریا کا پانی معمول پر آ گیا تو لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ اے امیر المؤمنین! بس کیجئے کہ اتنا کافی ہے ورنہ دریا کا پانی معمول سے بھی کم ہو جائے گا۔

گرتی دیوار تھم گئی

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ ایک ایسی دیوار کے نیچے بیٹھے ہوئے مقدمہ کا فیصلہ فرما رہے تھے جو بہت کمزور تھی۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ یہ دیوار بہت کمزور ہے لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ یہاں سے اٹھ جائیں کہ کہیں یہ دیوار گر نہ جائے لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مقدمہ کی کاروائی جاری رکھو کہ اللہ سبحانہ تقدس بہترین محافظ ہے۔ چنانچہ مقدمہ کی کاروائی جاری رہی اور جب آپ رضی اللہ عنہ نے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا اور وہاں سے اٹھ کر چلے تو وہ دیوار فوراً گر پڑی۔

درندوں کی اطاعت کرنا

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ اے امیر المؤمنین! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں لیکن مجھے جنگلی درندوں سے ڈر لگتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی انگوٹھی مبارک اس شخص کو عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ جب بھی تمہارے نزدیک کوئی درندہ آئے تو تم اسے میری یہ انگوٹھی دکھانا

www.HaqWaliSarkar.com

اور کہنا کہ یہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی ہے۔ چنانچہ وہ شخص سفر پر روانہ ہوا اور دورانِ سفر ایک خونخوار درندہ اس پر حملہ آور ہوا۔ اس شخص نے اس درندہ کو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی مبارک دکھائی اور کہا کہ یہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی ہے تو وہ درندہ آپ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی مبارک دیکھ کر بھاگ گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کا مقام رضا

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک جنگ کے دوران ایک کافر سے شدید مقابلہ کر کے اس کو نیچے گرا یا اور اس کے سینے پر سوار ہو کر اس کو قتل کرنے ہی لگے تھے کہ اس کافر نے غصے میں آپ رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک پر تھوک پھینک دیا۔ جب اس کافر نے ایسا کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو فوراً چھوڑ دیا اور دوسری جانب جانے لگے۔ وہ کافر یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تو مجھے قتل کرنے لگے تھے اور میں نے تو ان کے چہرہ پر تھوک پھینک دیا تھا تو بجائے اس کے وہ مجھے غصے میں آ کر زیادہ زور سے مارتے انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ اس کافر نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم صرف اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے جنگ کر رہے ہیں لہٰذا میرا تمہیں مارنا صرف اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے ہے تو جب تم نے میرے چہرہ پر تھوکا تو مجھے اس بات کا خوف پیدا ہوا کہ کہیں تمہیں مارنے میں میرا ذاتی غصہ شامل نہ ہو جائے لہٰذا اس لیے میں نے تمہیں چھوڑ دیا۔ وہ کافر آپ رضی اللہ عنہ کا یہ اخلاص دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور اس نے اسی وقت اسلام قبول کر لیا۔

www.HaqWaliSarkar.com

ازواج واولاد

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ سبحانہ تقدس کے حکم مبارک پر اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمائی اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کوئی اور شادی نہ فرمائی۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ظاہری وصال مبارک کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آٹھ مزید شادیاں فرمائیں اور اس طرح آپ رضی اللہ عنہ کی کل ازواجِ مطہرات کی تعداد نو (9) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ازواجِ مطہرات کے نام یہ ہیں۔

1. حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا
2. حضرت سیّدہ امامہ رضی اللہ عنہا بنت ابی العاص
3. حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا بنت مسعود
4. حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس
5. حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت جعفر
6. حضرت ام سعید رضی اللہ عنہا بنت عروہ
7. حضرت ام البنین رضی اللہ عنہا بنت حرام
8. حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ
9. حضرت محیّات رضی اللہ عنہا بنت امرء القیس

www.HaqWaliSarkar.com

آپ رضی اللہ عنہ کے کل بیٹے اٹھارہ تھے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1. حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ
2. حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
3. حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ
4. حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ
5. حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ
6. حضرت سیّدنا عبید اللہ رضی اللہ عنہ
7. حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ
8. حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ
9. حضرت سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ
10. حضرت سیّدنا عون رضی اللہ عنہ
11. حضرت سیّدنا یحییٰ رضی اللہ عنہ
12. حضرت سیّدنا محمد رضی اللہ عنہ
13. حضرت سیّدنا اوسط رضی اللہ عنہ
14. حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ
15. حضرت سیّدنا محمد اکبر رضی اللہ عنہ
16. حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ
17. حضرت سیّدنا محسن رضی اللہ عنہ
18. حضرت سیّدنا عمران رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی کل بیٹیاں اٹھارہ تھیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1. حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا
2. حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا
3. حضرت سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا
4. حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا
5. حضرت سیّدہ ام جعفر رضی اللہ عنہا
6. حضرت سیّدہ زینب الصغریٰ رضی اللہ عنہا
7. حضرت سیّدہ رملۃ الصغریٰ رضی اللہ عنہا
8. حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا
9. حضرت سیّدہ امامہ رضی اللہ عنہا
10. حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا
11. حضرت سیّدہ ام الحسن رضی اللہ عنہا
12. حضرت سیّدہ رملۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
13. حضرت سیّدہ ام الکرم رضی اللہ عنہا
14. حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا
15. حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا
16. حضرت سیّدہ جمانہ رضی اللہ عنہا

www.HaqWaliSarkar.com

17 حضرت سیّدہ حارثہ رضی اللہ عنہا 18 حضرت سیّدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا

وصال مبارک

بعض روایات کے مطابق سترہ (17) رمضان المبارک اور بعض روایات کے مطابق انیس (19) رمضان المبارک کو نمازِ فجر کے وقت ایک شخص ابن ملجم اور اس کے دو ساتھی جامع مسجد کوفہ پہنچے اور مسجد کے ایک کونے میں چھپ گئے۔ جس وقت حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نمازِ فجر کے لیے مسجد میں تشریف لائے تو اس وقت ابن ملجم کے ایک ساتھی نے آگے بڑھ کر آپ رضی اللہ عنہ پر پہلا وار کیا اور پھر ابن ملجم نے آگے بڑھ کر آپ رضی اللہ عنہ پر اپنی تلوار سے دوسرا وار کیا جو آپ رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر لگی اور آپ رضی اللہ عنہ کے سر کو چیرتی ہوئی کنپٹی تک پہنچ گئی۔ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کو زخمی حالت میں گھر لے گئے جہاں پر آپ رضی اللہ عنہ نے اکیس (21) رمضان المبارک کو پردہ فرمایا۔

www.HaqWaliSarkar.com

فرموداتِ عالیہ

1 موت کو ہمیشہ یاد رکھو مگر موت کی آرزو کبھی نہ کرو۔

2 اسراف نیک کاموں کے سوا سب چیزوں میں برا ہے۔

3 زبان کی لغزش پر اکثر لوگوں کو قابو اور قدرت نہیں ہوتی۔

4 فضول امیدوں پر بھروسہ کرنے سے بچے رہو کہ یہ احمقوں کا سرمایہ ہے۔

5 خوش بخت کو آخرت کی اور بدبخت کو دنیا کی فکر رہتی ہے۔

6 دین کا مدار پرہیزگاری ہے اور شر اور خرابی کی جڑ لالچ ہے۔

7 جھوٹ بہت بڑا عیب ہے جو آدمی کو ذلیل وخوار کر دیتا ہے۔

8 رات کو (عبادت اور یادِ الٰہی کے لیے) جاگنا پرہیزگاروں کی عادت اور اللہ سبحانہ تقدس کے عاشقوں کی خصلت ہے۔

9 جنت کے بادشاہ با اخلاص اور پرہیزگار لوگ ہیں۔

10 جو اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا خیال کرتا ہے وہ شکست کھاتا ہے۔

11 علم ایک اچھا رہنما ہے اور تکبر کرنا عین حماقت ہے اور فضول خرچی محتاجی کی دلالت ہے اور جس نے لاادری (میں نہیں جانتا) کہنا چھوڑ دیا وہ ہلاکتوں کے منہ میں آ گیا۔

12 تکبر اور حسد شیطان کے جال اور پھندے ہیں۔

13 انسان کی دولت چرائی جاسکتی ہے جبکہ اس کا علم چرایا نہیں جاسکتا۔

14 عالمِ دین وہی شخص ہے جو اپنے علم پر عمل کرے اور اپنے عمل کو علم کے مطابق

بنائے۔

15 خوش اخلاقی بہترین دوست ہے اور ادب بہترین میراث ہے۔

16 جاہلوں کی دوستی سے بچو کیونکہ بہت سے عقلمندوں کو جاہلوں کی دوستی نے تباہ کر دیا ہے۔

17 ثواب حاصل کرنے کی نسبت گناہ سے پرہیز کرنا زیادہ بہتر اور فائدہ مند ہے۔

18 اللہ سبحانہ تقدس کی مغفرت وہی حاصل کرتا ہے جو برائی کے عوض بھلائی کرتا ہے۔

19 حکمت منافق کے دل میں اگر آ بھی جائے تو جلد چلی جاتی ہے۔

20 جب آدمی کی حکمت و عقلمندی مضبوط ہوتی ہے تو نفسانی خواہش کمزور ہو جاتی ہے۔

21 قناعت وہ دولت ہے جو ختم نہیں ہو سکتی اور لالچی شخص ذلت کی قید میں ہوتا ہے۔

22 جس شخص میں حیا نہیں ہوتی اس میں خیر اور خوبی بھی نہیں ہوتی۔

23 دنیا کافر کے لیے بہشت (جنت) ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

24 جو شخص دنیا کی حقیقت معلوم کر لیتا ہے وہ اس سے بے رغبت ہو جاتا ہے۔

25 اگر دنیا کی کوئی چیز ہاتھ سے چلی جائے تو اس پر بچوں کی طرح گریہ وزاری نہ کیا کرو۔

26 جھوٹ سے پرہیز کرو کیونکہ وہ قریب ترین کو بعید اور بعید ترین کو قریب بتاتا ہے۔

27 اپنی بیوی اور غلام کو اپنے راز پر واقف نہ کرنا ورنہ وہ تجھے اپنا غلام بنالیں گے اور شہوت پرستی اور غضب میں حد سے تجاوز نہ کرنا ورنہ یہ دونوں تجھے معیوب بنا دیں گے۔

28 جو تیرے راز کو ظاہر کرتا ہے وہ تیرے کام کو بگاڑ دیتا ہے اور جو کسی شخص کا راز رکھے وہ وفادار اور امین ہے اور دوستی اختیار کرو لیکن اپنی آبرو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

www.HaqWaliSarkar.com

29 لوگوں میں علم بہت زیادہ ہے مگر عمل بہت ہی کم ہے اور علم بغیر عمل کے ایسا ہے جیسا کہ کوئی بے پھل درخت ہو۔

30 جس نے اطاعت گزاری میں اعضائے بدن کو نفس کا تابع بنالیا اس شخص نے اپنی امید اور مقصد کو پالیا اور جہنم کی آگ سے ڈرنے والا اللہ سبحانہ تقدس کی حرام کردہ چیزوں سے مکمل پرہیز کرتا ہے۔

31 علم اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے بہترین عطیہ ہے اور انسان کے لیے عمدہ زیور ہے۔

32 اگر تھوڑا سا علم ہو اور وہ عمل کے ساتھ ہو تو وہ بہت سے علم سے جو بغیر عمل کے ہو بہت بہتر ہے۔

33 عقل مثل ایسے کپڑے کے ہے جو کبھی پرانا نہیں ہوتا۔

34 دانائی شفا ہے اور حماقت بدبختی ہے۔

35 جس نے اپنے آپ کو (نفس کو) پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

36 ایمان چار ستونوں پر قائم ہے۔ صبر، یقین، عدل اور جہاد۔

37 جہاں تک ہو سکے لالچ سے بچو کیونکہ لالچ میں ذلت ہی ذلت ہے۔

38 رنج کے بغیر راحت اور غم کے بغیر خوشی کسی کو حاصل نہیں ہوتی۔

39 موت کے بعد جو کچھ پیش آنے والا ہے اس سے کبھی غافل نہ رہو۔

40 اگر حاکم اپنی خواہشوں پر چلنے لگے تو وہ انصاف نہیں کر سکے گا۔

41 ہر اس کام سے بچو جو خفیہ کیا جائے اور اسے اعلانیہ کرتے ہوئے شرم آئے۔

42 وہ گناہ سب گناہوں سے سخت ہے جو کرنے والے کے نزدیک معمولی ہو۔

www.HaqWaliSarkar.com

43 اللہ سبحانہ تقدس کے حقوق وہی ادا کر سکتا ہے جو بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے۔

44 بات کہنے والے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ وہ کیا بات کہہ رہا ہے۔

45 عقل کلام کی خوبی سے اور شرافت اچھے کاموں سے ظاہر ہوتی ہے۔

46 ہمسائے سے بدسلوکی کرنا اور نیک لوگوں سے برائی کرنا انتہا درجے کی بدبختی ہے۔

47 نیکی کی کوئی قدر کرے یا نہ کرے لیکن تم نیکی کیے جاؤ۔

48 نیکی کا ارادہ شر کی آگ کو بجھا دیتا ہے، گناہ پر پشیمان اور شرمندہ ہونا گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

49 ایمان کی بنیاد صدق اور امانت پر ہے اور ایمان وہ روشن ستارا ہے جو کبھی بے نور نہیں ہوتا۔

50 ایمان زبان کے اقرار اور بدن کے اعمال کا نام ہے۔

51 دولت کی محبت اور ہوس کی مدہوشی سے اللہ سبحانہ تقدس کی پناہ مانگو۔

52 جو کسی کی غیبت سنتا ہے گویا وہ خود بھی غیبت کرتا ہے۔

53 زمانہ جسموں کو بوسیدہ اور امیدوں کو تازہ کرتا رہتا ہے۔

54 اپنے زہد کو چھپائے رکھنا سب سے اونچے درجے کا زہد ہے۔

55 ایک ساعت کی ذلت تمام عمر کی عزت کو برباد کر دیتی ہے۔

56 عقل مندوں اور داناؤں کا ظن (گمان) اکثر صحیح و درست ہوتا ہے۔

57 عقلمندی کا ایک نصف بردباری اور دوسرا نصف چشم پوشی ہے۔

58 جس شخص کا ایمان اور یقین درست ہو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔

59 مثالیں اور کہاوتیں صرف دانا اور عقلمندوں کے لیے بیان کی جاتی ہیں۔

www.HaqWaliSarkar.com

60 جو شخص اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں معزز ہو جاتا ہے۔

61 میں نے اپنے رب کو اپنے ارادوں کے ٹوٹنے سے پہچانا ہے۔

62 تین چیزیں اپنے بھیجنے والوں کا پتہ دیتی ہیں۔ قاصد، خط اور تحفہ۔

63 بندوں کے حقوق ادا کرنے والا آخرت کے حق بھی ادا کرے گا۔

64 خاموشی عالم کے لئے زینت اور جاہل کے لئے اس کی جہالت کا پردہ ہے۔

65 ہر شے کی زکوٰۃ ہے اور عقل کی زکوٰۃ نادانوں کی بات پر صبر و تحمل کرنا ہے۔

66 ادب انسان کے اندر ایک درخت کی مثل ہے جس کی جڑ عقل ہے۔

67 بوڑھے شخص کی رائے جوان شخص کی قوت اور زور سے اچھی ہے۔

68 اگر کسی سوال کا جواب معلوم نہ ہو تو لاعلمی کا اقرار کرنا نصف علم ہے۔

69 اپنے بیٹے کو اپنی تعلیم نہ دلاؤ کہ وہ تمہارے دور کے لیے پیدا نہیں ہوا۔

70 زبان ایک درندہ ہے کہ جسے کھلا چھوڑا جائے تو وہ سب کو کاٹ کھائے گا۔

71 حرام کاموں سے ناخوش ہونا عقلمندوں کی عادت اور بزرگوں کی خصلت ہے۔

72 اچھی طرح پاکدامن رہنا اور تھوڑے مال پر قناعت کرنا ایمان کا ستون ہے۔

73 صاحبِ عزت وہ شخص ہے جو اطاعتِ الٰہی کے زیور سے آراستہ ہو جائے۔

74 لوگوں کے پاس آمد و رفت اور ان کے ساتھ خط و کتابت کم رکھنا عقلمندی ہے۔

75 جو شخص دل میں بہت سی امیدیں اور امنگیں رکھتا ہے وہ اکثر ناخوش رہتا ہے۔

76 آدمی کی قدر اس کی عقل مندی سے ہے نہ کہ اس کی ظاہری صورت سے ہے۔

77 جس شخص کو عفت اور قناعت کا تحفہ ملا ہے عزت و آبرو اس کے ساتھ رہتی ہے۔

78 باعمل علماءِ دین کی دوستی اور آشنائی دین کا ایک حصہ ہے لٰہذا اسے ضرور حاصل کرنا

www.HaqWaliSarkar.com

چاہیے۔

79 شہوت کی اطاعت دین کو بگاڑتی ہے اور حرص کی اطاعت یقین کو برباد کرتی ہے۔

80 دولت سے اکثر دل و دماغ پر سیاہی چھا جاتی ہے لیکن علم سے لوگوں کے دل و دماغ جلا پاتے ہیں۔

81 ایمان کا دارومدار ایمانداری پر ہے اور کشادہ روی سے پیش آنا بھی ایک نیکی ہے۔

82 دین کی درستگی حسنِ یقین سے ہے اور اخلاص یقین کا ثمرہ اور ایمان کا اعلیٰ درجہ ہے۔

83 جو اپنے کام کے لئے صبح سویرے اٹھتا ہے اسے بہت جلد کامیابی حاصل ہوجاتی ہے۔

84 جب تم کسی پر احسان کرو تو اس کو چھپاؤ اور اگر تم پر کوئی احسان کرے تو اسے ظاہر کرو۔

85 اگر احسان آدمی کی شکل میں دکھائی دیتا تو ایسا باجمال ہوتا کہ تمام جہان پر فوقیت رکھتا۔

86 رزق دو طرح کا ہوتا ہے، ایک وہ جسے تم تلاش کرتے ہو اور ایک وہ جو تمہیں تلاش کرتا ہے اور جو شخص قناعت کو لازم پکڑتا ہے اس کا فقر و فاقہ اور محتاجی دور ہوجاتی ہے۔

87 جو شخص آخرت کو فروخت کرکے دنیا خریدتا ہے وہ دونوں جہانوں میں خسارہ پاتا ہے۔

88 خوشی ہے اس آنکھ کے لیے جس نے اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت میں اپنی نیند کو چھوڑا۔

89 کینہ اور دل میں کھوٹ رکھنا دل کی بیماری ہے اور سب عیبوں کا سردار ہے۔

90 حلال آمدنی کی خواہش اسی شخص کے دل میں پیدا ہوتی ہے جو حرام کمائی چھوڑنے کی مکمل کوشش کرتا ہے۔

91 انصاف کرنے والے کو چاہیے کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔

92 لوگوں کو نیکی کی باتوں کا حکم دو اور برے کاموں سے انہیں منع کرو اور جو تم سے قطع تعلق کرے اس سے رابطہ کرو اور جو تمہیں محروم رکھے تم اسے اپنی عطا سے محروم نہ رکھو۔

93 علم سیکھو کہ اللہ سبحانہ تقدس کو پہچان لو گے اور عمل میں محنت کرو اور خوب عمل کرو تو اللہ والے بن جاؤ گے۔

94 اپنے تمام کاموں میں اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت ملحوظ رکھو کہ اس کی اطاعت تمام چیزوں سے افضل اور بہتر ہے اور پرہیزگاری کو لازم پکڑو۔

95 اپنی جانوں کو اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب سے اس طرح بچاؤ کہ اس کی اطاعت میں تاخیر اور دیر نہ کرو۔

96 لوگوں میں اس طرح رہو جس طرح اڑنے والی شہد کی مکھی کہ اس کو ہر ایک چڑیا اپنے آپ سے کمزور سمجھتی ہے۔

97 احسان اور نیکی جتلانے والے شخص کے کیے ہوئے احسان اور نیکی میں کوئی لذت نہیں ہے۔

98 جو شخص نیکی کا طلبگار رہو وہ آخر ایک دن اسے پالیتا ہے اور جو شخص شر پر غالب آجائے تو وہ ضرور فتح منداور کامیاب ہو جاتا ہے۔

99 اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت کو وہی حاصل کرسکتا ہے جواس کے لیے پوری قوت لگائے اوراس کے واسطے جان توڑ کوشش کرے۔

100 آخرت کی یاد نفس کے امراض کی دعااوران کے لیے نسخہ شفا ہےاور دنیا کی یاد نہایت لاعلاج بیماری ہے۔

101 آخرت کے لئے اچھی طرح سے تیاری کرواوراس کے لیے بہت زیادہ زادِراہ باندھ لینے کولازمی اختیار کرو۔

102 پرہیزگاری اور طمع دونوں اکٹھے نہیں ہوسکتے اور صبر اور بے قراری دونوں اکٹھے نہیں ہوسکتے۔

103 پرہیزگاری نہایت عمدہ ساتھی ہے اور ہر نیکی نیکوئی کی کنجی ہے۔

104 اے عالمِ قرآن !تو عاملِ قرآن بھی بن کیونکہ حقیقی عالم وہی ہے جس نے پڑھ کر اس پر عمل بھی کیا اوراپنے علم وعمل میں موافقت پیدا کی۔

105 عقلمند اپنے آپ کو پست کرکے بلندی حاصل کرتا ہےاورنادان اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔

106 جب دنیا کسی پر مہربان ہوتی ہے تو دوسرے شخص کی خوبیاں بھی اس کودے دیتی ہےاور جب اس سے منہ موڑتی ہے تواس کی اپنی خوبیاں بھی چھین لیتی ہے۔

107 حُسنِ آداب جیسی کوئی زینت نہیں ہےاورآخرت کے ثواب کے برابر کوئی نفع نہیں ہے۔

108 بے شک اب برے کام اتنی کثرت سے ظہور پذیر ہونے لگے ہیں کہ ان کے کرنے میں اب کسی کو بھی حیانہیں آتی۔

109 صاحبِ عقل تین باتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ ایک تحمل و بردباری، دوسرا نیک اعمال اور تیسرا لوگوں سے احسان اور ان کی اعانت (مدد) کرنا۔

110 موت کیلئے تیاری کرو کیونکہ موت تمہارے پاس ضرور آئے گی اور موت سے خوف زدہ نہ ہونا جب وہ تمہاری وادی میں آئے۔

111 اگر آدمی اپنے عیبوں پر نظر کرے تو لوگوں کے عیب ٹٹولنے سے محفوظ رہے گا اور یہ اس مرض کے واسطے نہایت عمدہ علاج ہے اور سب سے برا وہ شخص ہے جو لوگوں کے عیبوں کا متلاشی ہو اور اپنے عیبوں سے اندھا اور بے پرواہ ہو۔

112 تعجب ہے اس شخص کی حالت پر جو لوگوں کے عیبوں کو برا سمجھتا ہے اور خود اپنے اندر کے عیوب پر نظر تک نہیں ڈالتا۔

113 بندے کو چاہیے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے سوا کسی سے امید نہ رکھے اور اپنے گناہوں کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔

114 اللہ سبحانہ تقدس اس شخص پر رحم فرمائے جس نے دانائی کی بات سنی اور مان لی اور جسے سیدھے راستے کی طرف بلایا گیا تو اس کے قریب آ گیا۔

115 اگر تیری زبان شیریں ہے تو سب لوگ تیرے بھائی ہیں اور اگر تیری زبان کڑوی ہے تو گھر کے نوکر چاکر بھی تیرے دشمن ہیں۔

116 نصیحت تنہائی میں کرنی چاہیے کیونکہ جو نصیحت کسی شخص کو بھرے مجمع میں کی جائے وہ نصیحت نہیں بلکہ اس کو ذلیل و رسوا کرنا ہے۔

117 کم عقل آدمی بے ہودہ گفتگو کرتا رہتا ہے اور عقلمند آدمی کسی کے سامنے اور مجلسوں میں کم گوئی اختیار کرتا ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

118 ترکِ آرزو سب سے بڑی دولت ہے اور جس نے امید کو طول دیا اس نے اپنے عمل کو خراب کر لیا۔

119 عقلمند شخص جب چپ ہو جاتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس کی قدرت کا مظاہرہ کرتا ہے اور جب بولتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس کو یاد کرتا ہے اور جب دیکھتا ہے تو عبرت حاصل کرتا ہے۔

120 اپنی سوچوں کو پانی کے قطروں سے زیادہ شفاف رکھو کیونکہ جس طرح قطروں سے دریا بنتا ہے اسی طرح سوچوں سے ایمان بنتا ہے۔

121 صبر کرنا عقلمندی کی علامت ہے اور بے صبری سے نقصان اور غم کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

122 ایمان ایک درخت ہے جس کی جڑ یقین، شاخیں پرہیزگاری، پھول شرم و حیا اور پھل سخاوت ہے۔

123 عقل سے علوم کی چوٹی تک رسائی حاصل ہوتی ہے اور کمال عقل سے حلم اور بردباری بڑھتی ہے۔

124 احمق کی عقل اس کی زبان کے پیچھے ہوتی ہے اور عقلمند کی زبان اس کی عقل کے پیچھے ہوتی ہے۔

125 عقلمند نیک اعمال میں کوشاں رہتا ہے اور امیدیں چھوٹی باندھتا ہے جبکہ جاہل طویل امیدوں پر بھروسہ کرتا ہے اور اعمالِ صالح میں کوتاہی کرتا ہے۔

126 محسن لوگوں کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ ان کے نیک کاموں اور اچھی خصلتوں کا ذکر نیک لوگوں کی زبانوں پر جاری رہتا ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

127 جب تک مومن خوشحالی وآسائش کو فتنہ اور مصیبت وبلا کو نعمت خیال نہ کرے تب تک اس کا ایمان کامل نہیں ہوتا۔

128 امن سے بڑھ کر کوئی اچھی اور بڑی نعمت وبھلائی نہیں ہے اور کسی کو کچھ دے کر یا احسان کر کے جتلانے سے بڑھ کر زیادہ بری کوئی برائی نہیں ہے۔

129 اچھی طرح سے کشادہ پیشانی رہنا کامیابی کی علامت ہے اور اپنی غلطیوں کا عمدہ طور سے تدارک کرنے کی صلاحیت نیک ہونے کی نشانی ہے۔

130 جس شخص کی امیدیں اور امنگیں زیادہ ہوجاتی ہیں اس کے رنج اور تکلیف دراز ہو جاتے ہیں۔

131 جو شخص اپنے ارادے میں پختہ اور مستقل مزاج ہوتا ہے وہ اپنے حریف پر غالب آجاتا ہے۔

132 اللہ سبحانہ تقدس کی رضامندی کا اچھا وسیلہ اس کی اطاعت کرنا ہے اور مومن کی اچھی صفت قناعت ہے۔

133 نیک نیت رکھنے سے دنیاوی کاموں میں کامیابی حاصل ہوتی ہے اور نیت میں خلل سے بنا ہوا کام بھی الٹ پلٹ ہوجاتا ہے۔

134 آدمی کا سب سے برا ساتھی حسد ہے اور دل میں جتنی چیزیں آتی ہیں ان میں سب سے بری مصیبت جہالت اور نادانی ہے۔

135 جس شخص میں ہمت نہیں اس میں مروت نہیں ہے اور جس میں صبر نہیں اس کیلئے کامیابی اور نصرت نہیں ہے اور مصیبت کا ثواب نقصان پر صبر کرنے کے مطابق ملتا ہے۔

136 کینہ ایک بہت بری بیماری اور متعدی مرض اور نہایت ردی عادت اور مہلک

بیماری ہے۔

137 کامیابی اور ناکامی اللہ سبحانہ تقدس کے اختیار میں ہے اور انسان کا کام سعی و کوشش کرنا ہے۔

138 ہر ایک کے رزق کے لیے کوئی نہ کوئی سبب ہے پس تمہیں چاہیے کہ اس کی تلاش اور طلب میں وہ طریقے اختیار کرو جو قانونِ شریعت کے خلاف نہ ہوں۔

139 جس کی غرض باطل پرستی ہوتی ہے وہ کبھی حق کو نہیں پاتا اگرچہ وہ آفتاب سے بھی زیادہ مشہور ہو۔

140 وہ آدمی کامیاب ہے جس نے آج کا کام ٹھیک کیا اور کل کی گزشتہ غلطیوں کا تدراک کرلیا اور عزت کو محفوظ رکھنے کا سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آدمی دنیا طلبی اور برے اعمال سے اعراض اور کنارہ کشی اختیار کرلے۔

141 قابلِ رشک ہے وہ شخص جس کا ایمان و یقین کامل ہے اور عقل مند وہ شخص ہے جو غیر (دوسروں) سے عبرت حاصل کرے اور لوگوں سے زیادہ مذاق کرنے سے آدمی کی عزت چلی جاتی ہے اور لوگوں سے دشمنی پیدا ہوجاتی ہے۔

142 تیرا مہمان اگرچہ ادنیٰ شخص ہو لیکن پھر بھی اس کی عزت کرو اور تم چاہے بادشاہ یا حاکم ہو مگر اپنے باپ اور استاد کی تعظیم و عزت کے لیے کھڑے ہو جایا کرو۔

143 بارش کا قطرہ سیپی اور سانپ دونوں کے منہ میں گرتا ہے اور سیپی اسے موتی بنا دیتی ہے اور سانپ اسے زہر بنا دیتا ہے۔

144 جو شخص تنہائی میں اپنے علم کی نگہداشت نہیں کرتا (اس کے مطابق عمل نہیں کرتا) اس کا علم لوگوں میں اسے شرمندہ اور رسوا کرتا ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

145 آدمی کی یہ بڑی نادانی اور جہالت ہے کہ لوگوں کے ان کاموں کو برا سمجھے جن کو وہ خود کرتا ہے۔

146 اللہ سبحانہ تقدس کی معرفت سب سے اعلیٰ معرفت اور اپنے نفس کو پہچاننا نہایت نافع علم ہے۔

147 اکثر لوگ حصولِ علم کی طرف اس لئے راغب نہیں ہوتے کہ وہ اکثر عالموں کو بے عمل پاتے ہیں۔

148 تم اپنی طاقت سے بڑھ کر اپنے آپ پر بوجھ نہ ڈالو کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اس طرح ہمت ہار بیٹھو۔

149 اپنے دوست کو دوستانہ نصیحت کرنے سے دریغ نہ کرو خواہ تمہاری نصیحت اس کو بری لگے یا اچھی لگے لیکن تم کو جو کہنا ہو کہہ دینا مگر اس کے سامنے غصے کو پی جاؤ اور ضبط سے کام لو۔

150 اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے طریقے پر چلو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا طریقہ سب طریقوں سے زیادہ سچا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سنت کی پیروی کرو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سنت نہایت سیدھا راستہ ہے۔

151 علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی حفاظت کرتا ہے لہٰذا علم حاکم ہے اور مال محکوم ہے اور مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔

152 اخلاص بڑی کامیابی ہے، سچائی نجات دیتی ہے، جھوٹ ہلاک کرتا ہے اور کنجوسی سے عیب پیدا ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ کامیابی کی صورت اس معاملے میں متصور

ہے جس میں اول سے آخر تک رازداری سے کام لیا جائے۔

153 جو شخص اپنے سب کام اللہ سبحانہ تقدس کے سپرد کر دیتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس کو کامیابی کی راہ بتا دیتا ہے اور جو اس کی ہدایت پر چلنا چاہتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اسے ہدایت اور رہنمائی عطا فرماتا ہے۔

154 تین ایسی خصلتیں ہیں جو انسان کو ذلیل و رسوا کر دیتی ہیں اور ان سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ پہلا تکبر، دوسرا حسد (کسی کی نعمت کو دیکھ کر جلنا اور اس کے زائل ہونے کی خواہش کرنا) اور تیسرا حرص (یعنی لالچ)۔

155 وہ کام کرو جو بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو اور نیک عمل کرنے میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرو اور نیک عمل بغیر تقویٰ کے قابل قبول نہیں ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جس عمل میں تقویٰ اور اخلاص نہ ہو وہ کیسے قابلِ قبول ہو سکتا ہے۔

156 لوگوں کو نیکی کے کام کرنے کا حکم کرو اور خود بھی ان کو کرتے رہو اور ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ تو اوروں کو تو نیکی کے کام بتلائے اور خود ان سے دل چرائے۔ اگر ایسا ہوا تو اس کا وبال پیش آئے گا اور اللہ سبحانہ تقدس کی ناخوشی کا باعث ہوگا۔

157 اللہ سبحانہ تقدس سے اس شخص کی طرح ڈرتے رہو جو لوگوں کو نیک کام کی طرف بلاتا ہو اور خود بھی اسے کرتا ہو اور گناہوں سے تائب ہو کر اللہ سبحانہ تقدس کی طرف متوجہ ہوتا ہو۔ لوگوں کو برے کاموں سے ڈراتا ہو اور خود بھی ان سے دور رہتا ہو اور لوگوں کو نصیحت کرتا ہو اور خود بھی نصیحت پر کاربند ہوتا ہو اور اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب کا خوف اور اس کے وعدوں کا یقین رکھتا ہو۔

158 خبردار اور ہوشیار رہو کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس کے سوا کسی سے کسی بھی قسم کی کوئی امید

www.HaqWaliSarkar.com

قائم نہ کرو اور اپنے گناہوں کے سوا کسی بات سے نہ ڈرو اور اگر کوئی چیز نہ آتی ہو تو سیکھنے میں شرم محسوس نہ کرو اور اگر تم سے کوئی ایسی بات دریافت کی جائے جس کو نہ جانتے ہو تو کہہ دو کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔

159 جو شخص جنت کا طلب گار ہو وہ نیکیوں کی طرف لپکتا ہے اور جو دوزخ کی آگ سے ڈرتا ہو وہ ناجائز خواہشات سے بچتا ہے اور جو موت کا کامل یقین رکھتا ہے وہ دنیا کی ناجائز لذتوں کے قریب بھی نہیں جاتا اور جس نے دنیا کی حقیقت پہچان لی مصیبتیں اس پر آسان ہو جاتی ہیں۔

160 جو شخص اس بات کی خواہش کرتا ہو کہ وہ بغیر دولت کے دولت مند ہو جائے اور بغیر حکومت و امارت کے صاحبِ عزت ہو جائے اور بغیر کنبے کے صاحبِ جماعت ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کی نافرمانی کی حالت سے نکل کر اس کی اطاعت میں آجائے تو یہ سب چیزیں اس کو میسر ہوں گی۔

www.HaqWaliSarkar.com

مولیٰ علی سرکار رضی اللہ عنہ مولیٰ علی سرکار رضی اللہ عنہ

وہ مولیٰ علی سرکار حیدر مولیٰ علی سرکار
مل کے لگائیں جو یہ نعرہ ہو جائے بیڑا پار

اہلِ بیت کی عزت کرنا یہ میرا ایماں ہے
عشقِ علی میں ہی مرجاؤں میں بھی میرے سرکار

قوت اللہ نے ایسی بخشی دشمن تھر تھر کانپے
شیرِ خدا ہے ان کا رتبہ ولیوں کے وہ سردار

مانگوں مدد مولیٰ علی سے غالب ہیں یہ دشمن
جس کو دیکھ کے کافر کانپے حیدری ہے تلوار

ان کی زیارت عبادت ہے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
خوش قسمت ہے وہ تو بڑا ہی جس کو ملے دیدار

ان کا گھرانہ سارا دیکھا سارے ہی سخی ہیں
ان کی نظر ہر منگتے پے ہے چاہے بھلا بدکار

ہیں محبوبِ مولیٰ علی بھی میرے مُرشد خواجہ
اہلِ بیت کے عاشق خواجہ ان کے ہوئے دلدار

دستِ کرم علی کا اس پے رہتا ہے سدا ہی
بن جاتا ہے جو بھی غلامِ خواجہ پیا سرکار

www.HaqWaliSarkar.com

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور مجھے ہرگز یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص اسے تکلیف پہنچائے۔ (متفق علیہ)

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

www.HaqWaliSarkar.com

مختصر تعارف

آپ رضی اللہ عنہا کا اسم گرامی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت امِ محمد ہے اور آپ رضی اللہ عنہا کے القابات میں زہرا، بتول، راضیہ، ذکیہ، طاہرہ، طیبہ اور مطہرہ شامل ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہا کے القابات میں مشہور لقب زہرا ہے جس کے معنی کلی کے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا جنت کی کلی تھیں حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی طرح حیض ونفاس سے قطعی پاک وصاف اور محفوظ تھیں اس لیے آپ رضی اللہ عنہا کا لقب زہرا ہوا اور اس لقب کی دوسری وجہ یہ تھی کہ آپ سے جنت کی خوشبو آیا کرتی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری بیٹی فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) جب میرے بطن میں تھی تو میں ہر روز جنت کی خوشبو سونگھا کرتی تھی اور خوشبو مجھے پورے نو ماہ تک آتی رہی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا سر مبارک سونگھا کرتے تھے اور ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ مجھے تجھ سے جنت کی خوشبو آتی ہے اور اسی لئے آپ رضی اللہ عنہا کا یہ لقب مشہور ہوا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اولین وآخرین میں طاہرہ سیّدہ نساء العالمین ہیں اور جب وہ محرابِ عبادت میں کھڑی ہوتی ہیں تو ملائکہ مقربین ان پر سلام بھیجتے ہیں اور پکارتے ہیں کہ اے فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) بے شک اللہ سبحانہ تقدس نے آپ (رضی اللہ عنہا) کو نساء العالمین میں سے پاک وطاہر کیا اور برگزیدہ بنایا۔

آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت باسعادت بعض روایات کے مطابق بعثتِ نبوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پانچ سال قبل اور بعض روایات کے مطابق بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے سال ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت باسعادت مکہ مکرمہ میں ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے چال ڈھال، شکل وشباہت اور بات چیت میں حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا اور آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) سے زیادہ سچا ان کے والد محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت امِ کلثوم رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بعد حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے نکاح کرنے کا ارادہ فرمایا۔ ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا جنت میں ان کی والدہ حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے محل میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا ہے۔ ابھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں ہی تھے کہ اتنے میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جبرائیل نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) کو آپ (رضی اللہ عنہ) کی زوجیت میں دیا ہے، پھر اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے حضرت سیّدہ

www.HaqWaliSarkar.com

فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے طے ہو گیا اور بوقتِ نکاح حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک اٹھارہ برس تھی اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک پچیس سال تھی اور حضرت ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے امورِ خانہ داری (مثلاً چکی پیسنے، جھاڑو دینے اور کھانا پکانے کے کام وغیرہ) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے سپرد فرمائے اور گھر سے باہر کے کام حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ذمہ لگائے اور حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا گھر کے کام کرتی رہتی تھیں اور اس دوران وہ قرآن پاک پڑھتی رہتی تھیں۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا جہیز نہایت ہی مختصر اور سادہ تھا جو کہ ان چیزوں پر مشتمل تھا۔

1. چادر، ایک عدد۔
2. چکی، ایک عدد۔
3. گلاس، چار عدد۔
4. تانبے کا لوٹا، ایک عدد۔
5. مٹی کے گھڑے، دو عدد۔
6. چاندی کے بازو بند، دو عدد۔
7. سادہ کپڑوں کا بستر، ایک عدد۔
8. اعلیٰ کپڑے کی قمیص، ایک عدد۔
9. کپڑے کا جوڑا، ایک عدد۔

www.HaqWaliSarkar.com

10 موٹے کپڑے کے تکیے، چار عدد۔

11 کھجور کے پتوں کی چٹائی، ایک عدد۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولادِ پاک میں صرف حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو یہ شرف حاصل ہے کہ ان سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسل مبارک باقی رہی۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولادِ مبارکہ کی تعداد چھ بیان کی جاتی ہے جس میں چار لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

1 حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

2 حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

3 حضرت سیّدنا محسن رضی اللہ عنہ

4 حضرت سیّدہ امِ کلثوم رضی اللہ عنہا

5 حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا

6 حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا

www.HaqWaliSarkar.com

آپ رضی اللہ عنہا کی حیاتِ مبارکہ کے چند واقعات

آپ رضی اللہ عنہا کی سادگی

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر مبارکہ جب پانچ سال تھی تو حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے رشتے داروں میں کسی بچی کی شادی کی تقریب منعقد ہونے والی تھی۔ ام المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنے دل میں خیال فرمایا کہ لوگوں کے بچے تو اچھے سے اچھے کپڑوں میں ہوں گے لہٰذا حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے بھی ایک دو جوڑے کپڑوں کے اور کچھ زیور بنوا لئے جائیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا نے چاندی کے دو تین ننھے ننھے زیور بنوا لئے اور دو جوڑے اچھے کپڑوں کے تیار کر لئے۔

جب شادی کی تقریب میں جانے کا وقت آیا تو ام المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا خوشی خوشی وہ زیور اور نئے کپڑے اپنی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو پہنانے لگیں تو ان کو دیکھ کر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کہا کہ امی جان! میں یہ اعلیٰ کپڑے اور زیور نہیں پہنوں گی کیونکہ مجھے تو صرف وہی لباس اچھا لگتا ہے جیسا آپ رضی اللہ عنہا اور والد مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہنتے ہیں۔ ام المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنی بیٹی کی یہ بات سنی تو بڑی محبت سے ان کو سینے سے لگا لیا اور ارشاد فرمایا کہ اے

www.HaqWaliSarkar.com

فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)! تمہارے والد مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے کہ ہماری بیٹی بہت عظیم ہے اور تم واقعی بہت عظیم ہو اور پھر دونوں ماں بیٹی اپنے سادہ لباس میں شادی کی تقریب میں شریک ہوئیں۔

شادی میں شرکت

ایک بار حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں مدینہ منورہ کے یہودیوں کی چند عورتیں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ ہمارے گھر میں شادی ہے جس میں ہم نے کافی مہمانوں کو بلایا ہے اس لئے ہم یہ چاہتی ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیٹی بھی اس شادی میں ضرور شرکت کریں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی درخواست منظور فرمائی اور وعدہ فرما لیا کہ ہم اپنی بیٹی کو وقت مقررہ پر تمہارے گھر بھیج دیں گے۔ ان عورتوں سے گفتگو فرمانے کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ بیٹی! تمہیں یہودی عورتوں کی شادی کی تقریب میں شرکت کرنی ہے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے والد مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم قبول کر لیا اور شادی میں جانے کے لیے رضامند ہو گئیں۔

اصل میں یہودی عورتوں نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو اپنی شادی کی تقریب میں اس لئے مدعو کیا تھا کہ وہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا مذاق اڑائیں گی کیونکہ آپ رضی اللہ عنہا کے لباس مبارک میں کئی کئی پیوند لگے ہوتے ہیں اور جب آپ رضی اللہ عنہا وہ پیوند لگے کپڑے پہن کر آئیں گی تو ہم سب مل کر ان کا مذاق اڑائیں گی کہ یہ

مسلمانوں کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹی ہیں۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے دل میں بھی جونہی یہ خیال پیدا ہوا کہ کہیں یہودی عورتیں میرا مذاق نہ اڑائیں تو حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے جنت الفردوس سے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے ایک نہایت خوبصورت کپڑوں کا جوڑا لے کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! یہ جنتی لباس اللہ سبحانہ تقدس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے عطا فرمایا ہے تاکہ وہ یہودی عورتوں کی شادی میں اسے پہن کر جائیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ لباس لے کر اپنی صاحبزادی کو دے دیا اور جب حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا وہ جنت کا لباس پہن کر یہودی عورتوں کی شادی میں شرکت کے لئے تشریف لے گئیں تو اس لباس مبارک کو دیکھ کر ان کے رنگ اڑ گئے اور ان عورتوں پر سکتہ طاری ہو گیا کیونکہ وہ عورتیں تو اس گمان میں تھیں کہ آپ رضی اللہ عنہا وہ کپڑے پہن کر آئیں گی جس پر پیوند لگے ہوئے ہوں گے لیکن حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو انتہائی قیمتی زرق برق لباس میں ملبوس دیکھ کر وہ خود پریشان ہو گئیں اور ان کو یوں لگا جیسے وہ خود ہی مذاق بن گئیں ہوں۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا کو بڑی عزت و تکریم سے ایک نمایاں جگہ پر بٹھایا اور سب آپ رضی اللہ عنہا کے لباس مبارک کا مشاہدہ کرنے لگیں اور جب آپ رضی اللہ عنہا نے اس جوڑے کو سنوارا تو اس سے نور کی شعاعیں نکل کر فضا میں شامل ہونے لگیں تو یہودی عورتوں نے ان انوار و تجلیات کا مشاہدہ کیا تو وہ اور بھی زیادہ مرعوب ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ آپ رضی اللہ عنہا نے یہ لباس مبارک کہاں سے لیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ میں نے یہ لباس اپنے والد محترم

www.HaqWaliSarkar.com

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا ہے۔ ان عورتوں نے پھر پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہا کے والد محترم نے یہ لباس کہاں سے لیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے یہ لباس جبرائیل علیہ السلام سے لیا۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ جبرائیل علیہ السلام کہاں سے لائے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام یہ لباس جنت سے لائے ہیں۔ ان عورتوں نے کہا کہ بے شک آپ رضی اللہ عنہا سچ فرما رہی ہیں اور پھر ان سب نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگئیں اور ان میں سے بعض کے شوہر بھی مسلمان ہوگئے اور بعض نے شوہر کے اسلام نہ قبول کرنے کی وجہ سے اپنے شوہر سے طلاق حاصل کر لی۔

حالتِ زار پر رونا

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ملنے کے لیے تشریف لے گئے کیونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول مبارک تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو دو رکعت نماز ادا فرمانے کے بعد سب سے پہلے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے۔ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استقبال کے لیے گھر کے دروازہ پر آگئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک پر بوسہ دیا اور رونے لگیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رونے کی وجہ دریافت فرمائی تو آپ رضی اللہ عنہا نے عرض

www.HaqWaliSarkar.com

کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ مشقت سے متغیر اور پھٹے پرانے کپڑے دیکھ کر رونا آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)! پریشان نہ ہوا کرو کہ تمہارے والد کو اللہ سبحانہ تقدس نے ایک ایسے کام کے لیے بھیجا ہے کہ روئے زمین پر کوئی بھی اینٹ اور گارے کا مکان اور نہ کوئی اونی سوتی خیمہ بچے گا جس میں اللہ سبحانہ تقدس اپنا کام یعنی دین اسلام نہ پہنچا دے اور یہ دین وہاں تک پہنچ کر رہے گا جہاں تک دن اور رات کی پہنچ ہے۔

سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح

ایک دن حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما تھے کہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر ہونے لگا تو حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تمام معززین نکاح کا پیغام عرض کر چکے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انکار کرتے ہوئے یہی ارشاد فرمایا ہے کہ یہ معاملہ اللہ سبحانہ تقدس کے سپرد ہے مگر ابھی تک حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نکاح کا عرض نہیں کیا اور نہ ہی اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کی وجہ میرے خیال میں ان کی تنگ دستی ہو سکتی ہے لہٰذا ہمیں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس چل کر ان سے شہزادئ رسول حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا معاملہ ذکر کرنا چاہیے اور اگر وہ تنگ دستی کی وجہ بنائیں تو ان کی مدد کرنی چاہئے۔ پھر یہ سب حضرات حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تلاش میں چل دیئے تو راستے میں ان کو پتا چلا کہ وہ اس وقت کسی

www.HaqWaliSarkar.com

انصاری کے باغ میں اجرت پر اونٹوں کے ذریعے پانی نکالنے میں مصروف ہیں۔ یہ تمام حضرات وہاں گئے اور جب ان سے ملاقات ہوئی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ)! قریش کے تقریباً سب معززین نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی کے لئے نکاح کا پیغام عرض کیا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ یہ معاملہ اللہ سبحانہ تقدس کے سپرد ہے اور آپ ہر اچھی عادت سے کامل طور پر متصف ہیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قرابت دار بھی ہیں، مجھے امید ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کا معاملہ آپ رضی اللہ عنہ کے لئے روکا ہوا ہے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اشک بار ہوگئیں اور فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! میری تنگ دستی نے مجھے اس بات سے روک کر رکھا ہوا ہے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ)! ایسا نہ کہو کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اڑتے غبار کی مانند ہے اور پھر باقی حضرات صحابہ کرام نے بھی حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا حوصلہ بڑھایا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوکر اپنا مدعا پیش کرنے کا مشورہ دیا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ اپنے کام سے واپس آکر حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف چل دیئے اور دروازہ کھٹکھٹایا، حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا کہ کون ہے؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ اٹھو اور دروازہ کھولو کیونکہ دروازے پر وہ ہیں جن سے اللہ سبحانہ تقدس اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

www.HaqWaliSarkar.com

محبت فرماتا ہے اور یہ بھی ان سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں کہ یہ کون ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ میرا بھائی ہے اور مجھے ساری مخلوق سے بڑھ کر پیارا ہے۔ حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کیا اور سامنے بیٹھ گئے اور زمین کرید نے لگے گویا کچھ کہنا چاہتے ہیں لیکن حیا کا پردہ حائل ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ)! کوئی کام ہے تو بتاؤ، ہمارے ہاں تمہاری حاجت پوری ہو گی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی دنیا و آخرت میں میرا وسیلہ اور ذخیرہ ہیں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہ تقدس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے میری پشت پناہی اس طرح فرمائے کہ میرا بھی ایک گھر اور بیوی ہو جس میں چین حاصل کروں لہٰذا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آپ کی شہزادی فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) کے لئے نکاح کا پیغام لے کر حاضر خدمت ہوا ہوں۔

حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے دیکھا کہ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور خوشی و مسرت سے کھل اٹھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر مسکرائے اور پوچھا کہ اے علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ)! کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جس سے تم فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) کا حق مہر ادا کر سکو؟ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ

www.HaqWaliSarkar.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میری حالت پوشیدہ نہیں ہے کہ میرے پاس صرف میری زرہ، تلوار اور پانی بھرنے کے لئے ایک اونٹ کے سوا کچھ نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی تلوار سے تم اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں جہاد کرو گے لہٰذا اس کے بغیر گزارہ نہیں ہے اور اونٹ سے اپنے گھر والوں کے لئے پانی بھر کر لاؤ گے اور سفر میں بھی اپنا سامان لادو گے لہٰذا اس کے بغیر گزارہ نہیں ہے لیکن زرہ کے بدلے میں میں اپنی بیٹی کا نکاح تم سے کرتا ہوں اور میں تم سے خوش ہوں۔

اے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)! تمہیں مبارک ہو کہ اللہ سبحانہ تقدس نے زمین پر فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) سے تمہارا نکاح کرنے سے پہلے آسمان میں تم دونوں کا نکاح کر دیا ہے اور تمہارے آنے سے پہلے ایک آسمانی فرشتہ میرے پاس حاضر ہوا جس کو میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا اور اس کے کئی چہرے اور پَر تھے، اس نے آ کر کہا کہ السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا مبارک ملن اور پاکیزہ نسل مبارک کی بشارت ہو۔ پھر حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام نے آ کر سلام عرض کیا اور مجھے بتایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ سبحانہ تقدس نے دنیا پر نظرِ رحمت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک حبیب، بھائی اور دوست منتخب فرما کر اس کے ساتھ آپ کی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح فرما دیا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس نے ساری جنتوں اور حوروں کو آراستہ و پیراستہ ہونے، شجر طوبیٰ کو زیورات سے مزین ہونے اور ملائکہ کو چوتھے آسمان میں بیت المعمور کے پاس جمع ہونے کا حکم دیا ہے اور رضوانِ جنت نے اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے بیت المعمور کے دروازے پر منبر کرامت رکھ دیا ہے اور یہ وہی منبر ہے کہ جب اللہ سبحانہ تقدس نے

www.HaqWaliSarkar.com

حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کو تمام اشیا کے نام سکھائے تھے تو انہوں نے اس پر خطبہ دیا تھا۔

پھر اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے اس منبر پر راحیل نامی فرشتے نے اللہ سبحانہ تقدس کے شایانِ شان اس کی حمد و ثنا کی تو آسمان فرحت و سرور سے جھوم اٹھے۔ حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام نے مزید یہ بھی بتایا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے وحی فرمائی کہ میں نے اپنے محبوب بندے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کا نکاح اپنی محبوب بندی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) سے کر دیا ہے، تم ان کا عقدِ نکاح کر دو۔ پس میں نے عقدِ نکاح کر دیا اور اس پر فرشتوں کو گواہ بنایا اور اللہ سبحانہ تقدس نے شجرِ طوبیٰ کو حکم دیا کہ وہ اپنے زیورات بکھیرے۔ جب اس نے زیورات کی بوچھاڑ کی تو ملائکہ اور حوروں نے سب زیورات چن لئے اور وہ قیامت تک یہ زیورات ایک دوسرے کو تحفے میں دیتے رہیں گے اور اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے حکم دیا ہے کہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ پیغام پہنچا دوں کہ زمین پر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کر دیجئے اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دو ایسے شہزادوں کی بشارت بھی عطا کر دیجئے جو انتہائی ستھرے، عمدہ خصائل و فضائل کے حامل، پاکیزہ فطرت اور دونوں جہاں میں بھلائی والے ہوں گے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)! میں تمہارے متعلق حکم الٰہی نافذ کر رہا ہوں، تم مسجد میں پہنچ جاؤ اور میں بھی آ رہا ہوں کہ میں لوگوں کی موجودگی میں تمہارا نکاح کروں گا اور تمہارے فضائل بیان کروں گا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جلدی سے نکلا اور میں خوشی کی شدت کی وجہ سے خود رفتہ ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد

www.HaqWaliSarkar.com

میں تشریف لائے تو ان کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ مہاجرین وانصار کو بلائیں اور جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منبر اقدس پر جلوہ افروز ہو کر اللہ سبحانہ تقدس کی حمد وثنا کی اور ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو! ابھی ابھی حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور یہ خبر دی کہ اللہ سبحانہ تقدس نے بیت المعمور کے پاس ملائکہ کو گواہ بنا کر میری بیٹی فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) کا نکاح علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) سے کر دیا ہے اور مجھے بھی یہ حکم فرمایا ہے کہ میں زمین پر ان کا نکاح کر دوں۔ میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) کا نکاح علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) سے کر دیا ہے۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خطبہ نکاح پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدۃ النساء حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرما دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر میں تشریف لائے اور اپنی لختِ جگر سیدۃ النساء حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میرے لئے پانی لاؤ تو آپ رضی اللہ عنہا لکڑی کا ایک پیالہ پانی سے بھر کر لائیں اور خدمت اقدس میں حاضر کر دیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پانی میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا اور آپ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ آگے آئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا آگے تشریف لائیں تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ پانی آپ رضی اللہ عنہا کے سینہ اور سر مبارک پر چھڑک دیا اور اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں دعا کی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں ان کو اور ان کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا کہ اے فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)! میری طرف پشت کرو انھوں نے حکم کے مطابق پشت کر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے

www.HaqWaliSarkar.com

دونوں کندھوں کے درمیان وہ پانی انڈیل دیا اور پھر دعا فرمائی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں ان کو اور ان کی اولاد کو شیطان سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھر دوبارہ ارشاد فرمایا کہ پانی لاؤ۔ آپ رضی اللہ عنہا جب پانی لے کر حاضر خدمت ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پانی میں بھی اپنا لعاب دہن ڈالا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ آگے آؤ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم کی تعمیل کی اور آگے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ پانی آپ رضی اللہ عنہ کے سر اور منہ پر انڈیل دیا اور پھر بارگاہِ الٰہی میں ویسی ہی دعا فرمائی۔

دوری گوارہ نہیں

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا شادی کے بعد رخصت ہو کر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جس گھر میں قیام پذیر ہوئیں وہ گھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بیتِ اطہر سے کافی فاصلے پر تھا جس کی وجہ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وہاں آنے جانے میں مشکل پیش آتی تھی۔ اس لیے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ بیٹی! تمہیں دیکھنے کی غرض سے مجھے اکثر آنا پڑتا ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ میں تمہیں اپنے نزدیک بلا لوں۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بیتِ اطہر کے قرب وجوار میں حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے بہت سے مکانات ہیں اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان سے فرمائیں گے تو وہ ضرور کوئی نہ کوئی مکان دے دیں گے۔

www.HaqWaliSarkar.com

آپ رضی اللہ عنہا کی یہ بات سن کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ حارثہ (رضی اللہ عنہ) کے پاس بے شمار دولت ہے اور ان کی کافی جائیداد اور مکانات مدینہ منورہ میں ہیں لیکن جب سے میں مکہ معظّمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آیا ہوں انہوں نے مہاجرین کی ضروریات کو دیکھتے ہوئے اپنے کئی مکانات اللہ سبحانہ تقدس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشنودی کی خاطر نذر کر دیے ہیں جو میں نے ضرورت مند مہاجرین میں تقسیم کر دیے ہیں اس لیے اب حارثہ (رضی اللہ عنہ) سے کوئی اور مکان طلب کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ بات سن کر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔

جب اس واقعہ کا علم حضرت حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ کو ہوا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی پیاری صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو اپنے نزدیک مکان لے کر دینا چاہتے ہیں مگر کوئی مکان نہیں مل رہا تو آپ رضی اللہ عنہ بے چین ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو اپنے قریب کے کسی مکان میں لانے کی خواہش رکھتے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کوئی گھر نہیں مل رہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میری جان اور مال سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قربان ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھ سے جو بھی چیز لیں گے مجھے اس چیز کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس رہنا زیادہ محبوب ہو گا بجائے اس کے کہ وہ چیز میرے پاس رہے، اس لیے میں یہ مکان جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بیتِ اطہر کے ساتھ ہے اس کو خالی کیے دیتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو اس میں بلا لیجیے۔ حضرت حارثہ بن نعمان

www.HaqWaliSarkar.com

رضی اللہ عنہ کے اس جذبہ ایثار کو دیکھ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی اس پیشکش کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو اور اللہ سبحانہ تقدس تمہیں خیرو برکت عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش کے مطابق حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے اس مکان میں منتقل ہو گئے جو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیتِ اطہر سے انتہائی قریب تھا۔

انار کا واقعہ

ایک دفعہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ باہر سے اپنے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سخت بخار میں مبتلا ہیں۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی یہ حالت دیکھ کر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بے قرار ہو گئے اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہا کا میٹھی چیز کھانے کو دل چاہتا ہو تو بتائیے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی زندگی میں شاید یہی ایک واقعہ ایسا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے انار کھانے کی خواہش کا اظہار فرمایا اور وہ بھی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی پیشکش پر فرمایا۔

بہر حال حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب انار کی فرمائش سنی تو فوراً اٹھے اور گھر سے باہر بڑی خوشی خوشی گئے اور کسی شخص سے ایک درہم ادھار لیا اور بازار سے انار خرید لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ ابھی راستے میں ہی تھے کہ راستے میں ایک بیمار شخص کو کراہتے

ہوئے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ اس بیمار کے پاس تشریف لے گئے اور اس کی مزاج پرسی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ بابا! اگر کسی چیز کی تمہیں ضرورت ہو تو بیان کرو؟ اس بیمار نے عرض کیا کہ اے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)! پانچ روز ہو گئے ہیں میں اسی طرح بیماری کے عالم میں پڑا ہوں اور آج میرا دل انار کھانے کو چاہتا ہے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو ایک لمحہ کے لئے پریشان ہو گئے اور سوچنے لگے کہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے ایک انار خریدا ہے اور اگر یہ انار اس سائل کو دیتا ہوں تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا محروم رہتی ہیں اور اگر اس سائل کا سوال پورا نہ کیا تو اللہ سبحانہ تقدس کا فرمان پورا نہ ہوگا۔ لہٰذا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ انار توڑ کر پورے کا پورا اس بیمار کو کھلا دیا۔ وہ بیمار ضعیف جب پورا انار کھا چکا تو اس کا بخار اُتر گیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔

اب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خالی ہاتھ دل میں یہ سوچتے ہوئے گھر میں تشریف لائے کہ میں فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) کو کیا جواب دوں گا مگر جب آپ رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اٹھ کر آپ رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا اور فرمایا کہ آپ (رضی اللہ عنہ) کیوں غمزدہ ہیں، مجھے اللہ سبحانہ تقدس کی عزت و جلال کی قسم! جب آپ رضی اللہ عنہ اس مریض کو انار کھلا رہے تھے تو میرا دل انار سے بھر گیا تھا اور میرا بخار بھی اتر گیا ہے۔ ابھی چند لمحے ہی گزرے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جا کر دیکھا تو دروازے پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے ہاتھ میں ایک طباق تھا جو رومال سے ڈھکا ہوا تھا۔ انہوں نے وہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا اور عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا ہے اور جب

www.HaqWaliSarkar.com

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے کھولا تو اس میں دس انار تھے۔

تین دن کا فاقہ

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بچپن میں ایک دفعہ بیمار ہو گئے تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور آپ رضی اللہ عنہا کی خادمہ حضرت فضہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں شہزادوں کی صحت یابی کے لیے تین روزوں کی منت مانی اور اللہ سبحانہ تقدس نے دونوں شہزادوں کو صحت یابی عطا فرمائی اور جب آپ رضی اللہ عنہا کے دونوں شہزادوں کو صحت یابی ہوئی تو تینوں حضرات یعنی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور آپ رضی اللہ عنہا کی خادمہ حضرت فضہ رضی اللہ عنہا نے تین تین روزے رکھے۔ جب پہلا روزہ رکھا تو پہلے دن افطاری کے وقت روٹیاں بنا کر سامنے رکھی گئیں تو دروازے پر ایک مسکین آ گیا تو وہ روٹیاں اس مسکین کو دے دی گئیں اور ان تینوں حضرات نے پانی سے روزہ افطار کیا اور اگلا روزہ رکھ لیا۔ جب دوسرے روزے کی افطاری کا وقت آیا اور روٹیاں پکا کر سامنے رکھی گئیں تو دروازے پر ایک یتیم آ گیا تو وہ روٹیاں اس کو دے دی گئیں اور ان تینوں حضرات نے پھر پانی سے روزہ افطار کیا اور اگلا روزہ رکھ لیا۔ اسی طرح جب تیسرے روزے کی افطاری کا وقت آیا اور روٹیاں پکا کر سامنے رکھی گئیں تو دروازے پر ایک قیدی آ گیا اور وہ روٹیاں اس کو دے دی گئیں اور تیسرے دن بھی ان حضرات نے پانی پی کر روزہ افطار کیا۔

تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول مبارک یہ تھا کہ جب حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضری کا شرف حاصل کرتیں تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از روئے شفقت اور از روئے محبت اپنی لاڈلی بیٹی کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اسے بوسہ دیتے اور پھر آپ رضی اللہ عنہا کو اپنی جگہ پر بٹھا دیتے اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے تو آپ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احترام میں کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا استقبال کرتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دست بوسی کرتیں۔

آپ رضی اللہ عنہا کا وعدہ

ایک دفعہ عید کے موقع پر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ان کے ننھے شہزادوں حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ امی جان! کل عید ہے لہٰذا ہمیں بھی نئے کپڑے دینا کیونکہ ہم پرانے کپڑے نہیں پہنیں گے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے دونوں سے وعدہ فرما لیا کہ تمہیں عید کے لئے نئے کپڑے مل جائیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے تہجد کے نوافل کے بعد اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں ہاتھ اٹھا دیے اور عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں تیری کنیز ہوں

www.HaqWaliSarkar.com

لہٰذا میرے وعدے کو پورا فرما دے اور تو جانتا ہے کہ تیری اس کنیز نے نہ ہی کبھی اپنے لئے سوال کیا ہے اور نہ ہی کبھی جھوٹ بولا ہے اور نہ ہی کبھی غلط وعدہ کیا ہے لہٰذا میرے مولیٰ میرے وعدے کو پورا فرما دے۔ اگلی صبح ہوئی تو دونوں شہزادوں نے نئے کپڑوں کا مطالبہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے بیٹو درزی تمہارے کپڑے لے کر ابھی آ رہا ہے۔ ادھر یہ بات ہو رہی تھی کہ اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت کو جوش آ گیا اور حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ فوراً جنت سے دو کپڑوں کے جوڑے لے کر میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی بارگاہِ اقدس میں پیش کرو تاکہ وہ اپنے شہزادوں حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو یہ جوڑے پہنا سکیں۔

دعا کی برکت

ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے کر گئے تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم کے لیے کھڑی ہو گئیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر ارشاد فرمایا کہ اے بیٹی! کیسا حال ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! بچے تین روز سے بھوکے ہیں، یہ بات سن کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دل بھر آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور اہلِ بیت پر رزق نازل فرما جیسے تو

www.HaqWaliSarkar.com

نے مریم بنتِ عمران (علیہا السلام) پر نازل فرمایا۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور اپنی کوٹھڑی میں دیکھو تمہیں کیا نظر آتا ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کوٹھڑی کی طرف تشریف لے کر گئیں تو حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چلے گئے۔ جب حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کوٹھڑی میں جا کر دیکھا تو کوٹھڑی میں ایک پیالہ ثرید سے بھرا رکھا ہوا پایا جس کے اوپر ایک پکے ہوئے گوشت کا ٹکڑا رکھا ہوا تھا اور اس میں سے کستوری جیسی خوشبو نکل کر پھیل رہی تھی۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزاہرا رضی اللہ عنہا نے وہ پیالہ اٹھایا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں پیش کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کا نام لے کر کھاؤ اور پھر اس کھانے کو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے تناول فرمایا۔

چکی خود بخود چلتی رہی

ایک مرتبہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا آٹا پیس رہی تھیں اور چکی چلاتے چلاتے نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے چکی چھوڑ دی اور نماز کے لئے کھڑی ہو گئیں اور اسی دوران حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھول کر آپ کو اندر بلا لیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

www.HaqWaliSarkar.com

نے دیکھا کہ خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نماز ادا فرما رہی تھیں اور ان کی چکی خود بخود آٹا پیس رہی تھی اور اس میں جو بھی خود بخود ڈالے جا رہے تھے اور آٹا بھی نکل رہا تھا۔

گھر کا کام خود کرنا

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنے گھر کا سارا کام خود کرتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھوں سے چکی پیستی تھیں جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کے ہاتھوں پر نشان پڑ گئے تھے، آپ رضی اللہ عنہا اپنے گھر کے لیے پانی کا مشکیزہ بھی خود بھر کر لاتی تھیں جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کے جسم مبارک پر نشان پڑ گئے تھے، آپ رضی اللہ عنہا اپنے گھر میں خود جھاڑو دیتی تھیں جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کے کپڑے گرد آلود ہو جاتے تھے اور ہانڈی کے نیچے خود آگ جلاتی تھیں جس سے آپ رضی اللہ عنہا کے کپڑوں کا رنگ دھوئیں کے اثر سے سیاہی مائل ہو جاتا تھا۔

ایک دفعہ آپ رضی اللہ عنہا نے سنا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں غلام اور باندیاں آئی ہیں تو آپ رضی اللہ عنہا اس غرض سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضرِ خدمت ہوئیں کہ عرض کر کے ایک باندی گھر کے کام کے لیے مانگ لوں۔ جب آپ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دولت خانہ پر حاضرِ خدمت ہوئیں تو ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہا کا استقبال کیا کیونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تب مسجدِ نبوی میں مالِ غنیمت کی تقسیم میں مصروف تھے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

انتظار کر کے واپس ہونے لگیں تو ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آج اس وقت کس کام کے لیے تشریف لائی ہیں۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بہت اصرار کے بعد آنے کا مقصد بیان فرمایا اور یہ فرمایا کہ مجھے عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہے اس لیے آپ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کر دیں۔

چنانچہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر تشریف لائے تو حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سارا واقعہ بیان فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ بات سن کر رات کو اسی وقت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور اس وقت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آرام کی غرض سے بستر پر لیٹ چکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان دونوں کے درمیان ان کے بستر پر جلوہ فرما ہو گئے اور ارشاد فرمایا کہ اے فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)! میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتا دوں جو تم نے سوال کیا ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ضرور بتا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمۃ الزہر(ا رضی اللہ عنہا)! جب تم سونے کے لیے لیٹو تو تینتیس (33) بار سبحان اللہ اور تینتیس (33) بار الحمد للہ اور چونتیس (34) بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو کہ یہ پڑھنا تمہارے لیے خادم سے بہت بہتر ہے۔

دنیا سے بے رغبتی

ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے ایک صحابی حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے درِ انور پر تشریف لے کر گئے اور آپ

www.HaqWaliSarkar.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے پر دستک دی اور سلام کے بعد اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے تشریف آوری کے لئے عرض کیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے ساتھ ایک اور شخص بھی ہے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمران (رضی اللہ عنہ)۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! میرے پاس پردے کے لئے صرف ایک چادر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دستِ اقدس کے اشارے سے فرمایا کہ تم ایسے ایسے پردہ کرلو۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اس طرح میرا جسم تو ڈھک جاتا ہے مگر سر نہیں چھپتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف اپنی مبارک چادر بڑھادی اور ارشاد فرمایا کہ اس سے سر ڈھانپ لو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں داخل ہوئے اور سلام کے بعد پوچھا کہ اے میری بیٹی! کیسی ہو؟ تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے فقر اور بیماری کی حالت بیان کرتے ہوئے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں دوہری تکلیف میں مبتلا ہوں، ایک تو بیماری کی تکلیف ہے اور دوسری بھوک کی تکلیف ہے اور میرے پاس ایسی کوئی چیز بھی نہیں جسے کھا کر بھوک مٹا سکوں۔ یہ سن کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشکبار ہوگئے اور ارشاد فرمایا کہ گھبراؤ نہیں اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! میں نے بھی تین دن سے کچھ نہیں کھایا حالانکہ اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں میرا تم سے زیادہ مرتبہ ہے، اگر میں اللہ سبحانہ تقدس سے مانگوں تو وہ مجھے ضرور کھلائے گا مگر میں نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے

www.HaqWaliSarkar.com

کندھے پر ہاتھ رکھ کر مزید محبتوں، شفقتوں اور بشارتوں سے نوازتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ خوش ہو جاؤ کہ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو اور تم جنت کے ایسے محلات میں رہو گی جن میں نہ کوئی عیب ہو گا اور نہ ہی کوئی تکلیف ہو گی لہٰذا تم اپنے شوہر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوش رہو کہ میں نے دنیا و آخرت کے سردار کے ساتھ تمہارا نکاح کیا ہے۔

فرائض کی ادائیگی

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو سخت بخار ہو گیا اور ساری رات انہوں نے سخت بے چینی میں گزاری اور میں بھی ان کے ساتھ جاگتا رہا اور پچھلے پہر ہم دونوں کی آنکھ لگ گئی۔ جب فجر کی اذان ہوئی تو آواز سن کر میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نماز کے لیے ٹھنڈے پانی سے وضو کر رہی ہیں۔ میں اٹھا اور مسجد میں جا کر نمازِ فجر پڑھی اور جب واپس آیا تو دیکھا کہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا معمول کے مطابق چکی پیس رہی ہیں۔ میں نے کہا کہ اے فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)! اپنے حال پر رحم کرو کہ رات بھر تمہیں سخت بخار رہا ہے اور صبح اٹھ کر ٹھنڈے پانی سے وضو کر لیا اور اب چکی پیس رہی ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم زیادہ بیمار ہو جاؤ۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے سر جھکا کر جواب دیا کہ اگر میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں مر بھی جاؤں تو کچھ پرواہ نہیں ہے۔ آپ کا یہ جواب سن کر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بہت حیران ہوئے اور حضرت سیّدنا علی

www.HaqWaliSarkar.com

المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دیکھتا تھا کہ آپ کھانا پکاتی جاتی تھیں اور ساتھ ساتھ اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کرتی جاتی تھیں اور اللہ سبحانہ تقدس کی بے انتہا عبادت کرتی تھیں لیکن گھر کے کام کاج میں فرق نہ آنے دیتی تھیں۔

فاقہ کشی کا عالم

ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ اے فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)! میرے دونوں بیٹے (حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آج جب ہم نے صبح کی تو ہمارے گھر میں کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں ان دونوں شہزادوں کو کہیں لے جاتا ہوں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ یہ تمہارے پاس بھوک کی وجہ سے روئیں گے اور تمہارے پاس انہیں کھلانے کو کچھ نہیں ہوگا لہٰذا وہ فلاں یہودی کی طرف گئے ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ادھر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہاں دیکھا کہ دونوں شہزادے حوض میں کھیل رہے ہیں اور کچھ بچی ہوئی کھجوریں ان کے سامنے پڑی ہوئیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)! کیا میرے بیٹوں کو گرمی کی شدت سے پہلے پہلے گھر نہیں لے جاؤ گے؟ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آج جب ہم نے صبح کی تو ہمارے گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا، اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھوڑی دیر تشریف فرما

www.HaqWaliSarkar.com

ہوں تو میں حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے یہ بچی ہوئی کھجوریں چن لوں۔ پس حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہو گئے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بچی ہوئی کھجوریں اکٹھی کر کے ایک کپڑے میں جمع کیں اور پھر چل دیئے اور ایک شہزادے کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور دوسرے کو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اٹھالیا یہاں تک کہ ان کو گھر پہنچا دیا۔

گھر والوں کی خدمت کرنا

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی ساس حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا تھیں اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ سے عرض کیا کہ فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)! آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت اور گھر کے کام کاج کیا کریں گی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی یہ بات حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اس طرح مانی کہ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی ساس حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کو حقیقی ماں کی طرح جانتیں تھیں اور دل وجان سے ان کی خدمت کرتی تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت کر کے دنیا میں ایک مثال قائم کی۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جب گھریلو کام کاج سے فارغ ہو جاتیں تو اپنی ساس کی ضروریات کا خیال رکھتیں اور انہیں زیادہ کام نہ کرنے دیتیں اور ان کو آرام سے رکھنے کی کوشش کرتیں، ان کے کپڑے دھوتیں، انہیں کھانا کھلاتیں، ان کا بستر صاف کرتیں اور اگر کوئی کام ان کے ذمہ ہوتا تو اس میں بھی ان کی مدد کرتیں۔ خود حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس قدر میری

www.HaqWaliSarkar.com

خدمت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کی شاید ہی کسی بہو نے اپنی ساس کی اتنی خدمت کی ہو گی اور میری بہو جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی ہیں اور مجسمہ محبت ہیں اور بے حد خدمت گزار ہیں وہ مجھے حقیقی ماں کی طرح جانتی ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہا کا مقامِ فقر

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شادی مبارک کو ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ ایک روز حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کچھ کھانے کو طلب کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ تین روز سے گھر میں جو کا ایک دانہ بھی نہیں ہے۔آپ رضی اللہ عنہا کی بات سن کر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تڑپ کر رہ گئے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ خود تو فاقے کرنے کے عادی تھے لیکن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی کے فاقوں کا خیال کر کے آپ رضی اللہ عنہ بے قرار ہو گئے اور فرمایا کہ اے فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)! آپ رضی اللہ عنہا نے مجھے پہلے کیوں نہ بتایا کہ جیسے بھی ہوتا میں آپ رضی اللہ عنہا کیلئے کچھ نہ کچھ انتظام کر دیتا۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جواب میں فرمایا کہ مجھے کچھ مانگنے کی عادت نہیں ہے اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میرے والد مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے یہاں آتے وقت نصیحت فرمائی تھی کہ اپنے شوہر علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کو کبھی پریشان نہ کرنا اور اس سے کسی چیز کا سوال کر کے اسے کبھی بھی شرمندہ نہ کرنا۔

ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہا آٹا بھی گوندھ رہی تھیں اور تلاوت قرآن بھی فرما رہی تھیں۔

آپ رضی اللہ عنہا نے جسم اقدس پر اونٹ کی کھال پہنی ہوئی تھی جس پر تیرہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کی طرف دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں میں آنسو آ گئے اور روتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے میری بیٹی! اللہ سبحانہ تقدس تجھے اور بھی صبر عطا فرمائے۔

اسی طرح ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے اونٹ کے بالوں سے بنا ہوا موٹا لباس پہنا ہوا ہے اور چکی پیس رہی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے میری بیٹی! آج دنیا کی تنگی اور سختی پر صبر کرو تا کہ جنت کی ابدی نعمتیں حاصل ہوں۔

اسی طرح ایک اور دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا کا چہرہ مبارک اترا ہوا تھا یعنی نقاہت و کمزوری کے آثار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیقرار ہو کر پوچھا کہ اے میری بیٹی! کیا بات ہے کہ تمہارا چہرہ کیوں اترا ہوا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایسی کوئی بات نہیں بس بھوک کی وجہ ہو سکتی ہے کیونکہ تین روز سے کھانے کو کچھ نہیں ملا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو چھلکنے لگے اور پھر ارشاد فرمایا کہ اے میری پیاری بیٹی! تمہارے والد بھی تین روز سے بھوکے ہیں اور ایک لقمہ تک نہیں کھایا لہٰذا صبر کرو کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور صبر کا دامن کبھی بھی نہ چھوڑنا۔ تمہارے والد سارے رسولوں کا سردار ہیں، تمہارا شوہر دنیا و آخرت کا سردار ہے اور تم دونوں جہان کی عورتوں کی سردار ہو، ہمارا یہ فقر اختیاری ہے اللہ سبحانہ تقدس ہمیں صبر و استقامت عطا فرمائے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنے

www.HaqWaliSarkar.com

والد مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت بھری گفتگو مبارک سن کر انتہائی خوش ہوگئیں اور آپ کے چہرے سے نقاہت کے تمام آثار دور ہوگئے۔

جنتی لباس

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شادی مبارک کے اگلے روز ایک سائل آپ رضی اللہ عنہا کے درِ دولت پر حاضر ہوا اور اس سوال کرنے والے شخص نے کپڑوں کا سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے جہیز میں آئی ہوئی جو اعلیٰ قسم کے کپڑے کی قمیص تھی وہ اس سائل کو عطا فرما دی۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے اس بے مثال سخاوت کا بدلہ اللہ سبحانہ تقدس نے یوں عطا فرمایا کہ حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ جنت کے کپڑوں کا اعلیٰ قسم کا جوڑا میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی خدمت میں تحفہ پیش کرو۔ چنانچہ حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام سندس اخضر کا جوڑا لے کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ ِاقدس میں حاضر خدمت ہوئے اور سلام عرض کیا اور پھر وہ جنتی لباس پیش کر کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! یہ کپڑوں کا جوڑا حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے ہے۔

میدانِ احد میں خدمت

جنگِ احد کے دن جنگ کے بعد جب حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضورِ

اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت مبارکہ کے لیے میدانِ احد میں تشریف لے گئیں تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کو اپنی تلوار مبارک دے کر ارشاد فرمایا کہ اے میری بیٹی! میری اس تلوار کو دھو دو تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ مبارک سے خون آلود تلوار لے کر پانی سے صاف فرمائی اور پھر اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو واپس فرما دیا اور یہ اتنی بڑی سعادت ہے جو کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہوئی۔

غیب سے کھانا

ایک دفعہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لیے غیب سے پکا ہوا گوشت اور روٹیاں آئیں اور اس کے متعلق خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ بے شک قحط کے زمانے میں حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس غیب سے پکا ہوا گوشت اور روٹیاں آئیں اور پھر ہم نے گوشت اور روٹی کو ایک جگہ ملا دیا اور مجھ کو علم تھا کہ یہ کھانا اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے ہے لیکن پھر بھی میں نے پوچھا کہ اے میری بیٹی! یہ کھانا تیرے پاس کہاں سے آیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یہ اللہ سبحانہ تقدس کے پاس سے آیا ہے کہ بے شک اللہ سبحانہ تقدس جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ اپنی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا جواب سنا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ سبحانہ تقدس کے لیے ہیں جس نے بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار حضرت بی بی مریم رضی اللہ عنہا کی مثال قائم فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اور دیگر اہلِ بیت کو جمع فرمایا، حتیٰ کہ سب نے

www.HaqWaliSarkar.com

پیٹ بھر کر کھانا کھایا مگر کھانا پھر بھی اتنے کا اتنا ہی رہا۔ لہٰذا پھر وہ کھانا خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے ہمسائیوں میں تقسیم فرما دیا۔

سرگوشی کرنا

جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی ظاہری حیاتِ مبارکہ کے آخری دنوں میں بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی میں باتیں فرمائی تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوبارہ سرگوشی فرمائی تو آپ رضی اللہ عنہا مسکرانے لگیں۔ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ سے کیا سرگوشی فرمائی ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے پہلے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ میرا آخری وقت قریب آ گیا ہے تو میں یہ بات سن کر رونے لگی اور پھر دوسری دفعہ سرگوشی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میرے اہلِ بیت میں سب سے پہلے تم ہی مجھ سے آ کر ملو گی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ بات سن کر میں مسکرا دی۔

مہمان نوازی

ایک دفعہ بنو سلیم کے ایک عمر رسیدہ شخص نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور اس کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے دین کے ضروری احکام اور مسائل تعلیم فرمائے اور پھر اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ مال وغیرہ ہے؟ اس عمر رسیدہ شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے بلکہ میں تو بنو سلیم کے تین ہزار اشخاص میں سب سے زیادہ غریب اور محتاج شخص ہوں۔ یہ سن کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے قریب موجود حضرات صحابہ کرام کو ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے اس مسکین کی مدد کون کرے گا؟

یہ سن کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں اس نو مسلم کو اپنی اونٹنی دیتا ہوں حالانکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ہی اونٹنی تھی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دوبارہ پھر ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو اس شخص کا ننگا سر ڈھانپ دے۔ یہ سن کو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فوراً اپنے سر سے عمامہ اتارا اور اس نو عمر رسیدہ شخص کے سر پر رکھ دیا۔ اس کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو اس مسکین کے طعام کا بندوبست کرے تو یہ ذمہ داری حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے قبول کی اور ان کو مسجد سے لے کر مدینہ طیبہ میں آ گئے اور چند گھروں سے انہوں نے کھانے کا دریافت کیا مگر اکثر مسلمانوں کے حالات ایسے ہی تھے کہ کبھی کھا لیا اور کبھی فاقہ سے رہے۔ لہٰذا اسی طرح مختلف گھروں سے گھومتے پھرتے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے درِ اقدس پر پہنچے۔ یہاں پہنچ کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خدمتِ اقدس میں تمام واقعہ پیش کیا اور عرض کیا کہ کیا اس نو مسلم شخص کو خوراک وغیرہ مل سکتی ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا

www.HaqWaliSarkar.com

رضی اللہ عنہا نے کچھ دیر سوچنے کے بعد آبدیدہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ اے سلمان رضی اللہ عنہ ! اللہ سبحانہ تقدس کی قسم آج تمام گھر والوں کو تین وقت کا فاقہ ہے اور میں نے اپنے دونوں بچوں کو بھی بھوکا ہی سلا دیا ہے مگر میں اس سائل کو خالی ہاتھ نہ جانے دوں گی لہٰذا تم ایسا کرو کہ میری یہ چادر شمعون یہودی کے پاس لے جاؤ اور اس سے کہو کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ چادر رکھ لو اور اس کے بدلے میں کچھ خوراک دے دو۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حکم کی تعمیل میں آپ رضی اللہ عنہا کی وہ چادر مبارک لے کر شمعون یہودی کے پاس پہنچے اور تمام ماجرا بیان کیا۔ شمعون بہت حیران ہوا کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو خود بھوکے رہ کر دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے صبر اور سخاوت کے اس واقعہ کا اس یہودی شمعون پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار پکار اٹھا کہ اے سلمان رضی اللہ عنہ ! اللہ سبحانہ تقدس کی قسم یہ وہی لوگ ہیں جن کی خبر توریت میں دی گئی ہے اور تم گواہ رہنا کہ میں حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے والدِ مکرم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتا ہوں۔ اس کے بعد اس نے کچھ غلہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دیا اور چادر مبارک بھی واپس بھیج دی لہٰذا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ یہ غلہ لے کر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ اب اس تمام غلہ کو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فوراً چکی میں پیسا اور جلدی جلدی روٹیاں پکا کر ساری روٹیاں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دے دیں۔ انہوں نے روٹیاں لے کر عرض کیا کہ ان روٹیوں میں سے کچھ اپنے بچوں کیلئے بھی رکھ لیجئے تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اے سلمان رضی اللہ عنہ ! جو چیز میں اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں دے چکی ہوں وہ بھلا میرے بچوں کیلئے کیسے جائز ہو سکتی ہے۔ حضرت سلمان فارسی

www.HaqWaliSarkar.com

رضی اللہ عنہ روٹیاں لے کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ روٹیاں نو مسلم عمر رسیدہ شخص کو دے دیں اور پھر خود حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور ان کے سر پر اپنا دستِ شفقت پھیرا اور پھر آسمان کی طرف دیکھا اور دعا فرمائی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) تیری بندی ہے تو اس سے ہمیشہ راضی رہنا۔

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گریہ وزاری

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری وصال مبارک کے بعد حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک پر آئیں اور قبر مبارک سے مٹی پکڑی اور اپنی روتی ہوئی آنکھوں پر رکھی اور بہت روئیں اور یہ فرمایا کہ جس کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار اقدس کی خوشبودار مٹی ملے اس کو زمانہ بھر کی خوشبوئیں پسند نہیں آئیں گی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری وصال مبارک کے بعد جو سخت مصیبتیں مجھ پر آئیں ہیں اگر وہ دنوں پر آجاتیں تو وہ راتیں ہو جاتیں۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جب دوسری مرتبہ قبر انور پر حاضر ہوئیں تو آپ رضی اللہ عنہا نے یہ شعر پڑھے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

جب شوق ملاقات شدت اختیار کر جاتا ہے تو روتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اقدس کی زیارت کو آجاتی ہوں شکوہ کرتی ہوں اور جب دیکھتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب نہیں دیتے۔ اے قبر انور میں آرام فرمانے والے! میری گریہ زاری کو دیکھ اور ان

www.HaqWaliSarkar.com

تمام مصائب میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد ہی میرے دل کا سکون ہے۔ اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بظاہر مجھ سے خاک قبر میں غائب ہیں مگر میرے قلب حزیں سے غائب نہیں ہیں۔ میری جان درد و غم اور رنج والم میں گھر گئی ہے، اے کاش! یہ جان درد و غم کے ساتھ نکل جاتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد جینے میں کوئی بہتری نہیں ہے اور میں نہیں روتی مگر اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی لمبی نہ ہو جائے۔

شاہی دعوت

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دعوت پر مدعو کیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ چند حضرات صحابہ کرام بھی تھے جن میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک قدموں کو گننا شروع ہو گئے اور جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قربان ہوں کہ میری یہ خواہش ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک ایک قدم مبارک کے عوض میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم و تکریم کے لیے ایک ایک غلام آزاد کروں۔ چنانچہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جتنے قدم مبارک حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر تک گنے تھے اتنی ہی تعداد میں غلاموں کو خرید کر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آزاد کر دیا۔ اس کے علاوہ دعوت کا بھی انتظام بہت شاہانہ اور عمدہ تھا۔

www.HaqWaliSarkar.com

اس دعوتِ خاص سے متاثر ہو کر حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)! آج میرے دینی بھائی حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بہت ہی شاندار دعوت کی ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ہر قدم مبارک کے عوض ایک غلام آزاد کیا ہے اور میری بھی آرزو ہے کہ کاش! ہم بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اسی طرح شاندار دعوت کر سکتے۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی اس خواہش سے متاثر ہو کر فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ تشریف لے جایئے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اسی طرح کی دعوت دے کر آئیں انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے گھر میں بھی اسی طرح کا سب انتظام ہو جائے گا۔ یہ بات سن کر حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور گھر میں کھانے کی دعوت دی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنے حضرات صحابہ کرام کی ایک کثیر جماعت کے ہمراہ اپنی پیاری صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بیتِ اطہر میں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تنہائی میں اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں سربسجود ہو گئیں اور دعا مانگی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! تیری بندی نے تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اصحاب کی دعوت کی ہے اور تیری بندی کا صرف تجھ پر ہی بھروسہ ہے لہٰذا اے میرے پروردگار! آج تو میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کا انتظام عالمِ غیب سے فرما دے۔

آپ رضی اللہ عنہا نے یہ دعا مانگنے کے بعد اللہ سبحانہ تقدس پر بھروسہ کرتے ہوئے خالی ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا اور پھر کچھ ہی دیر کے بعد اللہ سبحانہ تقدس کے فضل و کرم کی بدولت تمام ہانڈیاں خود بخود لذیذ قسم کے کھانوں سے بھر گئیں۔ حضرت سیّدہ

فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ہانڈیوں میں سے کھانا نکالنا شروع کیا اور مہمانوں کے آگے رکھا گیا اور سب نے بہت مزے سے بھرپور کھانا کھایا اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ کھانا کھانے سے فارغ ہو گئے تو پھر بھی قدرتِ الٰہی سے ہانڈی میں موجود کھانا ذرا بھی کم نہ ہوا۔ حضرات صحابہ کرام ان کھانوں کو دیکھ کر، ان کی لذت اور خوشبو سے بہت حیرت زدہ ہوئے کیونکہ ان کھانوں کی لذت اور خوشبو ہی انوکھی تھی جو کسی نے پہلے کبھی کسی کھانے میں محسوس نہ کی تھی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام کو حیرت زدہ دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نہیں جانتے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ کھانا ہم لوگوں کیلئے اللہ سبحانہ تقدس نے جنت سے بھیجا ہے اس لیے اس کھانے کی لذت اور خوشبو ہی الگ ہے۔

اسی اثنا میں حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا گوشہ تنہائی میں جا کر اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں سجدہ ریز ہوگئیں اور یہ دعا مانگی کہ یا الٰہی! حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تیرے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ایک قدم مبارک کے بدلے میں ایک ایک غلام آزاد کیا ہے مگر تیری بندی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس قدر استطاعت نہیں رکھتی، اس لیے جہاں تو نے میری خاطر جنت سے کھانا بھیجا اور میری لاج رکھ لی ہے وہاں تو میری خاطر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان قدموں مبارک کے برابر کہ وہ جتنے قدم مبارک چل کر میرے گھر تشریف لائے ہیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے گناہ گار لوگوں کو دوزخ سے رہائی عطا فرما دے۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جیسے ہی اس دعا سے فارغ ہوئیں تو اللہ سبحانہ

www.HaqWaliSarkar.com

تقدس کے حکم سے اسی وقت حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں یہ بشارت لے کر حاضر خدمت ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی دعا اللہ سبحانہ تقدس نے قبول فرمالی ہے اور اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر قدم مبارک کے عوض میں ایک ایک ہزار گناہ گار امتیوں کو دوزخ سے خلاصی عطا کر دی گئی ہے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اس دعوت سے اور ان انعام و اکرام کو دیکھ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام حضرات صحابہ کرام اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے۔

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کئی مرتبہ اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو شام سے صبح تک عبادت و ریاضت اور اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں گریہ وزاری اور نہایت عاجزی سے دعا کرتے دیکھا ہے مگر میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے دعا میں اپنے واسطے کوئی درخواست کی ہو بلکہ آپ رضی اللہ عنہا کی تمام دعائیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی بخشش اور بھلائی کے لیے ہوتی تھیں۔

سخاوت و تقویٰ

ایک دفعہ ایک عورت نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہا کے پاس چالیس اونٹ ہوں تو آپ رضی اللہ عنہا ان میں سے کتنے اونٹ زکوٰۃ کے لیے ادا فرمائیں گی تو آپ رضی اللہ عنہا نے مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ اگر تم زکوٰۃ کا مسئلہ معلوم کرنے کے لیے یہ سوال کر رہی ہو تو تمہیں کسی اور سے یہ پوچھنا چاہیے تھا کیونکہ اگر تم

میری بات پوچھتی ہو تو میں تو چالیس کے چالیس اونٹ ہی اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں دے دیتی اور ایک بھی اونٹ اپنے پاس نہیں رکھتی اور یہ آپ رضی اللہ عنہا کا تقویٰ تھا۔

پردہ اور سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے حضرات صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ بتاؤ عورت کے لیے سب سے بہتر کون سی چیز ہے؟ تمام حضرات صحابہ کرام اس سوال کا جواب سوچنے لگے کیونکہ کسی کو بھی اس کا جواب سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی وہاں موجود تھا اور مجھے بھی اس سوال کا جواب نہ آیا لہٰذا میں فوراً گھر آیا اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آج حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ سوال کیا ہے بتاؤ میں کیا جواب دوں کہ عورتوں کے لیے کیا چیز سب سے بہتر ہے؟

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ عورت کے لیے سب سے بہتر چیز یہ ہے کہ کوئی غیر مرد اسے نہ دیکھے یعنی وہ شرعی پردہ کرے اور نہ ہی وہ عورت کسی مرد کو دیکھے یعنی اپنی نظر کی حفاظت کرے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ جواب جا کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہت خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے اس جواب کی تصدیق فرمائی۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا خود بھی پردہ کا بہت ہی زیادہ اہتمام فرمایا

www.HaqWaliSarkar.com

کرتی تھیں اور دوسروں کو بھی اس کی بہت تلقین فرماتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے نہ صرف زندگی بھر پردہ کا نہایت اہتمام فرمایا بلکہ آپ کی یہ خواہش تھی کہ مرنے کے بعد بھی جس قدر زیادہ سے زیادہ ہوسکے میرے جسم کے پردہ کا اہتمام رہے۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے ظاہری وصال مبارک سے پہلے اپنے مرض کے دوران ایک دن حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کیا کوئی ایسا طریقہ ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص میرے جنازے کو بھی نہ دیکھ سکے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہا کی خواہش تھی کہ مرنے کے بعد بھی میرے جسم کی بے پردگی نہ ہو۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں نے ملک حبش میں دیکھا تھا کہ وہاں پر لوگ مرنے والے شخص کی چارپائی پر درختوں کی شاخیں باندھ کر اوپر ایک کپڑا ڈال دیا کرتے تھے جس سے وہ چارپائی ایک ڈولی کی سی صورت اختیار کرجاتی تھی اور ہر طرح مکمل پردہ ہوجاتا تھا۔

پھر حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا کھجور کی شاخیں لائیں اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو ڈولی بنا کر دکھائی تو آپ رضی اللہ عنہا نے جب اس ڈولی کو دیکھا تو نہایت پسند فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جب میرا جنازہ تیار ہوجائے تو اسی قسم کی ڈولی تیار کرنا اور مجھے دفن کرنے کے لیے رات کے وقت جانا اور ہرگز کسی دوسرے کو میرے جنازے کی اطلاع نہ دینا، میری وفات کے بعد تم مجھے غسل دینا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پانی دینے میں تمہاری مدد کریں گے اور اس کے علاوہ کسی اور کو کمرہ میں داخل نہ ہونے دینا۔ لہٰذا آپ رضی اللہ عنہا کی وصیت کے مطابق اسی طرح اہتمام کیا گیا اور ہر لحاظ سے پردے کا خاص اہتمام کیا گیا۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اس شرم وحیا اور پردہ کی کیفیت مبارکہ پر

کہ آپ رضی اللہ عنہا اس قدر پردہ کا اہتمام فرماتی تھیں تو اللہ سبحانہ تقدس نے آخرت میں آپ رضی اللہ عنہا کو ایک ایسے انعام واکرام سے نوازا جو کسی اور کو عطا نہیں ہوگا کہ روزِ حشر بھی اللہ سبحانہ تقدس آپ رضی اللہ عنہا کے پردہ کا اہتمام فرمائے گا اور آپ رضی اللہ عنہا کو مخلوق کی نظروں سے چھپا کر رکھے گا۔ لیکن ظاہری بات ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا میدانِ حشر میں تشریف لائیں گی اور پھر وہاں سے گزر کر پل صراط سے گزر کر جنت میں تشریف لے جائیں گی تو آپ رضی اللہ عنہا کے پردہ کی وجہ سے دو باتوں کا اہتمام فرمایا جائے گا، پہلی تو یہ کہ جب آپ رضی اللہ عنہا میدانِ حشر میں اور پل صراط پر تشریف لائیں گی تو ایک منادی اعلان کرے گا اور رب کا حکم سنائے گا کہ تمام اہلِ محشر اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور گردنیں جھکا لیں کیونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرنے والی ہیں اور پھر رب کے حکم سے سب کی گردنیں اور نگاہیں خود بخود جھک جائیں گی اور آپ رضی اللہ عنہا وہاں سے گزر جائیں گی اور پھر مزید پردے کے اہتمام کی خاطر آپ رضی اللہ عنہا کے لیے جنت سے ستر ہزار حوروں کو بلایا جائے گا جو آپ رضی اللہ عنہا کو اپنے جھرمٹ میں لے کر میدانِ حشر اور پل صراط سے گزریں گی اور جنت تک آپ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ رہیں گی تاکہ کسی بھی شخص کی نگاہیں کسی بھی طرح آپ رضی اللہ عنہا پر پڑنے کا کوئی احتمال باقی نہ رہ جائے اور کوئی شخص آپ رضی اللہ عنہا کے قریب سے بھی نہ گزر سکے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی اسی پردہ کے متعلق ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا کہ

روزِ قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا کہ اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تاکہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پل صراط سے گزر جائیں۔ پس آپ (رضی اللہ عنہا) گزر جائیں گی اور آپ

www.HaqWaliSarkar.com

(رضی اللہ عنہا) کے ساتھ حورِعین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی (کنزالعمال)۔

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی پردے کی اوٹ سے یہ اعلان کرے گا کہ اے اہلِ محشر! اپنی نظریں جھکا لو حتیٰ کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) گزر جائیں (حاکم)۔

وصال مبارک

ایک دن حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ تھوڑی سی مٹی گھلی ہوئی ہے اور کپڑے دھلے پڑے ہیں اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا چکی پیس رہی ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا کے آنسو مبارک بھی رواں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی یہ کیفیت مبارکہ دیکھ کر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ضبط نہ ہو سکا اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہا کی حالت اس قابل نہیں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا اتنا زیادہ کام کر رہی ہیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا جی بھر آیا اور آپ رضی اللہ عنہا مزید زیادہ رونے لگیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کو دلاسہ دیا تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رات کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی کے منتظر ہیں تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میری حالت خراب ہے۔ یہ

www.HaqWaliSarkar.com

بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)! میں تم کو لینے آیا ہوں، اٹھو چلو اور بچوں کو اللہ سبحانہ تقدس کے سپرد کرو اور جنت کی سیر کرو۔ پھر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھ کو یقین ہے کہ موت کا وقت قریب ہے لہٰذا میں نے مٹی اس لیے گھولی ہے کہ اپنے بچوں کو اپنے ہاتھ سے ایک دفعہ نہلا دوں اور کپڑے اس لیے دھوئے ہیں کہ بچوں کے کپڑے اپنے سامنے بدل دوں اور جو اس لئے پیس رہی ہوں کہ میرے بعد آپ رضی اللہ عنہ اور بچے بھوکے نہ رہیں۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہا کی یہ باتیں سن کر بے حد پریشان ہو گئے اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرمانے لگے کہ آپ رضی اللہ عنہا اس طرح کی باتیں کر رہی ہیں اور ابھی تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا صدمہ بھی تازہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جیسا صبر اُس صدمہ میں کیا ہے اس صدمہ میں بھی کر لیجئے گا۔

اس کے بعد حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بچوں کو قریب بلایا، ان کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا اور گلے لگایا اور ان سے فرمایا کہ میرے پیارے بچو! جاؤ اور اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مزارِ اقدس پر حاضری دے آؤ اور میرے لیے مغفرت کی دعا بھی کرنا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی یہ بات سن کر دونوں شہزادے روتے ہوئے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر خدمت ہوئے مگر فوراً ہی واپس آ گئے۔ جب بچے واپس تشریف لائے تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بچوں کو گلے لگایا اور فرمایا کہ تم کیوں واپس چلے آئے ہو؟ دونوں شہزادے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت

www.HaqWaliSarkar.com

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ رور ہے تھے اور اپنی والدہ محترمہ کے گلے میں ہاتھ ڈالے ایک لمحہ کے لیے بھی علیحدہ نہ ہوتے تھے۔ تب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بچوں کو پانی پلایا اور پوچھا کہ تم کیوں چلے آئے؟ تو دونوں شہزادوں نے بتایا کہ ہم کونانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا معلوم ہوا کہ کوئی کہتا ہے کہ تمہاری والدہ دنیا سے رخصت ہونے والی ہیں اور چند گھڑی کی مہمان ہیں اس لیے ان کی خدمت میں حاضر رہو اور ان کے چہرے مبارک کی زیارت کرتے رہو۔

جب حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے شہزادوں کی بات سنی تو ان کو اپنی رحلت کا پورا یقین ہوگیا اور آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں آپ سے تین درخواستیں کرتی ہوں قبول کر لیجیئے گا۔ پہلی یہ کہ میری ہر خطا اور قصور معاف فرما دیں، دوسری یہ کہ میرا جنازہ رات کو اٹھایئے گا اور کسی بھی نامحرم کو ہاتھ نہ لگانے دیجیئے گا اور تیسری یہ کہ بغیر ماں کے بچوں کی دلداری میں کمی نہ کیجیئے گا کیونکہ جن کے سر سے ماں کا سایہ اٹھ جاتا ہے ان بچوں کے دل کمزور، حوصلے پست اور ان کے جسم ناتواں ہوجاتے ہیں مگر ان کی باتیں بہت بھولی ہوتی ہیں اور ان کی ضدیں سچی ہوتی ہیں۔ پھر خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اس دنیا فانی سے پردہ فرما گئیں۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے چھ ماہ بعد 3 رمضان المبارک بروز منگل کو ہوا اور آپ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک جنت البقیع میں ہے۔

اللہ سبحانہ تقدس حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی تمام عورتوں کو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی سیرتِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے دنیا سے بے رغبتی عطا فرمائے

www.HaqWaliSarkar.com

اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عشق و ادب اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور شرم و حیا کے زیور سے آراستہ کرے اور اپنی زبان اور نظر کی حفاظت کرنے کی اور اپنے شوہر کے ساتھ حسنِ سلوک اور اس کی تابعداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

www.HaqWaliSarkar.com

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا یہ بیٹا (حسن رضی اللہ عنہ) سردار ہے اور اس کے ذریعے اللہ سبحانہ تقدس مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرادے گا۔ (بخاری)

حضرت سیّدنا امام حسن

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مختصر تعارف

آپ رضی اللہ عنہ کا نام مبارک حسن (رضی اللہ عنہ) اور کنیت ابو محمد ہے۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت رمضان المبارک تین ہجری میں ہوئی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ میرے بیٹے کو لاؤ۔ حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو گود میں لے کر حاضر خدمت ہوئیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے داہنے کان میں اذان فرمائی اور پھر بائیں کان میں تکبیر ارشاد فرمائی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتویں روز حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیقہ فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کے بال منڈوائے اور حکم فرمایا کہ ان کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کریں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ تم نے اپنے فرزند کا نام کیا تجویز کیا ہے؟ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری اتنی مجال کہاں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے بچے کا نام رکھوں لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بھی نام تجویز فرمائیں گے وہی اس بچے کا نام ہوگا۔ اسی دوران حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر خدمت ہوئے اور سلام عرض کرنے کے بعد عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے اس بچے کا نام حسن (رضی اللہ عنہ) رکھا ہے، پس حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی روز آپ کا نام مبارک حسن

www.HaqWaliSarkar.com

(رضی اللہ عنہ) رکھا۔

حَسن کا معنی حُسن و جمال والا ہے اور حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بھی حُسن و جمال میں یکتا تھے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ شکل وصورت میں اپنے نانا جان حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہت مشابہ تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سر سے لے کر پاؤں تک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشابہ تھے اور کوئی بھی شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس قدر مشابہت نہ رکھتا تھا جس قدر حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جسمانی طور پر مشابہت رکھتے تھے۔

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی آنکھیں سیاہ اور بڑی بڑی اور غلافی تھیں، آپ رضی اللہ عنہ کے رخسار مبارک پتلے تھے، کلائیاں گول تھیں، گردن مبارک بلند اور شفاف تھی، آپ رضی اللہ عنہ کے بازو اور شانے بھرے ہوئے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک گھنی اور کانوں تک بل کھائی ہوئی تھی، آپ رضی اللہ عنہ کا سینہ مبارک چوڑا اور قد زیادہ طویل نہ تھا، چہرہ مبارک نورانی اور بال گھنگریالے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک سڈول (خوش نما) اور نہایت خوبصورت تھا اور آپ رضی اللہ عنہ دیکھنے میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشابہ تھے۔

www.HaqWaliSarkar.com

آپ رضی اللہ عنہ کی حیاتِ مبارکہ کے چند واقعات

اللہ سبحانہ تقدس کا خوف

ایک مرتبہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے کہ میرا دل سیاہ ہو گیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اے ابا سلیمان ! تم تو اپنے زمانہ کے مشہور عابد ہو اور زاہد ہو تمہیں میری نصیحت کی حاجت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ رضی اللہ عنہ کو تمام مخلوق پر فضیلت حاصل ہے لہٰذا اس لیے آپ رضی اللہ عنہ پر سب کو نصیحت فرمانا واجب ہے۔ اس نے جب یہ بات عرض کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اے ابا سلیمان ! میں ہمیشہ اس بات سے نہایت خوفزدہ رہتا ہوں کہ کل روز قیامت میرے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفیع محشر حضورِ اقدس اس بات پر میری گرفت نہ فرمائیں کہ تم نے میری اتباع کا حق کیوں ادا نہ کیا کیونکہ اتباعِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق نہ نسبِ صحیح سے ہے اور نہ نسبتِ قوی سے بلکہ صرف پیروی کرنے سے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ رو کر عرض کرنے لگے اے میرے اللہ سبحانہ تقدس ! جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت سے ہے اور جس کی پرورش خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمۃ

www.HaqWaliSarkar.com

الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمائی ہے جب وہ شخص ہی اپنی ذات کے متعلق پریشانی میں ہے کہ روزِ حشر کہیں میری گرفت نہ ہو جائے تو میرے جیسے لاکھوں اور ان کی عبادت و زہد بھلا کس گنتی اور شمار میں ہوگا۔

دو گروہوں میں صلح کرانا

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو مبارک میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سیّد (سردار) ہے اور اللہ سبحانہ تقدس اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو گروہوں کی آپس میں صلح کروائے گا۔ چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ اپنے والد بزرگوار حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد منصبِ خلافت پر فائز ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی اور مسلمانوں کو پھر سے ایک خلافت پر اکٹھا کیا۔

تکلیف سے بچانا

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کی حالت میں سجدہ ریز ہوتے تو کبھی کبھی حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ تشریف لا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمر مبارک پر سوار ہو جاتے تو

www.HaqWaliSarkar.com

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے سے اپنا سر مبارک نہ اٹھاتے اور اپنے سجدے کو لمبا فرما دیتے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ خود اپنی مرضی سے اترتے تاکہ آپ رضی اللہ عنہ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالتِ رکوع میں تھے کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک کے اندر گھس گئے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رکوع کو لمبا کردیا یہاں تک کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ دوسری جانب نہ نکل گئے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رکوع اس لیے لمبا کیا تھا کہ میرے حسن (رضی اللہ عنہ) کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

میرے ماں باپ تم پر قربان

حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ہم حاضر خدمت تھے کہ اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر خدمت ہوئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ گم ہوگئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو چنانچہ ہر ایک صحابی نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ ایک پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ایک

www.HaqWaliSarkar.com

دوسرے سے چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس اژدھے کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر سکڑ گیا اور پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور ارشاد فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں کہ تم اللہ سبحانہ تقدس کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔

شرمندگی سے بچانا

ایک مرتبہ ایک اعرابی حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی حاجت بیان کرنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس موجود دس ہزار درہم اسے عنایت فرما دیئے۔ اس اعرابی نے عرض کیا کہ حضور! آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنی حاجت بیان کرنے کا موقع ہی نہیں دیا اور عطا کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے نفوس سوال کرنے سے قبل ہی عطا کرنے کے عادی ہیں تاکہ سائل کی پیشانی شرم سے عرق آلود نہ ہو جائے۔

جود و سخاوت

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر

خدمت ہوا اور اپنی تنگدستی اور فقر و فاقہ کا ذکر کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے پچاس ہزار اشرفیاں عطا فرمادیں اور وہ اتنی زیادہ تھیں کہ اس شخص سے وہ پچاس ہزار اشرفیاں اٹھائی نہ گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مزدوروں کو بلانے کا حکم فرمایا تو دو مزدور بلائے گئے اور انہوں نے وہ اشرفیاں اٹھائیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان مزدوروں کو مزدوری الگ سے خود عطا کی۔ جب وہ شخص چلا گیا تو خادمین نے عرض کیا کہ حضور! اب تو کچھ بھی مال پاس نہیں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں اس کا اجر بھی ملے گا اور وہ زیادہ بھی عطا فرمائے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا معمول مبارک یہی تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس جو بھی مال و دولت ہوتا آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو سب کچھ عطا فرمادیتے تھے اور اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھا کرتے تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کا تحمل

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کوفہ کی جامع مسجد کے دروازے پر تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور اس نے آتے ہی آپ رضی اللہ عنہ کو اور آپ رضی اللہ عنہ کے والدین کو گالیاں دینا شروع کردیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے نہایت تحمل سے دریافت کیا کہ کیا تو بھوکا ہے یا پھر تجھ پر کوئی مصیبت آن پڑی ہے؟ اس دیہاتی نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے پھر سے گالیاں دینا شروع کردیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے خادم سے کہہ کر ایک طشت چاندی کا منگوایا اور اسے عطا فرمادیا اور ارشاد فرمایا کہ اس وقت میرے گھر میں صرف یہی موجود ہے لہٰذا تم اسے رکھ لو۔ اس دیہاتی

www.HaqWaliSarkar.com

شخص نے جب آپ رضی اللہ عنہ کا کمال تحمل اور صبر دیکھا تو کہنے لگا کہ میں صدقِ دل سے گواہی دیتا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ حقیقی فرزندِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

اللہ سبحانہ تقدس سے حیا

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں پچیس حج پاپیادہ فرمائے حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سواری کے لیے اونٹنیاں بھی موجود ہوتی تھیں لیکن آپ رضی اللہ عنہ ان پر سواری نہیں فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ جب آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنے پروردگار اللہ سبحانہ تقدس سے شرم آتی ہے کہ میں اس کے گھر اس کی ملاقات کے لیے حاضر خدمت ہوں اور سواری پر سوار ہو کر جاؤں لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اپنے پروردگار کی بارگاہِ اقدس میں پیدل چل کر حاضرِ خدمت ہوں۔

رضائے الٰہی

ایک دفعہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا قول مبارک دہرایا گیا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غریبی کو امیری سے اور بیماری کو تندرستی سے بہتر خیال کرتا ہوں۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس ان کے حال پر رحم فرمائے کہ ہم نے تو خود کو اللہ سبحانہ تقدس

www.HaqWaliSarkar.com

پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ جس حالت میں بھی رکھتا ہے ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور ایسی کوئی حالت جو اس کی رضا کے خلاف ہو ہم اس کے طلب گار نہیں ہیں۔

بہترین اجر

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے ایک حبشی غلام کو دیکھا کہ سامنے روٹی رکھی ہوئی ہے اور وہ ایک لقمہ خود کھاتا ہے اور دوسرا لقمہ پاس بیٹھے ہوئے کتے کو پھینکتا جاتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ تم ایسے کیوں کر رہے ہو؟ اس حبشی غلام نے کہا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں خود کھاؤں اور اسے کھانے کے لیے نہ دوں۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اس کی بات سنی تو ارشاد فرمایا کہ اسے نیکی کا بدلہ ضرور ملنا چاہیے اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اسے وہیں بیٹھے رہنے کا حکم ارشاد فرمایا اور اس کے مالک کے پاس جا کر اس سے اس غلام کو خرید لیا۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اس غلام کے مالک سے وہ زمین بھی خرید لی جس کی حفاظت پر وہ مامور تھا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو آزاد فرما کر اسے زمین کی ملکیت بھی عطا فرما دی۔

وصال مبارک

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے 5 ربیع الاول 49 ہجری کو 45 سال چھ ماہ کی عمر میں وصال مبارک فرمایا۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے وصال مبارک کی خبر آناً فاناً

www.HaqWaliSarkar.com

مدینہ منورہ اور گردونواح میں پھیل گئی اور لوگ جوق در جوق آپ رضی اللہ عنہ کے مکان پر جمع ہونا شروع ہو گئے اور اس موقع پر ہر آنکھ اشک بار تھی۔ حضرت ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ اس سے پہلے شاید ہی کبھی مدینہ منورہ میں اتنا ہجوم ہوا ہو اور لوگوں کی ایک کثیر تعداد نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی اور لوگوں کی کثرت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا تھا کہ اگر کسی کی کوئی شے زمین پر گر جاتی تو اسے لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے اٹھایا نہ جا سکتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور آپ رضی اللہ عنہ کی قبر شریف جنت البقیع میں ہے۔

ازواج واولاد

آپ رضی اللہ عنہ کی ازواج کے متعلق مختلف آرا موجود ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی جن ازواج کے نام روایت میں پائے جاتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1. امِ بشیر بنت ابو مسعود رضی اللہ عنہا
2. ہند بن سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہا
3. حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہا
4. امِ اسحاق بنت طلحہ رضی اللہ عنہا
5. امِ فروہ بنت اِمرءُالقیس رضی اللہ عنہا
6. رملہ بنت سعید رضی اللہ عنہا

www.HaqWaliSarkar.com

7 خولہ بنت منظور رضی اللہ عنہا

8 جعدہ بنت اشعث رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہ کی اولاد کے متعلق بھی کتابوں میں مختلف آرا موجود ہیں۔ صحیح روایت کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ کی اولاد کی تعداد سترہ ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1 حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ
2 حضرت یعقوب رضی اللہ عنہ
3 حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
4 حضرت عمر رضی اللہ عنہ
5 حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ
6 حضرت زید رضی اللہ عنہ
7 حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
8 حضرت قاسم رضی اللہ عنہ
9 حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ
10 حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ
11 حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ
12 حضرت حسین الاثرم رضی اللہ عنہ
13 حضرت امِ عبداللہ رضی اللہ عنہا
14 حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا
15 حضرت امِ الحسن رضی اللہ عنہا
16 حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
17 حضرت امِ الحسین رضی اللہ عنہا

www.HaqWaliSarkar.com

فرمودات عالیہ

1. جس کو عقل نہیں ملی اسے ادب بھی نہیں ملا اور حسد برائی کا پیغام لانے والا ہے۔
2. جس میں حیا نہیں ہے اس کا دین سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے اور تکبر کرنے سے انسان کا دین مٹ جاتا ہے۔
3. حلم غصہ کا پی جانا اور نفس پر قابو رکھنے کا نام ہے۔
4. دنیا کی ضروریات کو کم کرو اور اسے ایک مردار کی مانند خیال کرو اور اپنے سفر کے لیے تیار ہو جاؤ اور موت آنے سے قبل زادِ راہ مہیا کر لینا چاہیے۔
5. عزت صرف اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین کے لیے ہے۔
6. مومن دنیا میں زادِ راہ حاصل کرتا ہے اور کافر صرف دنیاوی فائدہ حاصل کرتا ہے۔
7. اللہ سبحانہ تقدس کی حرام کی ہوئی چیزوں سے علیحدگی اختیار کرو تو عابد بن جاؤ گے۔
8. اللہ سبحانہ تقدس کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ لوگوں سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔
9. سوال سے قبل ہی عطا کر دینا بڑی سخاوت ہے۔
10. فقر اور دولت مندی دونوں حالتوں میں میانہ روی قائم رکھو۔
11. گناہ پر سزا دینے میں جلد بازی نہ کرو بلکہ درمیانہ راستہ ہمیشہ کھلا رکھو۔
12. تین برائیوں سے لوگ تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ اول تکبر، دوئم حرص اور سوئم حسد۔
13. دانائی دین کی محافظت، عزت نفس، عجز و انکساری، ایفائے عہد، ادائے حقوق اور

www.HaqWaliSarkar.com

خلق خدا کی محبت میں پوشیدہ ہے اور نیکی وہ ہے جس کے کرنے میں کسی قسم کی ریاکاری نہ ہو۔

14 کسی شخص کے پاس اس وقت تک نہ جاؤ جب تک اس شخص کے علم سے فائدہ حاصل نہ کر سکو۔

15 نعمتیں جب تمہیں میسر تھیں تو تم اس کا شکر ادا نہ کر سکے اور جب وہ تم سے واپس لے لی گئیں تو تمہیں ان کی قدر یاد آ گئی۔

16 مکارم اخلاق دس چیزیں لاتی ہیں۔ اول زبان کی سچائی، دوئم جنگ کے وقت حملہ کی شدت، سوئم سائل کو دینا، چہارم حسن اخلاق، پنجم احسان کا بدلہ، ششم صلہ رحمی، ہفتم پڑوسی کی حفاظت، ہشتم حق دار کی حق شناسی، نہم مہمان نوازی اور دہم شرم و حیا و غیرت۔

www.HaqWaliSarkar.com

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسین (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں حسین (رضی اللہ عنہ) سے ہوں۔ اللہ سبحانہ تقدس اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو حسین (رضی اللہ عنہ) سے محبت رکھے (ترمذی)۔

حضرت سیّدنا امام حسین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.HaqWaliSarkar.com

مختصر تعارف

آپ رضی اللہ عنہ کا نام مبارک حسین (رضی اللہ عنہ) ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت با سعادت شعبان المعظم 4 ہجری کو ہوئی اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کو گود میں اٹھا کر پیار کیا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ کے دائیں کان میں اذان دی اور بائیں کان میں تکبیر کہی۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا لعابِ دہن حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے منہ میں ڈالا اور دعائے خیر فرماتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کا نام حسین رضی اللہ عنہ رکھا، پھر ساتویں روز آپ رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کیا اور سر کے بال اتروا کر ان کے وزن کے برابر چاندی خیرات کی۔ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ عادات واطوار میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کا بہترین نمونہ تھے۔

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سینہ سے پاؤں تک مشابہ تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کا حسن و جمال منفرد و یکتا تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اندھیرے میں بیٹھتے تو آپ رضی اللہ عنہ کی پیشانی اور رخسار سے روشنی پھوٹ کر نکلتی اور اطراف کو منور کر دیتی۔

www.HaqWaliSarkar.com

آپ رضی اللہ عنہ کی حیاتِ مبارکہ کے چند واقعات

ناراضگی پسند نہیں

ایک دفعہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تختی لکھ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر خدمت ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ نانا جان! دونوں میں سے کس کا خط (لکھائی) اچھا ہے؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان میں سے کسی ایک کی بھی دل شکنی نہیں کرنا چاہتے تھے کہ اسے رنج نہ پہنچے لہٰذا خود فیصلہ نہ فرمایا اور ان کو حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا کہ جا کر ان سے فیصلہ کروائیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے بھی فیصلہ خود نہ فرمایا تاکہ کسی کی دل شکنی نہ ہو اور ان کو حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا کہ اپنی والدہ سے فیصلہ کروائیں۔

جب ان دونوں نے اپنی والدہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو جا کر ساری بات بتائی اور فیصلہ کرنے کو کہا تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ مجھے خط کی زیادہ پہچان نہیں ہے اس لیے میں یہ سات موتی زمین پر ڈالتی ہوں اور تم میں سے جو زیادہ موتی چن لے گا اس کی تختی زیادہ اچھی ہوگی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے موتی ہوا میں اچھال دیئے اور جب وہ موتی زمین پر گرے تو حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت

www.HaqWaliSarkar.com

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے ان کو چننا شروع کر دیا۔ دونوں نے جب تین تین موتی چن لیے تو اب دونوں میں سے کوئی ایک ساتواں موتی اٹھا سکتا تھا کہ اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام تشریف لائے اور ساتواں موتی اٹھا لیا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے لہٰذا دونوں شہزادوں نے آدھا آدھا موتی اٹھا لیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب اس واقعہ کی خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہایت آبدیدہ ہوگئے اور ارشاد فرمایا کہ آج اللہ سبحانہ تقدس کو ان دونوں کی اتنی رنجیدگی بھی منظور نہیں ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ میرے ان دونوں بیٹوں کو بہت بڑی آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔

محبت کا انوکھا انداز

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے چند حضرات صحابہ کرام کے ہمراہ ایک گلی سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چند بچوں کو کھیل کود میں مشغول دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آگے بڑھ کر ایک بچے کو اپنی گود مبارک میں اٹھا کر پیار فرمایا تو حضرات صحابہ کرام نے حیرانگی سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہمارے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قربان ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صرف اس ایک بچے کو ہی گود میں اٹھا کر پیار کیوں فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک روز اس بچے کو اپنے بیٹے حسین (رضی اللہ عنہ) کے قدموں کی خاک کو اپنے آنکھوں پر لگاتے ہوئے دیکھا تھا پس اسی روز سے مجھے اس سے اور بھی زیادہ محبت ہوگئی اور میں بروزِ قیامت اس کی اور اس کے والدین کی شفاعت ضرور کروں گا۔

www.HaqWaliSarkar.com

میزان کے پلڑے

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما ہیں اور حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائیں اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بائیں جانب گود میں تشریف فرما ہیں جبکہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے تشریف فرما ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ اے علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)! حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) دونوں میزان کے پلڑے ہیں جبکہ فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) اس کا ترازو ہے اور ترازو دو پلڑوں پر ہی قائم رہتا ہے جبکہ تم روزِ محشر لوگوں کو اجر تقسیم کرو گے۔

جبرائیل امین کا مدد کرنا

ایک مرتبہ بچپن میں حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آپس میں کشتی فرما رہے تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ حسن (رضی اللہ عنہ)! حسین (رضی اللہ عنہ) کو پکڑ لو یعنی کشتی میں حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف داری اور مدد فرما رہے تھے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ بابا جان! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بڑے بھائی کو کہتے ہیں کہ وہ چھوٹے بھائی

کو پکڑ لے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام بھی تو حسین (رضی اللہ عنہ) سے کہہ رہے ہیں کہ وہ حسن (رضی اللہ عنہ) کو پکڑ لیں یعنی حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام کشتی میں حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی مدد فرما رہے تھے۔

دونوں سوار اچھے ہیں

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے دائیں کندھے مبارک پر بٹھا لیا اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے بائیں کندھے مبارک پر بٹھا لیا۔ حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے شہزادوں سے کہا کہ تمہیں مبارک ہو کہ تمہاری سواری کتنی اچھی اور اعلیٰ ہے۔ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بات سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں سوار بھی تو بہت اچھے ہیں۔

اولاد آزمائش ہے

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان پر دو سرخ قمیصیں تھیں اور وہ لڑکھڑاتے چل رہے تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منبر شریف سے اتر کر ان دونوں کو اٹھایا اور ان کو اپنے سامنے بٹھا دیا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے سچ فرمایا ہے کہ "تمہارے مال اور تمہاری اولاد محض آزمائش ہیں (سورۃ

التغابن۔ آیت15)'' کیونکہ میں نے جب ان دونوں بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے ہوئے دیکھا تو میں صبر نہ کرسکا حتیٰ کہ میں نے خطبہ منقطع کیا اور ان دونوں کو اٹھایا۔

آپ رضی اللہ عنہ کا رونا پسند نہیں

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا گزر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر سے ہوا تو آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے گھر کے اندر سے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز مبارک سنی تو بے چین ہو گئے اور گھر کے اندر جا کر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرمایا کہ اے فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)! تمہیں معلوم ہے کہ حسین (رضی اللہ عنہ) کے رونے سے میرا دل دکھتا ہے لہٰذا تم اسے رونے نہ دیا کرو۔

جنتی سیب کا فیصلہ

ایک دفعہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے تختیاں تحریر فرمائیں تو دونوں ہی یہ فرمانے لگے کہ میرا خط اچھا ہے اور میرا خط اچھا ہے۔ دونوں بھائی اپنے والدِ محترم حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ ہمارے خط کا فیصلہ فرمائیں کہ ہم دونوں میں سے کس کا خط اچھا ہے؟ آپ نے خود فیصلہ نہ فرمایا تاکہ کسی کی دل شکنی نہ ہو اور ان کو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا کہ ان سے فیصلہ کروائیں۔ دونوں شہزادے اپنی والدہ محترمہ کے پاس

www.HaqWaliSarkar.com

تشریف لے گئے اور کہنے لگے کہ آپ رضی اللہ عنہا فرمائیں کہ ہم دونوں میں سے خط کس کا اچھا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے بھی کسی کی دل شکنی کی وجہ سے خود فیصلہ نہ فرمانا چاہا لہٰذا آپ رضی اللہ عنہا نے انہیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس بھیج دیا کہ اپنے نانا جان سے جا کر فیصلہ کروالو۔

دونوں شہزادے اپنے نانا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور سارا معاملہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کا فیصلہ جبرائیلِ امین علیہ السلام کریں گے۔ حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ ان کا فیصلہ اللہ سبحانہ تقدس خود فرمائے گا۔ پھر حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام نے عرض کیا کہ مجھے اللہ سبحانہ تقدس نے حکم مبارک ارشاد فرمایا ہے کہ جنت سے ایک سیب لے جاؤ اور اس کو ان دونوں کی تختیوں پر ڈال دو لہٰذا جس کا خط زیادہ اچھا ہوگا یہ سیب اس کی تختی پر گرے گا۔ چنانچہ حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام جنت سے ایک سیب لے کر حاضر خدمت ہوئے اور ان دونوں کی تختیوں کی طرف اچھالا تو اللہ سبحانہ تقدس نے سیب کو حکم فرمایا کہ اے سیب دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو جا اور پھر وہ سیب اللہ سبحانہ تقدس کے حکم مبارک سے دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا اور آدھا سیب حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور آدھا سیب حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی تختی مبارک پر گرا کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس نے بھی دونوں میں سے کسی کی دل شکنی نہ فرمانی چاہی اور دونوں کا برابر فیصلہ فرما دیا۔

سخاوت وفیاضی

حضرت سیّدنا امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص نے اپنی غربت کی

شکایت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک ایک ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں آپ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے وہ ساری رقم اُس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اس کو تھوڑی دیر انتظار کرنے پر معذرت بھی کی۔

اپنے بیٹے کو قربان کرنا

ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے دائیں زانوئے مبارک پر اور اپنے صاحبزادے حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو بائیں زانوئے مبارک پر بٹھائے ہوئے تھے کہ حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اللہ سبحانہ تقدس ان دونوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس اکٹھے نہ رہنے دے گا لہٰذا دونوں میں سے کسی ایک کو منتخب فرمالیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا کیونکہ اگر حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اس دنیا سے رخصت ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ساتھ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی غمگین ہو جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کا غمگین ہونا پسند نہیں تھا۔ اس واقعہ کے تین روز بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صاحبزادے حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ وصال مبارک فرما گئے۔

اس واقعہ کے بعد جب بھی حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر خدمت ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کی پیشانی مبارک کا بوسہ

www.HaqWaliSarkar.com

لیتے اور خوش آمدید کہتے ہوئے ارشاد فرماتے کہ اس پر میں نے اپنے بیٹے ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کو قربان کیا ہے۔

شہادت کی خبر

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت مبارک کی خبر آپ رضی اللہ عنہ کے بچپن ہی سے حضرات صحابہ کرام میں مشہور ہو چکی تھی جس کی خبر خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ مبارک پر کھیلنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد میں نے دیکھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس میں تھوڑی سی مٹی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں میں آنسو جاری ہیں۔ پھر جب حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر خدمت ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں مٹی دیکھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب حسین (رضی اللہ عنہ) میرے سینے پر کھیل رہا تھا اور میں مسرور ہو رہا تھا تو میرے پاس حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے یہ مٹی دی اور کہا کہ اس پر حسین (رضی اللہ عنہ) کو قتل (شہید) کیا جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی امت ہی ان کو شہید

www.HaqWaliSarkar.com

کرے گی، اس لیے میں رو رہا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بارش کے فرشتے نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مبارک سے مشرف ہونا چاہتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس نے اسے اجازت عطا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف فرما تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہا ہمارے لیے دروازے پر پہرہ دیں کہ کوئی ہمارے پاس نہ آئے۔ جب وہ دروازے پر مامور تھیں تو حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اندر جانے میں کامیاب ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانوں مبارک پر چڑھنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں بوسے دینے لگے۔ فرشتے نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے بہت محبت فرماتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بالکل میں اس سے بہت محبت رکھتا ہوں تو اس فرشتے نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی امت انہیں عنقریب شہید کر دے گی اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ جگہ دکھا سکتا ہوں جہاں انہیں شہید کیا جائے گا، پھر اس فرشتے نے اس جگہ سے جہاں انہیں شہید کیا جانا تھا مٹھی بھر مٹی لی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ جگہ بھی دکھائی اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس زرخیز یا سرخ مٹی لے کر آئے۔ بعدازاں اس مٹی کو لیکر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے میں رکھ لیا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ام سلمہ (رضی اللہ عنہا)! جب یہ مٹی خون میں تبدیل ہو جائے تو تم جان لینا کہ میرا بیٹا شہید کر دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس مٹی کو بوتل

www.HaqWaliSarkar.com

میں ڈال لیا اور ہر روز اسے دیکھا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اے مٹی! جس دن تو خون میں تبدیل ہوگی وہ بڑا بھاری دن ہوگا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر خدمت ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! کیا میں تمہیں عجیب بات نہ بتاؤں؟ ابھی میرے پاس ایک ایسا فرشتہ آیا جو کبھی میرے پاس پہلے نہیں آیا تھا اور اس نے مجھے بتایا کہ بے شک میرا یہ بیٹا شہید ہے اور کہا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چاہیں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وہاں کی مٹی بھی دکھا سکتا ہوں جس میں یہ شہید ہوگا اور پھر فرشتے نے وہ مٹی اپنے ہاتھ میں لی اور مجھے وہ سرخ مٹی دکھائی۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چچی حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر خدمت ہو کر حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گود مبارک میں دیا۔ جب حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی گود مبارک میں اٹھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک آنکھوں میں سے آنسو بہنے لگے۔ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قربان ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غمگین کیوں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت میرے اس فرزند کو قتل (شہید) کرے گی اور میرے پاس اس کے مقتل (قتل گاہ) کی سرخ مٹی بھی لائے تھے۔

www.HaqWaliSarkar.com

واقعہ کربلا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال مبارک کے بعد ان کا بیٹا تختِ حکومت پر بیٹھا۔ یزید شراب خور اور زنا کار تھا اور علماء دین اور اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑانا یزید کا شعار تھا۔ الغرض ہر برائی یزید میں پائی جاتی تھی اس لئے جب وہ تخت نشین ہوا تو اکابر صحابہ کرام اور تابعین نے اس کی بیعت سے انکار کر دیا۔ یزید کو اس کے مشیروں نے مشورہ دیا کہ اگر وہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو بیعت کے لیے راضی کر لے تو پھر دیگر اکابر صحابہ کرام بھی اس کی بیعت کر لیں گے لہٰذا یزید نے حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے بیعت لینے کے لئے اپنی کوششیں تیز کر دیں۔ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس کی بیعت سے انکار کر دیا اور اس دوران حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کئی لوگوں نے بیعت کر لی اور اس بیعت کا مقصد ان کو خلیفہ مقرر کرنا نہیں تھا بلکہ صرف یزید کا انکار تھا۔ اس دوران کوفہ کے گورنر اور لوگوں نے حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو بے شمار خط لکھے اور انہیں کوفہ آنے کی دعوت دی۔

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور مکہ مکرمہ پہنچے جہاں سے آپ رضی اللہ عنہ تین ذی الحج، ساٹھ ہجری کو کوفہ کے لئے روانہ ہوئے۔ دس محرم الحرام، اکسٹھ ہجری کو کربلا کے مقام پر آپ رضی اللہ عنہ کا مقابلہ یزیدی فوج سے ہوا جہاں ایک ایک کر کے آپ رضی اللہ عنہ کے تمام جان نثار اور خاندان کے افراد جو آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور جن کی تعداد بہتر تھی جامِ شہادت نوش کرتے رہے اور پھر آخر میں آپ رضی اللہ عنہ کو بھی شہید

www.HaqWaliSarkar.com

کردیا گیا۔ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جو کہ شدید بیمار تھے ان کے سوا کوئی بھی مرد زندہ نہ رہا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل مبارک حضرت سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے آگے چلی۔

ازواج واولاد

روایات کے مطابق حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ازواج کی تعداد پانچ ہے جن سے آپ رضی اللہ عنہ کے چھے بچے تولد ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ازواج کے نام یہ ہیں۔

1. حضرت سیّدہ شہر بانو رضی اللہ عنہا
2. حضرت سیّدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا
3. حضرت سیّدہ رباب رضی اللہ عنہا
4. حضرت سیّدہ امِ اسحاق رضی اللہ عنہا
5. حضرت سیّدہ قضاعیہ رضی اللہ عنہا

آپ کی اولاد کے نام درج ذیل ہیں۔

1. حضرت سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
2. حضرت سیّدنا علی اکبر رضی اللہ عنہ
3. حضرت سیّدنا علی اصغر رضی اللہ عنہ
4. حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ
5. حضرت سیّدہ فاطمہ صغرا رضی اللہ عنہا
6. حضرت سیّدہ سکینہ رضی اللہ عنہا

فرمودات عالیہ

1. اپنے گریبانوں میں جھانکو اور اپنا محاسبہ خود کرو۔

www.HaqWaliSarkar.com

2 بے شک اللہ سبحانہ تقدس تکبر کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں فرماتا۔

3 ہم نے تمام دنیاوی ضرورتوں کو چھوڑ کر اپنی راحتوں کو فنا کر دیا ہے۔

4 جب تمہیں کوئی تحفہ پیش کیا جائے تو تم اس سے بہتر تحفہ جواباً دیا کرو۔

5 بندے کی نجات دین کی پیروی میں ہے اور ہلاکت دین کی مخالفت میں ہے اور تمہارے لیے سب سے زیادہ رفیق اور مہربان تمہارا دین ہے۔

6 مال کا سب سے بڑا مصرف یہ ہے کہ اس سے کسی کی عزت و آبرو محفوظ ہو جائے۔

7 اللہ سبحانہ تقدس ہر مصیبت میں بہترین پناہ گاہ ہے اور ہر سختی میں بہترین سہارا ہے۔

8 میں نے ہر مشکل میں صرف اللہ سبحانہ تقدس کو ہی پکارا اور اس نے میری تمام مشکلیں آسان فرما دیں۔

9 اللہ سبحانہ تقدس نے اپنی قدرت سے تمام مخلوق کو پیدا کیا اور وہی اپنی قدرت سے سب کو زندہ بھی اٹھائے گا اور اگر تم اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو اور حقدار کے حق کو پہچانو تو تمہیں یقیناً اللہ سبحانہ تقدس کی خوشنودی حاصل ہوگی۔

10 عنقریب جب ہماری روحیں ہمارے جسموں کا ساتھ چھوڑ دیں گی تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ آگ میں جلنے کا مستحق کون ہے؟

11 عام لوگ دنیا دار ہوتے ہیں اور وہ دین میں ظاہری طور پر اس وقت تک رہتے ہیں جب تک ان کی مالی حالت بہتر رہتی ہے اور جب ان پر کسی قسم کی آزمائش آتی ہے تو پھر دیندار لوگ کم ہی ہوتے ہیں۔

www.HaqWaliSarkar.com

حق حسین رضی اللہ عنہ سچ حسین رضی اللہ عنہ

یہ کربلا کے دشت میں گلزار امام حسین ہیں
کہ موسمِ خزاں میں بھی بہار امام حسین ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاڈلے جگر علی کے پھول سے پسر
کہ فاطمہ کے دل کا بھی قرار امام حسین ہیں

خدا کے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں صدیق کے علی کے ہیں
محبوب بھی دلدار بھی سرکار امام حسین ہیں

وہ اہلِ بیت سے کہیں کہ سر کٹا کے گھر چلیں
یہ قافلہ تو چل پڑا سالار امام حسین ہیں

شہید ہو گئے سبھی حسین چل پڑے تبھی
وہ جانبِ بہشت شہسوار امام حسین ہیں

ہے امتحاں کی انتہا یہ کربلا ہے کربلا
جو چیر دے کفر کو وہ تلوار امام حسین ہیں

اگر اٹھائیں وہ نظر یہ کانپ جائے گا کفر
جلالِ علی حیدرِ کرّار امام حسین ہیں

میں خواجہ کا غلام ہوں میں عاشقِ امام ہوں
ابر کی طرح مجھ پے سایہ دار امام حسین ہیں

www.HaqWaliSarkar.com

شانِ اولیاء کرام

آیاتِ مبارکہ

(1) اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ چلا ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا (سورۃ الفاتحۃ۔ آیت 5)۔ (2) اور جو اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا کہنا مانتے ہیں وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں، نیکوکاروں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا اور وہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں، یہ فضل اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کافی جاننے والا ہے (سورۃ النسآء۔ آیت 69،70)۔ (3) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صدیقین کے ساتھ ہو جاؤ (سورۃ التوبۃ۔ آیت 119)۔ (4) اور اپنے آپ کو روکے رکھو ان لوگوں کے ساتھ جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو ان سے مت پھیریئے (سورۃ الکھف۔ آیت 28)۔ (5) سارے دوست احباب اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے، ان سے فرمایا جائے گا کہ اے میرے بندو! آج نہ تم پر خوف ہے اور نہ تم کو غم ہو (سورۃ الزخرف۔ آیت 67،68)۔ (6) خبردار! بے شک جو اللہ کے ولی ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم (سورۃ یونس۔ آیت 62)۔ (7) اس کے اولیاء تو متقین ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں (سورۃ الانفال۔ آیت

34)۔ 8 جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی ولی (حمایتی) مُرشد (راہ دکھانے والا) نہ پاؤ گے (سورۃ الکھف۔ آیت 17)۔ 9 اور اس کی راہ پر چل جو میری طرف رجوع لایا (سورۃ لقمٰن۔ آیت 15)۔ 10 جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو یہ لوگ اپنا نامہ اعمال پڑھیں گے اور ذرہ بھر ان کا حق نہ دبایا جائے گا (سورۃ بنی اسرائیل۔ آیت 71)۔ 11 اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جدوجہد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (سورۃ المآئدۃ۔ آیت 35)۔ 12 وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اور ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے (سورۃ الفتح۔ آیت 10)۔ 13 اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! جب تمہارے حضور مومن عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور چوری نہ کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ اپنے ہاتھوں اور ٹانگوں کے درمیان کوئی بہتان اٹھائیں گی اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ الممتحنۃ۔ آیت 12)۔ 14 بیشک اللہ نے اہلِ ایمان سے ان کی جانیں اور ان کے مال، ان کے لیے (وعدہ) جنت کے عوض خرید لیے ہیں (سورۃ التوبۃ۔ آیت 111)۔ 15 اور کوئی آدمی اپنی جان کو فروخت کرتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے (سورۃ البقرۃ۔ آیت 207)۔

www.HaqWaliSarkar.com

احادیثِ مبارکہ

(1) اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جو میرے کسی ولی سے عداوت (یا بغض) رکھے گا تو اس کے خلاف میرا اعلانِ جنگ ہے (بخاری)۔ (2) بے شک جو اللہ سبحانہ تقدس کے ولی سے دشمنی کرے تو اللہ سبحانہ تقدس (اس کے خلاف) جنگ کا اعلان کر دیتا ہے (ابن ماجہ، بیہقی)۔ (3) تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ سبحانہ تقدس یاد آئے (ابن ماجہ)۔ (4) بعض بکھرے بالوں والے دروازوں سے دھتکارے ہوئے ایسے ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس کے بھروسے پر قسم کھالیں تو وہ انہیں سچا کر دکھاتا ہے (مسلم)۔ (5) اچھے اور بُرے لوگوں کی مثال مُشک اٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے۔ کستوری اٹھانے والا یا تمہیں دے گا یا تم اس سے خرید لو گے یا تمہیں اس کی عمدہ خوشبو آئے گی۔ بھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تمہیں اس کی ناگوار بدبو آئے گی (متفق علیہ)۔ (6) مومن اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک بعض فرشتوں سے زیادہ عزت والا ہے (ابن ماجہ)۔ (7) جب اللہ سبحانہ تقدس اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر آسمان میں منادی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین میں اس کی مقبولیت

رکھ دی جاتی ہے (مسلم)۔ 8 قیامت کے روز تین قسم کے حضرات شفاعت کریں گے۔ انبیاء، علماء اور شہدا (ابن ماجہ)۔ 9 میری امت میں سے بعض وہ ہیں جو ایک پوری جماعت کی شفاعت کریں گے اور بعض ایک قبیلے کی اور بعض ایک کنبے کی اور بعض ایک آدمی کی یہاں تک کہ سب جنت میں داخل ہوجائیں گے (ترمذی)۔ 10 جہنمی صف بستہ ہوں گے کہ ایک جنتی ان کے پاس سے گزرے گا تو ان میں سے ایک آدمی کہے گا کہ اے فلاں! کیا آپ پہچانتے نہیں کہ میں نے آپ کو پانی پلایا تھا؟ دوسرا کہے گا کہ میں وہ ہوں جس نے آپ کو وضو کیلئے پانی دیا تھا۔ پس وہ ایسے کی شفاعت کرے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا (ابن ماجہ)۔ 11 اس دن (روزِ قیامت) کے متعلق پوچھا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے کہ اس دن کی کتنی درازی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ وہ دن مومن پر ہلکا کردیا جائے گا حتیٰ کہ اس پر اس فرض نماز سے بھی زیادہ آسان ہوجائے گا جسے وہ دنیا میں پڑھتا تھا (بیہقی)۔ 12 میری امت میں مجھ سے محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک تمنا کرے گا کہ اپنے گھر بار اور مال کے عوض مجھے دیکھ لیتا (مسلم)۔ 13 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے کہ یا الٰہی! مجھے اپنی محبت نصیب فرما اور اس کی محبت بھی نصیب فرما جس کی محبت تیرے ہاں فائدہ دے (ترمذی)۔ 14 ڈرو مومن کی فراست سے کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کے نور سے دیکھتا ہے (ترمذی)۔ 15 جو بندہ محض اللہ سبحانہ تقدس کے لئے کسی بندے سے محبت رکھے تو اس نے اللہ رب العزت کی تعظیم کی (احمد)۔ 16 میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر

www.HaqWaliSarkar.com

مجلسیں قائم کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کیلئے میری محبت واجب ہوگئی (مالک)۔ 17 ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر افسوس کہ تو نے اس کے لئے کیا تیار رکھا ہے؟ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ میں نے تیاری تو نہیں کی مگر اللہ سبحانہ تقدس اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم (آخرت میں) اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اسلام کے بعد میں نے مسلمانوں کو اتنا کسی بات پر خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا کہ وہ اس بات پر ہوئے (متفق علیہ)۔ 18 اگر دو بندے اللہ سبحانہ تقدس کے لیے ایک دوسرے سے محبت کریں تو ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں (بھی) ہو تو قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس انہیں ضرور ملا دے گا اور فرمائے گا کہ یہ وہ (شخص) ہے کہ جس سے تو میری خاطر محبت کیا کرتا تھا (بیہقی)۔ 19 بہترین عمل اللہ سبحانہ تقدس کے لیے محبت اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے دشمنی ہے (ابوداؤد)۔

20 عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس شخص کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں کہ جو کسی قوم سے محبت کرے اور ان سے ملا نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان (قیامت کے دن) اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے گا (متفق علیہ)۔ 21 اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے لیے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے اور انبیاء وشہدا ان پر غبطہ (رشک) کریں گے (ترمذی)۔ 22 اللہ سبحانہ تقدس کے لیے محبت رکھنے والے عرش کے گرد یاقوت کی کرسی پر ہوں گے (بہارِ شریعت)۔

الحمد جل جلالہ
یا حق اللہ

اے میرے اللہ

الحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یارسول اللہ

ہر ایک مسلمان کو اپنے دل سے اپنے مسلمان ہونے کی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کی قدر و قیمت کا احساس عطا فرما اور حضرات اولیاء کرام کی عقیدت و نسبت عطا فرما اور ہر حال میں اور ہر دم صبر و شکر کرنے کی اور اپنی نظر اور شرم گاہ اور اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرما اور تمام مسلمانوں کو اور ملکِ پاکستان کو غیر مسلموں، قادیانیوں اور بے حیائی و فحاشی کے فتنوں سے محفوظ فرما اور ہر قسم کے فرقہ وارانہ اور تعصّبانہ لڑائی جھگڑوں کو دور فرما کر تمام مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر متحد فرما اور تمام کائنات کو اور تمام انسانوں اور جِنّات کو دینِ حق اور ہدایت کے نور سے منور فرما۔

آمین! ثم آمین!

حق اللہ ہو

المدد یا حق اللہ ہو

اللہ اللہ اللہ

وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ

المدد یا حق اللہ ہو

اللہ اللہ اللہ

سچ اللہ ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِیْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝

حق الجبار حق
سچ الجبار سچ

اللہ ہو

اللہ اللہ

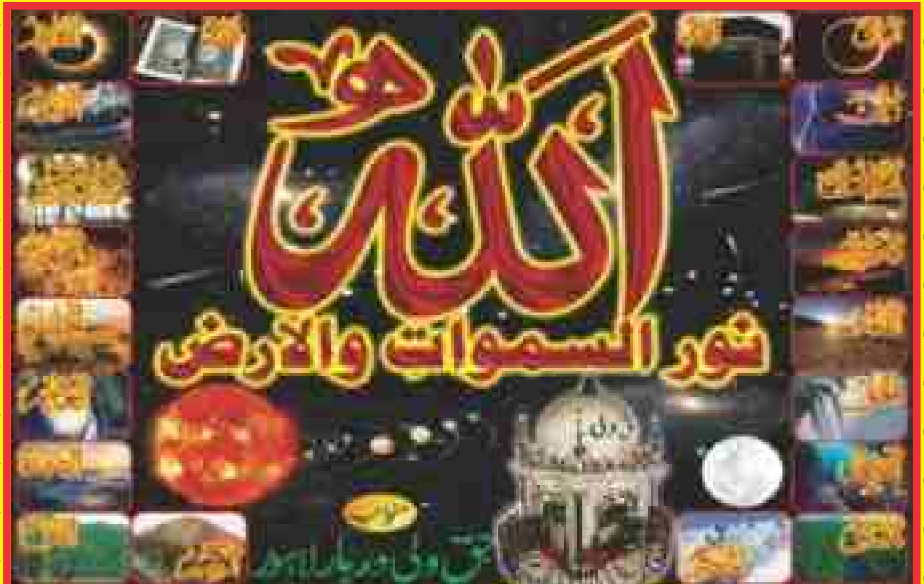

اللہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِیَ دِيْنِ ۝

حق القہار حق
سچ القہار سچ

اللہ ہو

حق خواجہ سچ خواجہ

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار

حق خواجہ سچ خواجہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
شہنشاہِ صداقت حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
حق ولی
تنظیم حُرمتِ اولیاء

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْاَنْبِیَاءِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْن
وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَالْاَوْلِیَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ

حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

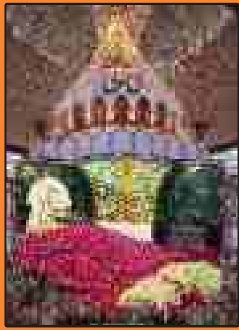

تَنظیم حُرمتِ اولیاء

بانیِ تنظیم

نعرۂ خواجگیہ

حق خواجہ

غوثِ زماں، پیرِ جن وبشر، خواجۂ خواجگان، محبوبِ مصطفیٰ

حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

میرے خواجہ کا در ہے شاہانہ
فیض پاتا ہے سارا زمانہ

تنظیم حرمتِ اولیاء کا پیغام
یاالٰہی دنیا میں ہوجائے اب عام

صدر
خادمِ دربارِ عالیہ و خادمِ یارانِ طریقت
صاحبزادہ رب نواز چادری خواجگی

جنرل سیکرٹری
خادمِ دربارِ عالیہ و خادمِ یارانِ طریقت
صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

تنظیم کے اغراض ومقاصد

1 تعلیمِ قرآن اور اتباعِ سُنت کی ترغیب دینا۔ 2 اولیاء کرام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے باطنی فیض کے ذریعے تبلیغِ اسلام۔ 3 اولیاء کرام کے خلاف بدنیتی سے پھیلائے ہوئے پراپیگنڈہ کا جواب۔ 4 فرقہ پرستی، علاقائی، نسلی اور لسانی تعصبات کو ختم کرنا۔ 5 دینی تنظیموں کی حوصلہ افزائی اور اتحاد بین المسلمین۔ 6 اولیاء کرام کی تعلیمات کی اشاعت۔

مرکزی دفتر: حق ولی دربار، موہلنوال مین ملتان روڈ (23 کلومیٹر) لاہور، پاکستان۔

Web Site www.HaqWaliSarkar.com Youtube Channel HaqWaliSarkarOfficial